ہومیوپیتھی کی دنیامیں انقلاب انگیز جدید تحقیق اور حیران کن انکشافات

کلیاتِ قانونِ فطرت

اور علاج بالمثل
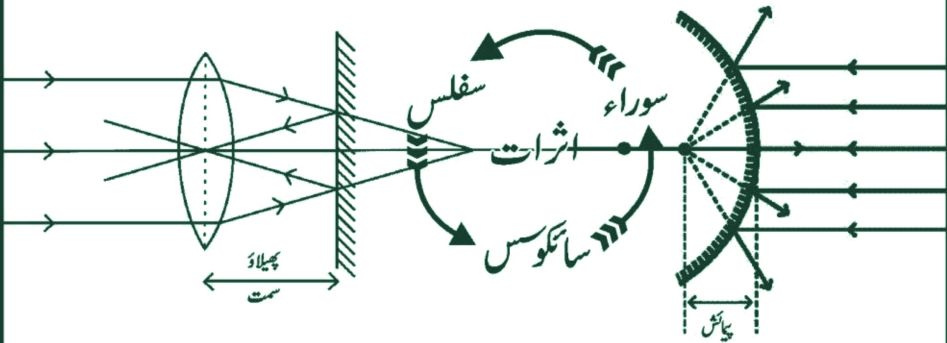
اعتراضات کے مدلل جواب اور کلاسیکل ہومیوپیتھی کے خفیہ رموز واسرار

تحقیق، تحریر و ترتیب:

ہومیوپیتھک

ڈاکٹر یونس کشالی

فہرستِ مضامین:

صفحہ:	تعارفی مضامین:	شمار:
01	تعارف	01
02	ہومیوپیتھی کیا ہے؟	02
03	ہومیوپیتھک فلسفہ کا تعارف	03
04	ہومیوپیتھک فلسفہ کی حقیقت و سچائی کی تلاش کا سفر	04

منفرد وجدید تحقیقات پر مبنی 20 مضامین

تعارف:

علاج بالمثل اور علاج بالضد کی عالمگیر تقراری بحث میں کلاسیکل اور کونسٹیٹیو شنل ہومیوپیتھی کہیں کھو سی گئی ہے۔ متلاشی تو بہت ہیں، مگر ہر چہار سُو محض اندھیرے کے گھنے بادل چھائے ہوئے ہونے کی وجہ سے، کوئی مشعلِ راہ نہیں مل پاتی ہے کہ وہ راہی اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ پائیں۔ کوئی تو ہو؛ جو بیڑا اُٹھائے! کوئی تو ہو؛ کہ جو جلے! کہ راستے کا اندھیرا مِٹانے کا سبب ہو... ان ہی سوچوں و خیالوں میں گم سُم رہنے کے بعد، کسی بیرونی جانب سے اِس تشنگی / کمی کے مِٹائے جانے کی اُمید کے مقابلہ میں، مَیں نے خود ہی ہومیوپیتھی کو قانونِ فطرت کی بنیادوں پر گہری تحقیق کرنے کو ترجیح دی۔ اور نتیجتاً آج یہ کتاب بنام "کُلیاتِ قانُونِ فِطرت اور علاج بالمثل" آپکے ہاتھوں میں ہے۔ اس ساری تگ و دو میں مَیں نے جتنا کچھ بھی پایا، اُس علم کا ماحصل اِس کتاب کی زینت بنا رہا ہوں۔ تا کہ جس تلاش میں، مَیں بیتاب رہا، کوئی دوسرا نہ تڑپے، بلکہ ہر متلاشی، اپنی تلاش کی تکمیل کو پہنچے اور تحقیقات، حاصلات وجِدت کی نئی نئی راہیں بھی اُستوار ہو سکیں۔

ممکن ہے کہ میری اِس تحقیق و تحریر پر مختلف حلقہءِ احباب کی جانب سے اختلاف، اعتراض یا/اور ناپسندیدگی کا اظہار بھی ہو۔ تاہم مَیں تمام معزز قارئین سے ملتمس ہوں کہ جہاں بھی اصلاح یا اختلافِ رائے کی گنجائش معلوم ہو، تو ازراہِ کرم مجھے ضرور آگاہ کیجئے گا۔ تا کہ اگلے ایڈیشن میں، ہر گنجائش کے مدِ نظر مزید بہتری لائی جا سکے۔

شکریہ

ہومیوپیتھک ڈاکٹر یونس کشالی

کشالیز ہربل میڈیکیئر (کلینک اینڈ ریسرچز)

ماڈل ٹاؤن میرپورخاص سندھ پاکستان۔

+92 307 3180 153

Dated: 10/23/2018

ہومیوپیتھی کیا ہے؟

ڈاکٹر سیموئیل ہانیمن نے فرنگی طب سے ناامید اور مایوس ہو کر، سن 1796ع میں ایک الٹرنیٹو میڈیسن سسٹم کی باقاعدہ بنیاد رکھی. اور یہ فلسفہ پیش کِیا کہ: "ذہنی، جذباتی یا جسمانی تکالیف جِس بھی کیفیت کی وجہ سے نمودار ہوتی ہیں، اگر اُسی کیفیت کو خفیف یا قلیل کر کے دِیا جائے تو مکمل اور فطری شفاء حاصل ہوتی ہے". ڈاکٹر ہانیمن نے متعارف کردہ اس نئے میڈیسن سسٹم کو "ہومیوپیتھی" یعنی "علاج بالمثل" کا نام دِیا اور فرنگی طِب کو "ایلوپیتھی" یعنی "علاج بالضد" کے نام سے پُکارا. ڈاکٹر ہانیمن اپنے اعتراض میں فرماتے ہیں کہ فرنگی طب یا علاج بالضد میں در حقیقت صرف بیرونی یا ظاہری علامات کو دبایا یا سُن کر دِیا جاتا ہے، جِس کی وجہ سے مکمل شفاء نہیں ہو پاتی. اس غیر فطری علاج سے عارضی طور پر تکلیف کے دب جانے سے مریض فی الحال تو اچھا محسوس کرتا ہے، لیکن بعد میں یا تو وہی تکلیف دوبارہ عود کر آتی ہے یا پھر پہلے والی تکلیف انتہائی پیچیدہ ہو کر ایک نئے روپ میں ظاہر ہو جاتی ہے. جبکہ ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل کی سائنس کی بنیاد پر چونکہ اندرونی و ابتدائی بگاڑ اور تکلیف پیدا کرنے والے عنصر کا تقلیلی تقسیم و ترتیب کی مناسبت سے فطری علاج کیا جاتا ہے تو اسی وجہ سے مکمل، جلد اور آسان شفاء بھی حاصل ہو جاتی ہے. مگر جواباًواعتراضاً فرنگی طِب نے اِس نیچرل (فطری) سائنس ہومیوپیتھی کو "سوڈو سائنس" یعنی جعلی، غیر حقیقی، برعکس اور غیر سائنسی ہونے کا نام و مقام دے دِیا.

یُوں ابتداء ہی سے ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور شائقین کے مابین اختلافات اور چیلنجز برپا رہے ہیں. آجکل یہ مخالفت بھی کچھ عجیب ہی منظر کشی کرتی نظر آتی ہے کہ ہومیوپیتھی ایلوپیتھک ادویات کے مضر اثرات اور غیر فطری طریقہء علاج کی بھی بات کرتی ہے اور اسے ایک جدید سائنس بھی مانتی ہے. اور وہاں ایلوپیتھی ہومیوپیتھک ادویات کی بے ضرر اور جادو اثر شفاء بخش اثرات کی مداح ہونے کے باوجود بھی ہومیوپیتھی کو کسی قسم کی باقاعدہ سائنس نہیں بلکہ محض ایک کھوکھلا اور بے بنیاد فلسفہ مانتی ہے. میری نظر میں "ہومیوپیتھی کیا ہے؟" اسکا فیصلہ ایلوپیتھی یا ہومیوپیتھی نہیں بلکہ مستقبل قریب میں متاثر یا مستفیض عوام الناس ہی کرے گی.

❀❀❀❀❀❀❀

ہومیو پیتھک فلسفہ کا تعارف:

اگر کوئی عنصر کسی خاص درجہ / پیمائش پر غیر فطری (عفونتی) حالت اختیار کرلے اور مرض کا سبب بن جائے تو وہی عنصر برعکس پیمائش پر (قلیل یا خفیف حالت پر) اسی مرض کا علاج ہوتا ہے، درحقیقت یہ فلسفہ حکیم بقراط نے اخذ کیا تھا. لیکن اس کی باقاعدہ اور تفصیلی وضاحت ڈاکٹر ہانیمن نے پیش کی.

ہومیو پیتھک فلسفہ کی مکمل تصویر "آرگینن آف میڈیسن" کتاب میں ملتی ہے جو کہ ڈاکٹر ہانیمن کی ایک تاریخ ساز تصنیف ہے. آرگینن آف میڈیسن کتاب دو اہم مضامین پر بحث کرتی ہے. پہلا مضمون "علمی" اور دوسرا مضمون "عملی" قواعد وضوابط اور ابہام، اصلاح اور تعلیم وتربیت پر مبنی ہے.

ہومیو پیتھک فلسفہ کے مطابق انسانی جسم میں تین میازمین (خودکار کیفیات) کے اندر غیر فطری بگاڑ پیدا ہونے کو ہی مرض کہا گیا ہے. یعنی امراض کی کل تعداد فقط تین بتائی گئی ہے. اور بقیہ تمام ہی ظاہری وباطنی تکالیف واحساسات وغیرہ کو کسی لاحق شدہ مرض کی مختلف درجات / پیمائش پر حملہ آوری کا اعلان اور علامات مانا گیا ہے. علاج کے معاملہ میں جو کیفیت یا عنصر مرض کا سبب بنے، اُسی کیفیت کو عمل تقلیل وتقسیم سے گذار کر خفیف یعنی کم سے کم کرکے دینا ہی فطری علاج کے طور پر پیش کیا گیا ہے. بیمار ہونے سے متعلق اِس بات کو سمجھنے پر خاص زور دِیا گیا ہے کہ: "سب سے پہلے روح بیمار ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ جسمانی اور عضویاتی ہیجان یا بحران ظاہر ہوتا ہے." اِس نکتہ کے مدِ نظر مرض اندر سے باہر کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور اُس کا سفر اپنے مرکز سے محیط کی طرف رہتا ہے یعنی جس جگہ سے مرض کا آغاز / کیفیت میں بگاڑ ہوا ہے وہ مقام یقیناً "روح" ہی ہوگا اور روح کو مرکز قرار دِیا گیا اور محیط سے مراد اس مرکز کے اردگرد کے ملحقاتی اعضاء یا مقامات سے ہی ہیں. بیمار ہونے یا بیماری لاحق ہونے کا ابتدائی سبب "عمل گُناہ یا منفی سوچ" کو مانا گیا ہے.

متعدد محققین اور مفسرین ڈاکٹر ہانیمن کے "روح" والے فلسفہ کیلئے شدید اختلافِ رائے رکھتے ہیں. اور بعض تو امراض کے تین ہونے پر بھی غیر تسلی بخش اظہار کرکے تعداد میں کئی میازمین کے ہونے کا فلسفہ بھی پیش کرچکے ہیں. بعض بیماری اور گناہ کا تعلق بھی سمجھنے سے قاصر ہیں. لیکن میں پوری کوشش کرونگا کہ تمام ہی

مبہم و مشکوک موضوعات پر مفصل روشنی ڈالوں. تا کہ اگر ہم ڈاکٹر ہانیمن کے فلسفہ کی پیروی کریں تو مکمل دانستہ طور پر اور تمام حقائق کو سمجھ کر اپنائیں. بصورتِ دیگر اگر ڈاکٹر ہانیمن نے جس طِب کی، جِس فلسفہ کی روشنی میں بنیاد رکھی ہے، اُسے ماننے سے انکار کرنا ہی عقلمندی ہو گا. کیوں کہ جس سے ہم پُر اعطمنان یا متفق نہ ہوں تو اُس کے ساتھ بھی کیونکر کھڑے رہیں؟

ہومیوپیتھک فلسفہ کی حقیقت و سچائی کی تلاش کا سفر:

جب مَیں نے ہومیوپیتھک فلسفہ اور اُس پر اب تک کے ہونے والے اعتراضات و اختلافات کو پڑھا، تو میرے دِل میں یہ تجسس اور ارادہ پیدا ہوا کہ اِس معاملہ کی تحقیق کی جائے. اور اگر واقعی ہومیوپیتھک فلسفہ میں اس قدر مغالطے ہیں تو کم از کم مَیں اِسے نہیں اپناؤں گا اور اُس طب کا انتخاب کرونگا کہ جِس کا فلسفہ فطری اصولوں کے قریب تر ہو. اِس عجیب تحقیق کی نیت سے مَیں کئی ماہرین سے مِلا اور کئی کُتب پڑھ ڈالے. مگر کہیں سے بھی تسلی بخش جواب نہیں مِل پایا. اب مَیں ہومیوپیتھک سے باغی ہونے والا ہی تھا کہ سامنے رکھی ایک کتاب کو اُٹھا کر ایک آخری بار دیکھنا چاہا. اُس کتاب میں جو مَیں نے پڑھا، اُسکا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ: ”روح بیمار ہوتی ہے... تین بیماریاں ہوتی ہیں... ایک وقت میں ایک سے زیادہ تکالیف ظاہر ہونا اصل مرض کی علامات ہوتی ہیں... ایک وقت میں ایک ہی بیماری لاحق ہوتی ہے. کیونکہ اگر ایک بیماری کے ہوتے دوسری بیماری لگ جائے تو پہلی بیماری ختم ہو جاتی ہے... ڈاکٹر ہانیمن نے ایلوپیتھی سے مایوس ہو کر اور حکیم بقراط کے پیش کردہ نظریہ سے متاثر ہو کر، ہومیوپیتھی کی بنیاد رکھی...“ اور اِسی آخری مندرج عبارت نے، اِس بار، میری پوری دُنیا ہی بدل ڈالی. کہ جب ڈاکٹر ہانیمن بھی حکیم بقراط کے فلسفہ / نظریہ سے متاثر ہوتا ہے، تو مَیں اپنے سوالوں کے جواب کہیں اور کیوں ڈھونڈ رہا ہوں. کیوں نا، مَیں بھی حکیم بقراط سے ہی معلوم کر لوں. تاہم مَیں نے ایسا ہی کِیا. اور مجھے اب تک کے تمام مبہم، مشکوک نظریات اور ہر قسم کے سوالات کے جواب بھی مِل گئے.

مبہم سوالوں کے مدلل و تحقیقی جواب:

جب تک میرے علم میں مختلف ذرائع سے آنے والے اعتراضات، اختلافات و بیانات محض یکطرفہ

اسٹڈی کی بنیاد پر ہی تھے. تب تک ہر بات اور ہر تشریح بہت ہی مشکل اور نا قابلِ فہم لگ رہی تھی. بلکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ سارا فلسفہ، کسی قسم کا کوئی افسانہ ہی ہے. مگر جیسے ہی حقائق سے پردہ اُٹھا، تو سب کچھ بہت آسان، قابلِ فہم، فطری اور حقیقت پر مبنی لگنے لگا. اب مَیں اُن تمام سوالوں کا خلاصہ آسان طریقہ سے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ آپ سب قارئین بھی میری اِس تحقیق سے مستفیض و مستفید ہو سکیں.

تحقیق 1: کسی بھی بیماری / مرض کا تعلق منفی سوچ یا گناہ کے ردِ عمل کی وجہ سے ہونا کیسے ممکن ہے؟

حقائق: اس سوال کا جواب ڈھونڈنا ذرہ مشکل تھا. لیکن جیسے ہی لفظ "گناہ" پر کچھ گہرائی سے سوچا، تو یہ آشکارہ ہوا کہ "گناہ" کا تعلق مذہبی عقائد سے ہے... تو مَیں نے مذہبی اسٹڈی سے معاونت حاصل کی. اور جواب کچھ یوں پایا کہ: "جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرتِ انسان کا جوڑا تخلیق کِیا تب ایک قانون یہ بھی بتایا کہ فلاں پھل نہ کھانا... مگر حضرتِ انسان نے حکم عدولی کی، پھل کھایا اور گناہ کے مرتکب ہو گئے. نتیجتاً جو جسم امراض سے مبرا تھا، مبتلا ہو گیا." چونکہ یہ سارا ہی واقعہ آپ سب لوگ بخوبی جانتے ہیں تاہم مَیں نے اِسے صرف مختصراً اشارات کی صورت میں بیان کِیا ہے. اب اِن اِشارات کی روشنی میں اپنے سوال کا جواب ڈھونڈتے ہیں.

حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ، ابلیس کے بہکاوے میں آگئے. یعنی اِن کے دِلوں میں حکمِ ربی کی صداقت و حقیقت کے حق میں نہ فقط منفی سوچ پیدا ہوئی بلکہ انہوں نے ممنوعہ پھل کھا بھی لِیا (یہ ایک گناہ یعنی حکم کی نافرمانی کرنا ہے) اور نتیجہ سزا یعنی دُکھ، تکلیف، بیماری اور موت... مَیں کوئی مذہبی اسکالر نہیں ہوں لیکن اِتنا سمجھ سکتا ہوں کہ حکم یہ ہی تھا کہ فلاں چیز کھانا اور فلاں چیز نہ کھانا (لائیف اسٹائل). اِس کی تشریح پر بیماریاں منفی سوچ یا گناہ کا نتیجہ ہیں والا فلسفہ بالکل درست اور مساوی ثابت ہوتا ہے. کہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی، تاہم حفظانِ صحت کے اصولوں و قوانین کے مطابق اگر کوئی بھی شخص غیر فطری ماحول، مصنوعی چمک دمک اور طرزِ حیات (مصنوعی یا لگژری لائیف اسٹائل) یا غیر فطری / ممنوعہ خورد و نوش اشیاء کا استعمال کرے گا تو یقیناً بیماریوں اور طِبی و طبعی مسائل کا شکار ہی رہے گا. "منفی سوچ" ہی فطری طرزِ حیات کو تبدیل و ترک کرنے کا اولین سبب ہے، لوگ اپنی منفی سوچ کو عموماً جدید سوچ کا نام دیکر تسلی پا لیتے ہیں. لیکن درحقیقت جب

منفی سوچ (فطری بغاوت) جنم لیتی ہے تو غیر فطری اعمال و افعال از خود فطری مخالفت میں متحرک ہو کر مختلف درجات و پیمائش پر بیماری کا سبب بن جاتے ہیں. نیز یہ ہی منفی سوچ ذہنی و جذباتی کردار پر بھی منفی اثرات کے شدید یا خفیف بدلاؤ ڈالتی ہے. تاہم منفی اثرات کے اچانک بدلاؤ جسمانی قوتوں میں طبعی، کیفیاتی و کیمیاوی خلل ڈالتے ہیں. جسے عرفِ عام میں بیماری اور اسکے ردِ عمل میں ظاہری حالتوں کو علامات کے نام سے جانا جاتا ہے.

یہ سب بالکل ایسے ہی ہے کہ جیسے آپ اپنے ملکی قوانین پر عمل کر کے محفوظ رہتے ہیں اور جب ان قوانین میں سے کسی قانون کو توڑتے ہیں تو اس کی حساسیت کے مطابق ہی کم، زیادہ یا موت کی سزا پاتے ہیں.

تحقیق 2: روح کی حالتِ تندرستی یا حالتِ بیماری کا فلسفہ کس طرح اور کس وجہ سے درست مانا جائے؟

حقائق: اسکے جواب میں جب ہم مذہبی نکتہءِ نگاہ سے دیکھتے ہیں تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ "اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے تراشیدہ مجسمہ میں زندگی کا دم (روح) پھونکا اور وہ جیتی جان ہو گیا". یعنی کہ روح ایک قسم کی توانائی ہے. اور اگر روح واقعی توانائی / انرجی ہے تو اِس کے بارے میں جاننے کیلئے ہمیں طِبی / سائنسی تحقیق و حقائق کو بھی جاننے و سمجھنے کی کوشش کرنی پڑے گی.

طِبِ قدیم کے مطابق انسانی جسم میں تین طرح کی توانائیاں ہمیشہ بلا تعطل متحرک رہتی ہیں اور یہ ہی بقائے صحت وحیات کی بھی ذمہ دار ہیں. ان کے نام کچھ یُوں ہیں: 1. نفسانی روح جِس کا تعلق دِماغ و اعصاب سے بتایا جاتا ہے. 2. حیوانی روح جِس کا تعلق قلب و عضلات سے بتایا جاتا ہے. 3. طبعی روح جس کا تعلق جگر و غدد سے بتایا جاتا ہے.

فرنگی طِب میں ان ارواح یا توانائیوں کو "سسٹم" کے نام سے پکارتے ہیں: 1. دِماغ و اعصاب کیلئے نروس سسٹم. 2. قلب و عضلات کیلئے مسکیولر سسٹم. 3. جگر و غدد کیلئے اپی تھیلیل (گلینڈ) سسٹم.

ڈاکٹر ہانیمن نے جسم کی صحت اور بیماری کیلئے ذمہ دار توانائیوں / ارواح کو میازم کا نام دِیا: 1. سوراء. 2. سفلس. 3. سائکوسس. اِن میازمین کی تقسیم بھی اپنی تاریخ ساز تصنیف "آرگینن آف میڈیسن" میں کچھ اس طرح بیان کی ہے: 1. مینٹل ڈِزیز یعنی ذہنی یا نفسیاتی کردار کے امراض اور انکا براہِ راست تعلق سفلس میازم

سے تطبیق دِیا اور جسم کے اندر اس کا مسکن دِماغ و اعصاب ظاہر ہے. 2. اموشنل ڈِزیز یعنی جذباتی کردار کے امراض اور انکا براہِ راست تعلق سائکوسس میازم سے تطبیق دِیا اور جسم کے اندر اس کا مسکن قلب و عضلات ظاہر ہے. 3. فزیکل ڈِزیز یعنی طبعی کردار کے امراض اور انکا براہِ راست تعلق سوراء میازم سے تطبیق دیا اور جسم کے اندر اس کا مسکن جگر و غدد ظاہر ہے. نیز انہوں نے قوتِ حیات ، قوتِ مدافعت اور قوتِ مدبرہ بدن کے کردار پر ہی خاص روشنی ڈالی. اور یہ بھی واضح کر دِیا کہ مینٹل یا اموشنل ڈِزیز بھی تب ہی لاحق ہوتی ہیں کہ جب قوتِ حیات پر انکے منفی اثرات ظاہر ہوں یعنی کیفیات میں کمی یا شدت واقع ہو جائے. اِسی بنیاد پر تمام امراض کے لاحق ہونے کا مرکزہ سوراء میازم کو قرار دیکر سوراء کو اُم الامراض قرار دِیا. یہاں تک تو تمام ہی مروجہ طِبوں کے فلسفہ جات اور ہومیوپیتھی فلسفہ کا نظریہ ایک دوسرے کے بہت ہی قریب تر ہے. لیکن ڈاکٹر ہانیمن نے ایک اور قوت (توانائی / روح) بھی متعارف کروائی جِسے اُنہوں نے "غیر میازمی قوت" کا نام دِیا. اور کمال کی بات یہ ہے کہ آج تک اِس غیر میازمی قوت یا عنصر کی حقیقت کو کوئی بھی طب واضح طور پر سمجھ نہیں پائی.

اِس تحقیق کے دوران ایک بات صاف ہوئی کہ تمام ماہرین عناصر کی تعداد تو پانچ مانتے ہیں لیکن تشریحات ذرہ مبہم سی فرماتے ہیں. آیئے ایک نظر تشریح کا قابلِ فہم جائزہ لیتے ہیں: "عنصر، مزاج، توانائی، روح وغیرہ ایک خاص حالت و کیفیت کے نام ہیں". اب ان کی تعداد و حقیقت بھی ملاحظہ کرتے ہیں: "تین طبعی فطری حالتیں. ایک ڈاکٹر ہانیمن کی بیان کردہ غیر میازمی حالت اور ایک اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے منفرد و خاص اہمیت کی حامل یعنی زندگی بخش روح کہ جو بے جان چیزوں میں جان ڈال دیتی ہے". کیا اِس کے علاوہ بھی حیات کی بقاء کیلئے ارواح یا توانائیاں موجود ہیں؟ مَیں نے اب تک بہت ہی تحقیق کی مگر یہ ہی جواب ملا کہ دُنیا بھر کے تمام ہی ماہرین تھوڑی سی تفریق کیساتھ اِسی رائے پر متفق ہیں کہ نفسیاتی، جذباتی، طبعی، اساسی اور حیاتیاتی روح کے ساتھ کُل ارواح کی تعداد پانچ ہے. جنہیں عناصر کا نام بھی دِیا گیا ہے. ان میں سے اول الذکر چاروں میں سے اگر کسی کیفیت میں کمی بیشی یا بگاڑ لاحق ہو جائے تو ان ہی سے متعلق مختلف انواع کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور پانچویں کے نتیجہ میں موت واقع ہو جاتی ہے. نیز انکا معتدل مزاج ہی صحت و تندرستی کہلاتا ہے.

روح کی تندرستی و بیماری کے فلسفہ کا مفصل تحقیقی خاکہ ملاحظہ فرمائیں:

تجزیہ برائے روح و مرضیاتی اسباب کا تمام تخلیق شدہ اجسام، اجرام و اجناس کی ارتقاء، بقاء و فنا کیساتھ فطری تعلق:					
روح:	طبعی روح	نفسانی روح	حیوانی روح	اساسی روح	روح امر ربی
میازم:	سوراء Psora	سفلس Syphilis	سائکوسس Sycosis	راس المیازم Base	راس الحیات
مسکن:	جگر	دِماغ	قلب	خون اور ہڈی	خون و سراپا بدن
کیفیات:	گرم	تر	خشک	سرد	منبعِ کیفیات
مشابہت:	آتش	آب	باد	خاک	قوت
مادہ:	صفراوی مادہ	بلغمی مادہ	سوداوی مادہ	الحاقی مادہ	حیاتیاتی مادہ
حیثیت:	رئیس عضوء	رئیس عضوء	رئیس عضوء	اساس	تحریک و تحرک
بافت:	Epithelial	Nervous	Muscular	Connective	ہر ایک بافت و ذرہ
امراض:	طبعی Physical	ذہنی Mental	جذباتی Emotional	غیر میازمی Non – Miasmatic	موت

تحقیق 3: میازمین کی مجموعی و حقیقی تعداد کتنی ہے؟

حقائق: ہم ابھی تک کافی جان چُکے ہیں کہ ڈاکٹر ہانیمن کے نزدیک میازم ایک ایسی حالت یا کیفیت کا نام ہے کہ جو متعدل رہنے پر صحت اور غیر معتدل ہو جانے پر بیمار کرنے والی عفونت بن جاتا ہے یعنی یہ ایک قسم کی قوت ہے. میازم کا لفظی مطلب صرف عفونت نہیں بلکہ معتدل و عفونتی رطوبات و بخارات بھی ہیں. میازمین کا تعارف: 1. سوراء جو کہ طبعی صحت و امراض کا ذمہ دار اور گرم مزاج کا حامل ہے. 2. سفلس جو کہ ذہنی صحت و امراض کا ذمہ دار اور تر مزاج کا حامل ہے. 3. سائکوسس جو کہ جذباتی صحت و امراض کا ذمہ دار اور خشک مزاج کا حامل ہے. 4. ایک ایسی مادی حالت بھی بیان ہوئی ہے جِسے غیر میازمی کیفیت کا نام دِیا گیا ہے جو مزاج میں سرد اور صحت و امراض میں اساس کا درجہ رکھتی ہے. 5. ایک واحد قوت کہ جو تمام عناصر و کیفیات کا منبع و

سرچشمہ ہے۔ ڈاکٹر ہانیمن میازمین کو قابلِ فہم اور قابلِ مشاہدہ کیفیات و قوتیں قرار دیتے ہیں۔ مذکورہ بالٰی تشریح کے مدِ نظر عموماً ماہرین غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ شاید کُل میازم بھی پانچ ہی ہیں۔ یا پھر اِس سے بھی زیادہ ہیں۔ در حقیقت جب ہم بغور مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر ہانیمن نے میازمین کے بارے میں واقعی ایک جامع فلسفہ پیش کیا ہے۔ جِسے محض سمجھنے کی ضرورت ہے۔ آیئے اب میازمین کی تعداد اور حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں: ہومیو پیتھی کو فطری علاج کہا جاتا ہے۔ تو میازم کی تلاش بھی قانونِ فطرت کے عین مطابق ہی کرنی چاہیئے، تاکہ تمام نتائج حقیقت و فطرت کے قریب تر حاصل کیئے جاسکیں۔ فطری کیفیات میں دو مختلف درجات پائے جاتے ہیں۔ ایک کو مثبت اور دوسرے کو منفی کہا جاتا ہے۔ اگر اِن کو دوسرے الفاظ میں بیان کریں تو ان درجات کو ایک دوسرے کی "ضد" یا "مخالف" حیثیت رکھنے والے درجات کہا جاتا ہے۔ پہلے درجے میں "فعالی" کیفیات ہوتی ہیں، جنہیں سردی و گرمی کہا جاتا ہے۔ دوسرے درجے میں "مفعولی" کیفیات ہوتی ہیں جنہیں تری و خشکی کہا جاتا ہے۔ نیز ان دونوں مخالف کیفیات کو اربع عناصر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

جب "سردی" غالب ہوگی تو "گرمی" ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ ایک دوسرے کی مخالف ہونے کی وجہ سے اگر گرمی غالب آگئی تو سردی مِٹ جائے گی۔ اسی طرح ہی جب "تری" غالب ہوگی تو "خشکی" بھی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ سرکل اِسی طرح ہی رواں دواں رہتا ہے۔ تاہم سب سے پہلے اِن دو مخالف کیفیات کے اسی اصول و قانون کو سمجھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ بالضرورت علاج بھی اِسی کیفیاتی نظریہ کی بنیاد پر ہی کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن نے کیفیات کی تشریح میں دو الگ الگ حصے بیان کیئے ہیں۔ پہلے حصہ کو غیر میازمی قرار دِیا ہے اور دوسرے کو میازمی... میازمی حصے میں تین کیفیات یا میازمین پر بحث کی ہے اور غیر میازمی حصے میں دو کیفیات کی بات کی ہے۔ نیز غیر میازمی حصے کا بھی دو مختلف حالتوں کے ساتھ تعلق ظاہر کیا ہے: 1. غیر مادی حالت۔ 2. مادی حالت۔ جب مادی حالت کا جائزہ لیتے ہیں تو جسمانی "اساس" یعنی بنیادی مادی اکائی سے تعلق ہوتا ہے۔ اور جب غیر مادی حالت / قوت کا جائزہ لیتے ہیں تو اسکی حقیقت ارتقائی نظام کا منبع ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی یہ وہ عنصر ہے کہ جو تمام اساس و عناصر کی ابتدا ہے۔ جبکہ اساس سے بقیہ مادی و غیر مادی کیفیات بیدار ہوتی ہیں۔

میازمی وغیر میازمی کیفیات کا خاکہ:

کیفیات

غیر میازمی

راس الحیات

راس المیازم

میازمی

سوراء | سفلس | سائکوسس
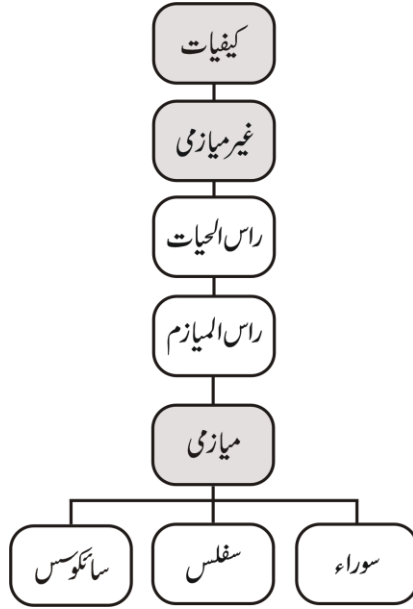
جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر چُکا ہوں کہ اربع عناصر اور پانچ ارواح ہوتے ہیں. نیز یہ بھی کہ ارواح، عناصر یا مزاج و کیفیات کا ایک ہی مطلب (قوت / توانائی) ہے. تو کیا مَیں یہاں پر اِس چارٹ میں تاریخی غلطی کر رہا ہوں. بالکل نہیں... یہاں پر یہ واضح کرتا چلوں کہ مجھ سے یا ڈاکٹر ہانیمن سے کوئی بھی غلطی نہیں ہوئی ہے. صرف ترتیب اور حقائق کو سمجھنے کی ضرورت ہے. کہ کیفیات جب اجسام و اجرام کی شکل میں نمودار ہوتی ہیں تو وہ قانونِ فطرت کے تحت ہمیشہ مختلف پیمائش پر جوڑے کی شکل میں ہی پائی جاتی ہیں. یہ چارٹ ملاحظہ کریں:

Miasmatic:			Non – Miasmatic:		✍
سائکوسس	سفلس	سوراء	راس المیازم	راس الحیات	نام:
خشک	تر	گرم	سرد	منبعِ کیفیات	مزاج:
خشک سرد	تر سرد	گرم خشک	سرد خشک	لطیف معتدل الحرارت	کیفیات:
3	2	1	مادی ابتدائی جُز	غیر مادی ارتقائی مفرد نکتہ	نمبر شمار:

ہمیشہ یاد رکھیں کہ کیفیات پیدا نہیں کی جاتی بلکہ متحرک یا بیدار کی جاتی ہیں. جیسے ہوا پہلے سے ہی موجود ہوتی ہے اور ہم صرف پنکھا وغیرہ چلا کر اسے متحرک کرتے ہیں. سردیوں میں گرمی، خشکی میں تری نیز مختلف اسباب کو فعال کر کے ہم مختلف کیفیات کیسے پا لیتے ہیں؟ کیونکہ راس الحیات پہلے سے ہی کُل کائنات میں موجود ہے. دوئم یہ کہ یہ تمام کیفیات جوڑے کی شکل میں ہی پائی جاتی ہیں. جیسے گرم خشک، گرم تر، تر سرد، تر گرم، خشک سرد، خشک گرم، سرد تر اور سرد خشک. مفرد صرف غیر مادی ارتقائی کیفیت ہی ہوتی ہے جِسے ماہرین معتدل المزاج کہتے ہیں. اِسی بنیاد پر 9 مزاج مانے جاتے ہیں. درجہ بندی کے اعتبار سے مادی 8 مزاجوں کی ابتدائی صورت کو "فعالی" اور ثانوی صورت کو "مفعولی" اور "انفعالی" کہا جاتا ہے. چارٹ ملاحظہ کریں:

عنوانات و درجہ بندی:	غیر میازمی:	میازمی:			کیفیت:
فعالی:	سرد خشک	گرم خشک	تر سرد	خشک سرد	سردی
مفعولی اور انفعالی:	سرد تر	گرم تر	تر گرم	خشک گرم	گرمی
عضوی مشاہدہ:	خون اور ہڈیاں	جگر	دِماغ	دِل	حرکت
عناصر:	مٹی	آگ	پانی	ہوا	راس
طبی نام:	برودت	حرارت	رطوبت	یبوست	معتدل

سردی کا مطلب عام معنوں میں کسی بھی چیز کا ساکن ہونا اور کسی بھی چیز کا معتدل ہونا بھی لِیا جاتا ہے. اِسی وجہ سے فعالی امزجہ "سردی" سے تعلق رکھتے ہیں. اور مفعولی و انفعالی امزجہ گرمی سے. غیر میازمی اساسی حالت کا تعلق اِسی وجہ سے ہی "سردی" کے ساتھ ہے کہ ساکن سے متحرک ہوا جاتا ہے اور متحرک سے واپس ساکن. یہ ایک سرکل ہے. یعنی زندگی کی علامت حرکت و گرمی اور موت کی علامت ساکن و سرد ہو جانا ہے.

اربع عناصر کے فعالی اور مفعولی و انفعالی کیفیاتی درجات بھی ملاحظہ کریں:

فعالی کیفیات:	گرمی	سردی	ایک دوسرے کی ضد
مفعولی اور انفعالی کیفیات:	خشکی	تری (رطب)	ایک دوسرے کی ضد

اِس ساری بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سردی اور خشکی ایک دوسرے کی مماثل اور گرمی و تری ایک دوسرے کی مماثل ہیں. جبکہ گرمی، سردی کی ضد اور تری، خشکی کی ضد ہے. تاہم اب جب ہم میازمین کی حقیقی تعداد کی تحقیق کرتے ہیں تو یہ حقیقت واضح اور صاف ہو جاتی ہے کہ: چونکہ میازم، کیفیت اور قوت و توانائی ایسی روح کو کہا جاتا ہے کہ جو قابلِ فہم اور قابلِ مشاہدہ ہو اور مادی و غیر مادی حقیقت بھی رکھتی ہو تو انکی درست اور حقیقی تعداد تین ہی تحقیق ہو سکتی ہے. جبکہ غیر میازمی عناصر وہ اکائی ہیں کہ جن سے میازمی عنصر وجود میں آتے ہیں اور موجودات ان ہی غیر میازمی عناصر میں بدل کر واپس اپنے ابتدائی انجام کو پہنچتی ہیں.

صرف یہ ہی حقیقت یاد رکھنی چاہیئے کہ غیر میازمی کیفیات تمام میازمی کیفیات کی ابتدائی، ارتقائی و انجامی اکائیاں ہیں. میازم تعداد میں تین ہیں. اور انکا تعلق براہِ راست رئیس اعضاء سے ہے. رئیس اعضاء بھی تعداد میں تین ہی ہیں. تاہم اگر کوئی گردوں، پھیپھڑوں یا دیگر اعضاء کی تکلیف کو بھی کسی قسم کا میازم مانے تو یہ غلطی ہو گی. کیونکہ دیگر تمام اعضاء، مذکورہ تینوں رئیس اعضاء کے ماتحت ہیں اور شریف اعضاء کہلائے جاتے ہیں. تو اِن ماتحت اور شریف اعضاء کے تعلق سے کوئی بھی نیا میازم بن نہیں سکتا. اسکی ایک ہی دلیل ہے کہ نیا میازم نئی کیفیت یا کیفیات سے ہی بن سکتا ہے. اور کیفیات محض وہ ہی ہیں کہ جِن کا میازمی و غیر میازمی تقسیم و تفہیم میں ذکر ہو چکا ہے. کیفیات ہمیشہ ایک دوسرے کی مماثلت، ضد اور برعکس تحریک میں ہی افعال سرانجام دیتی ہیں. اعضائے رئیسہ اِن کیفیات کے بگاڑ کے نتیجے میں ہی متاثر / بیمار ہوا کرتے ہیں اور متاثر رئیس عضوء میں مرض کی نشاندہی کرنے کیلئے مختلف قسم کی، مختلف پیمائش پر علامات رونما ہوتی ہیں. یعنی ماتحت اور شریف اعضاء میں اگر کوئی تکلیف ظاہر ہو تو یہ اصل میازمی مرض اور رئیس عضوء کے بگاڑ کے خبر دینے والے اعلانات کے سواء مرضیاتی حقیقت نہیں رکھتے. تاہم اِسی وجہ سے ہی یہ مانا جاتا ہے کہ علامات کو دبانے سے مرض ختم نہیں ہوتا بلکہ علامات کی روشنی میں اصل میازم و مرض تک پہنچ کر اُسکا علاج یا تنقیہ کرنے سے ہی شفا حاصل ہوتی ہے.

ماحصل: رئیس اعضاء سے تعلق کی وجہ سے قابلِ فہم و قابلِ مشاہدہ میازمین کی مجموعی و حقیقی تعداد فقط تین ہے. یہ ہی بیماریوں اور صحت کے عناصر و ارا کین ہیں. بقیہ ظاہری تکالیف محض علامات ہی ہیں.

تحقیق 4: کیا کیفیات، عناصر، میازم اور روحانی قوتوں کی پہچان ممکن ہے؟

حقائق: یہ ثابت شدہ ہے کہ کیفیات، عناصر، میازم و روح قابلِ فہم و قابلِ مُشاہدہ ہیں. چارٹ ملاحظہ کریں:

قوتیں:	تعارف و تشریح:	پہچان:
کیفیات	سردی، گرمی، تری، خشکی جیسے احساس کو کیفیات کہا جاتا ہے.	قابلِ فہم احساسِ غیر مادی توانائی
عناصر	مٹی، آگ، پانی، ہوا جیسی کیفیات کو عناصر کہا جاتا ہے.	بنیادی تعمیری و تخلیقی مادی جُز
میازم	سوراء، سفلس، سائکوسس جیسے عناصر کو میازم کہا جاتا ہے.	عضوی و کیفیاتی قابلِ مشاہدہ حالت
روح	میازمین کی طبعی، نفسانی، حیوانی تحریک کو روح کہا جاتا ہے.	اعمال و افعال یعنی کردار و تحرکات

تحقیق 5: میازمی اور غیر میازمی امراض میں تفریق و تمیز کِس طرح کی جاتی ہے؟

حقائق: سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیئے کہ امراض و علامات میں کیا فرق ہے؟

امراض کیفیات میں بگاڑ کا نام ہے. یعنی مریض یا تو گرمی محسوس کرے گا، یا خشکی، یا رطوبتوں کی زیادتی یعنی تری اور یا پھر سردی ہی محسوس کرے گا. ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی مریض کِسی کیفیت کی کمی بیشی کا اظہار ہی نہ کرے. اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امراض کیفیات میں بگاڑ کو ہی کہنا چاہیئے. چونکہ کیفیات کا تعلق رئیس اعضاء سے ہوتا ہے تاہم ہم امراض کو اعضاء کے نام سے پکارتے ہیں. مثلاً:- امراضِ جگر، امراضِ دِماغ اور امراضِ قلب. نیز امراضِ ہڈی اور امراضِ خون بھی مشاہدہ ہوتے ہیں، لیکن اِن (خون اور ہڈیوں کے امراض) کا تعلق غیر میازمی امراض سے ہوتا ہے. اور غیر میازمی کیفیات کے بگاڑ کے اثرات بھی رئیس اعضاء میں سے کسی ایک پر ہی پڑتے ہیں. اِس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ امراضِ ہڈی یعنی اساسی یا غیر میازمی بیماریاں بھی کیفیات و رئیس اعضاء کو متاثر کیئے بغیر لاحق نہیں ہو سکتیں.

کیفیات جب رئیس اعضاء میں سے کسی کو متاثر کرتی ہیں تو دو صورتیں پیدا ہوتی ہیں. 1. یا تو عضوء میں تیزی پیدا کر دیتی ہیں. 2. یا پھر سستی. تیزی کے باعث اعضاء میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اور سستی کے باعث پھیلاؤ

یعنی کشادگی. اور اِس سکیڑ یا پھیلاؤ کے نتیجے میں جسم مقامی، اندرونی یا ظاہری مختلف تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے. مثلاً: بخار، درد، کھانسی، نزلہ، زکام، چھینکیں، ڈکاریں، جمائیاں، ورم، کمزوری، قبض، دست، الٹی، متلی، مروڑ، خارش، گومڑ، دانے، جلن وغیرہ وغیرہ. یہ سب ہی تکالیف علامات کہلاتی ہیں. جو کہ اصل لاحق مرض یعنی کیفیاتی بگاڑ کی نشاندہی کرنے اور مرض کی وجہ سے جسم کے متاثرہ حصے کا خودکار تنقیہ کرنے کیلئے ظاہر ہو جاتی ہیں. تنقیہ ہی کی وجہ اور مقصد سے بعض اوقات مصنوعی طور پر بھی چھینکیں، ڈکاریں، بخار، دست وغیرہ دلوائے جاتے ہیں، تاکہ یہ سب ہو کر مرض کا تنقیہ و دفیعہ ہو جائے. تو اِس بات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ علامات مرض نہیں بلکہ مرض کی نشاندہی کرنے اور جسم کا تنقیہ کرنے کیلئے ہی وقوع ہوا کرتی ہیں. تاہم علامات کو دبانا مرض کو ختم نہیں کرتا بلکہ پیچیدہ بنا دیتا ہے. مرض کا علاج اصل بگڑی ہوئی کیفیت کو واپس اعتدال پر لانے سے ہی ہوتا ہے.

باقی فرنگی طب نے جو تکالیف کو مختلف مختلف اور عجیب و غریب نام دے رکھے ہیں. یہ حقیقتاً امراض کے نام نہیں بلکہ علامات کے اصطلاحی نام ہیں. کیونکہ درحقیقت امراض کے نام تو متاثرہ کیفیت اور عضوء سے ہی وابستہ ہوتے ہیں علامات سے نہیں. کیونکہ ایک ہی قسم کی ایک جیسی علامات مختلف کیفیات اور مختلف اعضاء میں بھی پائی جاتی ہیں. مثلاً: جگر، قلب، دِماغ یا خون وہڈیوں کے امراض جداگانہ انفرادیت کے باوجود دیگر نظاماتِ بدن میں بھی خلل، سُستی یا تیزی پیدا کر دیتے ہیں. اگر رئیس اعضاء کے ماتحت یا شریف اعضاء اُس اصل مرض کا شکار ہو جائیں تو اُنکے نام بھی کیفیاتی اعتبار سے عضوی نام ہی ہوتے ہیں. مثلاً: جگر میں گرمی، معدے میں سردی اور منہ میں خشکی کا ہو جانا وغیرہ. تاہم امراض و اصطلاحات کو انفردیت پر سمجھنا ہی اہم ہے.

امراض اور مماثل و یکساں علامات میں تعلق و تفریق کا آسان خاکہ ملاحظہ کریں:

مماثل :	حقیقی تکلیف، مرض یا کمی بیشی کا تعلق:	علامات و اصطلاحات کا نظری مشاہدہ :
کیفیات	سردی، گرمی، خشکی اور رطوبات	کیفیات سے متعلق کمی بیشی کا احساس
اعضاء	دِل، جگر، دِماغ، مخاطی و شریف اعضاء	درد، بخار، نزلہ، کمزوری وغیرہ یعنی لاحق حالتِ غیر
اجزاء	ترشحات، نمکیات، لحمیات و کیمیاوی عناصر	پیلیا، موٹاپہ وغیرہ یعنی جسمانی قابلِ مشاہدہ تبدل

آرگینن آف میڈیسن میں عمدہ تصویر کشی کے باوجود بھی، دیگر متعدد ہومیوپیتھک کتب کے مصنفین میازمی اور غیر میازمی امراض کی، مندرجہءِ ذیل وضاحت پر بہتر مگر پیچیدہ و مبہم وضاحت پیش کرتے ہیں:

سورا	سورا بیشمار امراض پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے مثلاً: سرطان، دمہ، پلیوریسی، سل و عام دموی کھانسی، ہائیڈروسیفالس و عام استسقاء، معدہ کا السر، اسکروٹل ورم، غدودوں کے اورام، پیلیا، سوزشِ جگر، سفید موتیا بند، ذیابیطس، تپِ دِق، مرگی، بخار، درد، قِلت البول اور تمام سوزشی امراض بشمول امراضِ جلد اور امراضِ خارش وغیرہ.
سفلس	سفلس میازم بھی لاتعداد امراض کا سبب بنتا ہے. جن میں خاص طور پر اعصابی امراض، نفسیاتی امراض، شراب خوری کی عادت، ڈپریشن، خودکشی کے رجحانات، جنون، خوشبوء و ذائقہ محسوس نہ ہونا، اندھاپن، بہرہ پن، السری دانے، بلغمی دمہ اور احتلام وغیرہ. نیز متعدد امراضِ قلب اور متعدد امراضِ جِلد بھی سفلس کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں.
سائکوسس	سائکوسس میازم کا تعلق عام امرض اور بیشمار جنسی و مجاری امراض و اعضاء سے ہے. مثلاً: مجری امراض، جوڑوں و مخاطی رطوبات کے امراض، نمکین مرطوب موسم کے اثرات و سمندری امراض، گنٹھیا، دمہ، سرطان، پھیپھڑے کی سوزش، اورامِ مجری (سٹّس) اور مسے (وارٹس) وغیرہ.
غیر میازمی حالت	عموماً غیر میازمی امراض غیر فطری طرزِ حیات کا نتیجہ ہوتے ہیں مثلاً: ایٹروجینک امراض، آکیوپیشنل (پیشہ جات کی مناسبت سے) امراض وغیرہ. یہ وہ امراض ہیں کہ جو موروثیت سے نہیں بلکہ بیرونی عناصر سے تعلق رکھتے ہیں. جن میں دمہ، پھیپھڑوں کی سوزش جو کہ ماحولیاتی آلودگی (مثلاً: ملازمین سیمنٹ فیکٹری کی گرد و غبار کے شکار ہو جائیں)، انتہائی سخت محنت و مشقت کرنے والے افراد کو کمر اور جوڑوں کے درد، خود ساختہ و مصنوعی امراض مثلاً: منشیات اور جنک فوڈ کے بد نتائج اور علاج و معالجہ سے کنارہ کشی وغیرہ کے نتیجہ میں لاحق تکالیف غیر میازمی امراض سے تعلق رکھتی ہیں.

اس اختصار سے واضح ہے کہ مصنفین کچھ وضاحت کے باوجود بھی اصطلاحی و مرضیاتی تفریق کی درست تشخیص سے غیر واقف ہیں یا سمجھ نہیں پائے. اِسی وجہ سے ان تصانیف پر قارئین بھی الجھن ہی کا شکار رہتے ہیں.

اب ہم باقاعدہ طور پر جائزہ لیں گے کہ میازمی اور غیر میازمی امراض میں فرق کیسے کیا جاسکتا ہے؟
جیسا کہ ہم اوپر اِس مسئلہ پر بحث کر چکے ہیں کہ غیر میازمی حالت کا تعلق سرد خشک اور سرد تر کیفیات کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم میں اسکی حیثیت بنیادی عنصر (اساس) کی ہے. میازمین کا تعلق رئیس اعضاء سے ہے. غیر میازمی امراض بھی میازمی اعضاء و مساکن و کیفیات کو متاثر کر کے ہی ظاہر ہوتے ہیں. کیونکہ جب تک کسی عضوی فعل میں خرابی واقع نہیں ہوگی تب تک امراض یا علامات کے ظاہر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا. ہم غیر میازمی امراض کے میازمی تعلق کو کچھ اِس طرح سے سمجھتے ہیں (انڈرلائین الفاظ پر خاص توجہ دیجیئے گا):

کیفیاتی حالت :	فعالی کیفیت:	مفعولی و انفعالی کیفیت:
غیر میازمی	سرد خشک	سرد تر
سوراء	گرم خشک	گرم تر
سلفس	تر سرد	تر گرم
سائکوسس	خشک سرد	خشک گرم

وضاحت: غیر میازمی کیفیات چونکہ سردی خشکی اور سردی تری پر مشتمل ہیں. اور جب ہم میازمی کیفیات کے جوڑے دیکھتے ہیں تو ہر جوڑے میں سردی، خشکی یا تری مفرداً یا مرکباً پائی جاتی ہے. تو اِس کا مطلب یہ ہی ہے کہ کوئی بھی میازم غیر میازمی کیفیت سے خالی از صفت نہیں ہے. یہ ہی وجہ ہے کہ ہر میازمی مرض میں بھی ہڈیوں کے اندر مختلف اقسام و درجات کی تکالیف پائی جاتی ہیں. یہ زائچہ اِس بات کی دلیل ہے کہ غیر میازمی امراض جس بھی درجہ پر لاحق ہونگے اُسی درجہ پر میازمی کردار و اعضاء بھی ضرور ہی متاثر ہونگے.

آرگینن آف میڈیسن اور میری تحقیق کے مطابق میازمی و غیر میازمی تشخیص و امتیاز:

کیفیاتی حالتیں:	سوراء	سفلس	سائکوسس	غیر میازمی
تشخیصی نکات:	خارش، سوزش	آبلہ، جلن	گوبی نما ابھار، مسے	سوزش، جلن، ابھار، سڑاند و ٹوٹ پھوٹ
کیمیاوی حقیقت:	نمکیات	الکلی	ترشحات	تمام ہی عضوی و کیمیاوی عناصر و اجزاء

اِس تحقیق کی حقیقت میں ایک اور دلیل بھی ثبوت ہے کہ ہومیوپیتھی یا کسی بھی طب میں ہڈیوں کیلئے جو بھی علاج کِیا جاتا ہے وہ اعضائے رئیسہ اور میازمی و اخلاطی بنیادوں پر ہی کیا جاتا ہے. اور اعضائے رئیسہ کے متاثر ہونے میں مریض کیفیاتی کمی بیشی سے ہی دوچار رہتا ہے. اور کیفیاتی بحران و ہیجان کے ازالہ سے طبیعت میں فرحت محسوس کرتا ہے. مثلاً: اگر کسی کو گرمی لگ رہی ہو تو وہ مرطوب ماحول پسند کرتا ہے، جیسے نہانا، ٹھنڈی جگہ میں رہنا، سرد تر ہوا یا سایہ دار کھلے مقام پر رہنا. نیز مرطوب قسم کی اغذیہ و مشروبات سے آرام پانا وغیرہ.

ماحصل یہ رہا کہ غیر میازمی امراض میازمی کیفیات کا مجموعی بگاڑ ہیں تاہم امراض میازمی ہوں یا غیر میازمی، علاج ہر دو صورتوں میں کیفیاتی ہی کیا جاتا ہے. یعنی کبھی گرمی دیکر تو کبھی سردی دیکر وغیرہ.

تحقیق 6: ایلوپیتھی، طِبِ یونانی و آیورویدک اور ہومیوپیتھی کی طبی تعریف کیا ہے؟

حقائق: ہر قسم کی طِب کا طبی مقصد ایک ہی جیسا ہے کہ تمام تکلیف زدگان کی تکالیف کو دور کرنے، بیماریوں کی روک تھام کرنے اور تمام طبی تحفظات و معیاری حفظانِ صحت کو یقینی بنانے بمعِ قدیم و جدید تحقیقات، تعلیمات، معلومات و آگاہی مہیا کرنے والے ممکنہ اقدامات پر عملی و تعلیمی سطح تک اپنی اپنی ماہرانہ خدمات پیش کرنا.

جب طِب سے متعلق مختلف طریقہ ہائے کار زیرِ بحث رہتے ہیں تو یہ سوال اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت و اہمیت رکھتا ہے کہ کون سا طریقہءِ طِب کِس بنیاد پر ایک دوسرے سے مختلف، بہتر یا فطری ہے؟ وغیرہ. اس سلسلہ میں یہ جاننا اشد ضروری ہے کہ امراض کا علاج کتنے مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے؟ چارٹ دیکھیں:

⊙	طریقہءِ علاج:	اقدامات:	ترجیحات:	نتائج:
.1	کیفیاتی علاج	قانونِ فطرت کے عین مطابق	مرکز سے محیط	ابتدائے مرض تا انتہا
.2	کیمیاوی علاج	قانونِ فطرت کے بالضد	محیط سے مرکز	انتہائے مرض تا ابتدا

کوئی بھی طریقہءِ طِب ہو، مذکورہ بالٰی اِن دو طریقوں کے علاوہ تیسرا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اُسے عمل میں لاکر علاج معالجہ کرنے کا دعویٰ کر سکے. اِن دو طریقوں کی مختصراً وضاحت کریں تو کچھ اس طرح سے ہو گی کہ: 1. کیفیاتی طریقہءِ علاج قانونِ فطرت کے بنیادی اصولوں کے عین مطابق ہے. اِس میں علاج کیلئے مرض کا

مرکزی و ابتدائی اندرونی مسکن تلاش کر کے تمام بیرونی و ظاہری دائرہءِ تکلیف تک علاج کیا جاتا ہے. جِس کے نتیجہ میں اصل کیفیاتی بگاڑ مکمل و مستقل طور پر درست ہو جاتے ہیں. کبھی کبھی ایسا معلوم ہو تا ہے کہ کیفیاتی علاج تو بالکل تشخیصی و تحقیقی اور اصولی بنیادوں پر کیا گیا ہے مگر تکلیف ابھی بھی باقی ہے، تو یہ محض اِس وجہ سے ہو تا ہے کہ کیفیاتی بگاڑ کی وجہ سے کیمیاوی بحران یا ہیجان کو نظر انداز کیا گیا ہو تا ہے. 2. کیمیاوی طریقہءِ علاج قانونِ فطرت کے بنیادی اصولوں سے اُلٹ مقابلہ کرتا ہے. اِسی وجہ سے بیرونی ظاہری تکالیف کو ختم کر کے ہی اندرونی مسکن تک رسائی پانے کی کوشش کرتا ہے. عموماً اس کے نتیجہ میں بیرونی ظاہری علامات دب جاتی ہیں، جِس سے ہمیشہ ہی غلط فہمی کا امکان رہتا ہے کہ معالج یہ سمجھ لے کہ مرض ٹھیک ہو گیا. جب کہ در حقیقت صرف ظاہری علامات دب گئیں ہوتی ہیں، مرض ٹھیک نہیں ہو تا. چونکہ مرض ہمیشہ کیفیاتی ہی ہو تا ہے. تو اول کیفیات میں بگاڑ آتا ہے جس کا آخری درجہ کیمیاوی کمی بیشی کی صورت میں ہی ظاہر ہو تا ہے. یعنی ہمیشہ کیفیاتی و کیمیاوی دونوں طریقوں یا مسائل کو مدِ نظر رکھ کر کرنے سے ہی درست علاج ممکن ہے. نہ کہ محض کیفیاتی یا محض کیمیاوی سے جُداگانہ... ایک چھوٹا سازائچہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:

مرض کا نام:	علاماتی نام:	سبب کیفیت:	کیمیاوی تشخیص :	خلط:	میازم:	سسٹم:
امراضِ جگر	پیلیا	گرم خشک	فولاد	صفرا	سوراء	ایگزو اور اینڈو کرائن

وضاحت: فطری نظام میں غیر فطری دخل ہونے سے کیفیات میں بگاڑ آ گیا، گرمی متحرک و تیز ہو گئی، گرم کیفیت کی وجہ سے جگر متاثر ہوا، جگر نے سستی لاحق ہو جانے کی وجہ سے تمام غدودی سسٹم اور قوتِ خارجہ و قوتِ جاذبہ کو متاثر کر دیا، جسم میں کیفیات بننے، خارج ہونے اور کیمیاوی تحرکات کے افعال میں کمی واقع ہو گئی، کبد و طحال اپنے حجم سے بڑھنے لگے، نتیجتاً جسم اور رطوباتِ خون سے فولاد کی کمی واقع ہو گئی. اور صفراء کی وجہ سے جسم کا رنگ پیلا پڑ گیا ،تو، ہم نے اِس تکلیف کا نام "پیلیا" رکھ دِیا.

یاد رکھیں کہ: پیلیا کو یرقان کی قسم سے مانا جاتا ہے جس کی معنی "جسمانی رنگت میں بدلاؤ" کے ہیں. یرقان تین اقسام کا ہو تا ہے: 1. "یرقان ابیض" اسے تر کیفیت سے جانتے ہیں، 2. "یرقان اسود" اسے خشک کیفیت

سے جانتے ہیں اور 3. "یرقان اصفر" اسے گرم کیفیت سے جانتے ہیں. ان ہی کیفیات میں سے کوئی کیفیت امراضِ جگر پیدا کرنے کا باعث بن جاتی ہے اور ہم ظاہری نظری تبدیلی کے مطابق اُسے کوئی شناختی نام دے دیتے ہیں. علاج میں قابلِ توجہ مرضیاتی درجات ہوتے ہیں یعنی ابتدائی، درمیانہ و آخری درجہ. اور یہ درجات مرض کے ابتدائی زمانہ اور ثانوی زمانہ میں بھی پائے جاتے ہیں. چارٹ دیکھیں:

مرض کا ابتدائی زمانہ (کیفیاتی بگاڑ)			مرض کا ثانوی زمانہ (کیمیاوی بگاڑ)		
پہلا درجہ:	درمیانہ درجہ:	آخری درجہ:	پہلا درجہ:	درمیانہ درجہ:	آخری درجہ:
کیفیاتی احساس	کیفیاتی طلب	کیفیاتی شدت	اندرونی بگاڑ	ظاہری بدلاؤ	کیمیاوی بحران یا ہیجان

سو اگر مرض کے ابتدائی زمانہ میں ہی علاج شروع کر دِیا جائے تو صرف کیفیاتی بگاڑ کو درست کر کے ہی ٹھیک کیا جا سکتا ہے. لیکن جب یہ بگاڑ زمانہ ثانوی سے تعلق رکھتا ہو تب صرف کیفیاتی تدارک نہیں بلکہ کیمیاوی بحران یا ہیجان کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے. اور مریض کو مناسب غذا، دوا اور ماحول یہ تینوں ہی ایکساتھ بطور علاج تجویز کیئے جاتے ہیں. اگر معالج صرف کیمیاوی ہیجان یا بحران کا علاج کرے اور دیگر کیفیاتی عوامل کو نظر انداز کر دے تب بھی عموماً / ہمیشہ ہی مستقل اور فطری علاج میں ناکامی ہی ہو گی. یا مرض دب کر مزید پیچیدگی اختیار کر لے گا.

اب چونکہ ہم یہ بات کچھ بہتر سمجھ چکے ہیں کہ علاج صرف دو طرح سے ہی ممکن ہوتے ہیں پہلا کیفیاتی طریقہ اور دوسرا کیمیاوی طریقہ. اب مزید وضاحت یہ ہے کہ ایلوپیتھی کی ترجیح صرف کیمیاوی طریقہءِ علاج ہے. ایلوپیتھی میں یہ مانا جاتا ہے کہ جسم میں کیمیاوی حالت کو مصنوعی یا فطری حتی الامکان ممکنات اپنا کر درست یا پورا کر دیا جائے تو کیفیات خود بخود ہی معتدل ہو جاتی ہیں. تاہم ایلوپیتھی میں اِس طریقہءِ علاج کو "کیمیکل علاج" کے نام سے جانا جاتا ہے. جبکہ طِبِ یونانی و آیورویدک اور ہومیوپیتھی کی ترجیح کیفیاتی و کیمیاوی مشترکہ اصولوں و اقدامات پر منحصر ہے. طِبِ یونانی و آیورویدک میں کیمیاوی علاج کو نمکیات و کشتہ جات اور بھسم وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں. ہومیوپیتھی میں اِسے بایوکیمک نمکیات اور معدنیاتی ادویات جیسے ناموں سے پکارا جاتا ہے.

اِس بحث سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کیفیاتی علاج اور کیمیاوی علاج یہ دونوں طریقے ہی فطری

طریقے ہیں تو پھر فرق کہاں پر رہا؟ تو اِس کا جواب بہت ہی آسان ہے کہ امراض، تکالیف و علامات میں نہیں بلکہ کِسی بھی طِب کی طرف سے اُٹھائے گئے تدبیری اقدامات میں فرق ہوتا ہے کہ: کیا یہ ترجیحات فطری اصولوں کے عین مطابق ہیں، یا نہیں. ایلوپیتھی، طِب یونانی و آیورویدک اور ہومیوپیتھی میں بنیادی تفریق کا خاکہ دیکھیں:
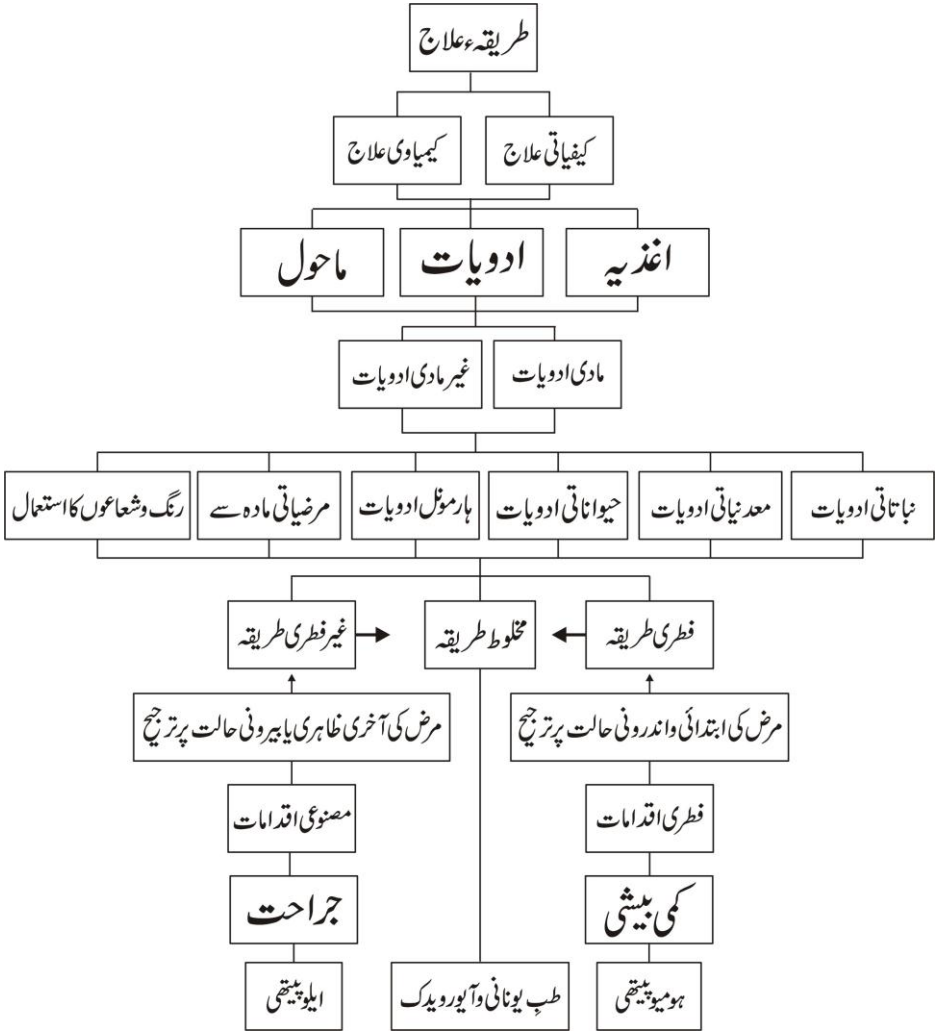
ماحصل: ایلوپیتھی، طبِ یونانی و آیورویدک اور ہومیوپیتھی میں طبی اقدامات کی بنیاد پر ہی طبی تفریق کی جاتی ہے.

تحقیق 7: علاج بالمثل اور علاج بالضد میں بنیادی فرق کیا ہے؟

حقائق: سب سے پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ علاج بالمثل کسے کہتے ہیں اور علاج بالضد کسے کہتے ہیں۔ بالمثل کے معنی ایک جیسا ہونے سے ہیں اور بالضد کے معنی مخالفت میں ہونے سے۔ ہومیو پیتھی کو علاج بالمثل اور ایلو پیتھی کو علاج بالضد کہا جاتا ہے۔ کمال کی بات یہ ہے کہ طبِ یونانی و آیورویدک کو محض "طب" یا ہربل میڈیسن سسٹم کہا جاتا ہے۔ یعنی یہ اِن دونوں سے مختلف ایک تیسری قسم ہے۔ اِس ابہام کی تفہیم کیلئے چھٹی تحقیق میں "بنیادی تفریق" کا خاکہ ملاحظہ کرلیں کہ طب یونانی و آیورویدک کا شمار ہومیو پیتھی اور ایلو پیتھی سے الگ کیوں کیا جاتا ہے؟

اِسکے ساتھ ساتھ یہ جاننے کی بھی اشد ضرورت پڑے گی کہ کِسی بھی کیفیاتی حالت کے علاج میں ممکنہ کیفیاتی ابتدائی وثانوی انتخابات کے اقدامات کِس اصول کے تحت اُٹھائے جاتے ہیں۔ چارٹ ملاحظہ کریں:

کیفیاتی حالتیں اور انکے علاج کیلئے ضرورت کے مطابق ممکنہ مدِمقابل کیفیاتی تدبیری انتخابات				
کیفیت:	برعکس (کثیف):	بالضد (لطیف):	برعکس اور بالضد سے مخلوط (فطری علاج):	
سرد تر ◄	تر سرد	گرم خشک	تر گرم	سرد خشک
سرد خشک ◄	خشک سرد	گرم تر	خشک گرم	سرد تر
تر سرد ◄	سرد تر	خشک گرم	سرد خشک	تر گرم
تر گرم ◄	گرم تر	خشک سرد	گرم خشک	تر سرد
خشک سرد ◄	سرد خشک	تر گرم	سرد تر	خشک گرم
خشک گرم ◄	گرم خشک	تر سرد	گرم تر	خشک سرد
گرم خشک ◄	خشک گرم	سرد تر	خشک سرد	گرم تر
گرم تر ◄	تر گرم	سرد خشک	تر سرد	گرم خشک

اِس چارٹ سے یہ صاف واضح ہو جاتا ہے کہ علاج ہمیشہ ہی برعکس، بالضد یا مرکب الکیفیات یعنی مخلوط انتخابات کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔ تاہم عموماً ایک ہی دوا تینوں میازمین کیلئے اسی فلسفہ پر کارگر ہو جاتی ہے۔ نیز اس تحقیق سے

ہومیوپیتھک و ایلوپیتھک ماہرین کی لغوی تشریح خالی از تحقیق اور بے بنیاد نظر آتی ہے. کیونکہ انکے مطابق ہومیوپیتھی کا مطلب گرمی کا گرمی سے علاج اور سردی کا سردی سے علاج کرنا علاج بالمثل ہے. اور گرمی کا سردی سے اور سردی کا گرمی سے علاج کرنا علاج بالضد ہے. ماہرین کی یہ لغوی تحقیق بالکل ہی غلط اور بے بنیاد ہے.

ڈاکٹر ہانیمن کے پیش کردہ فلسفہ کو بخوبی سمجھنا بہت ہی ضروری ہے. ڈاکٹر ہانیمن جب بھی بالضد علاج یعنی ایلوپیتھی کی بات کرتے تو دو مختلف طرح کی تشریحات بھی ساتھ پیش کرتے تھے. مثلاً: 1. لاحق شدہ علامات کا بالضد علامات رکھنے والی ادویات سے علاج ہو پانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے کیونکہ یہ غیر فطری طریقہء علاج ہے. ڈاکٹر ہانیمن کے اِس پہلے قول میں تین مختلف نکات موجود ہیں. پہلا یہ کہ بات علامات کی ہو رہی ہے، کیفیات یا میازم کی نہیں. دوسرا یہ کہ بات خام ادویات کی ہو رہی ہے پوٹینسیوں کی نہیں. اور تیسرا نکتہ یہ کہ بات اُٹھائے گئے اقدامات اور اصولی علاج کی ہو رہی ہے. جس میں صاف واضح بیان ہے کہ غیر فطری علاج... یعنی باہر سے اندر کی طرف، محیط سے مرکز کی طرف اور فقط کیمیاوی ہیجان کے مطابق علاج کرنے سے ہی کیفیاتی ہیجان و بحران کا ازالہ چاہنا ایک غیر فطری عمل ہے اور اس میں کوئی شفا نہیں. 2. مثل ہی مثل کا حتمی، آسان، مکمل اور مستقل علاج ہے. ڈاکٹر ہانیمن نے یہ بالکل درست ہی کہا ہے، لیکن صرف سمجھنے والوں کیلیئے... اسکی جامع تشریح آگے ضرور پیش کرونگا. یہاں پر صرف چھوٹا سا تعارف پیش کرتا چلوں کہ مثل سے مثل کا علاج کیسے ممکن ہے. فرض کریں آپ نے چنے کھائے اور آپ کسی تکلیف میں مبتلا ہو گئے. یُوں اب یہ چنے کیفیاتی زہر اور خام دوا بن گئے. جس مقدار پر نقصان ہوا اسی تناسب پر بالمثل بھرپائی کرنے کیلیئے ہم چنوں سے ہی ایک پوٹینسی بناتے ہیں. اس سے ہوتا یہ ہے کہ چنوں کی کیفیاتی پیمائش کے مطابق ہی مرحلہ وار برعکس، بالضد اور مخلوط کیفیاتی درجات بن جاتے ہیں. جسے ڈاکٹر ہانیمن عمل تخفیف و تقسیم کہتے ہیں. یہ ہی بالمثل وجہ ہے کہ مکمل شفاء حاصل ہو جاتی ہے. چنوں کے مزاج اور ادویاتی کیفیات و علاج کا تخفیفی و پیمائشی وضاحتی خاکہ دیکھیں:

چنوں کا مزاج	چھوٹی طاقت (برعکس)	درمیانی طاقت (بالضد)	اونچی طاقت (مخلوط)	
گرم خشک	خشک گرم	سرد تر	خشک سرد	گرم تر ☑

اگر ہومیو پیتھی میں بھی علاج بطریقہ بالضد ہی کیا جاتا ہے تو پھر ایلو پیتھی اور ہومیو پیتھی میں کیا فرق رہا؟ بیشک آپ کے ذہن میں یہ ہی سوال اُبھر رہا ہو گا. واضح رہے کہ ہومیو پیتھی مرض کے ابتدائیہ نکتے سے، اندر سے باہر کی طرف اور مرکز سے محیط کی طرف علاج نام ہے. جبکہ ایلو پیتھی مرض کی ظاہری کیمیاوی حالت، باہر سے اندر کی طرف اور محیط سے مرکز کی طرف علاج کرنے کا نام ہے. بالمثل کا مطلب فطری طریقہ ءِعلاج اور بالضد (ایلو پیتھی) کا مطلب غیر فطری طریقہ ءِعلاج ہے. مزید وضاحت کیلئے یہ چارٹ ملاحظہ فرمائیں:

مرحلہ وار بیماریوں اور ظاہرہ علامات کے مطابق اُٹھائے گئے ہومیو پیتھک وایلو پیتھک طبی اقدامات کی ترتیب:					
علاج بالمثل کی ترجیح (معیاری ترتیب)	1	میازم	Miasm	7	علاج بالضد کی ترجیح (معیاری ترتیب)
	2	میازمی زہر / عفونت	Miasmic/ Miasmatic Toxin	6	
	3	قوتِ مدافعت	Immunity system	5	
	4	قوتِ مدبرہ بدن	Vital Force	4	
	5	عضوی نامیاتی وکیمیاوی ہیجان وبحران	Physical & Chemical Disorders	3	
	6	عفونتی غلبہ	Infection	2	
	7	جراثیم	Virus/ Germs	1	

اِس چارٹ کے بغور مطالعہ سے صاف ہو جاتا ہے کہ ایلو پیتھی چونکہ طبی امدادی اقدامات غیر فطری اصولوں پر چل کر اُلٹی ترتیب سے اُٹھاتی ہے، تاہم اسے خاص طور پر اسی وجہ سے ہی "علاج بالضد / ایلو پیتھی" کہا جاتا ہے. اور ہومیو پیتھی چونکہ فطری اصولوں کے مطابق درست سمت اور درست پیمائش کے مطابق طبی امدادی اقدامات کی قائل ہے تو اسی وجہ سے اسے ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل کہا جاتا ہے.

تحقیق 8: ایلو پیتھک اور طبِ یونانی کی پوٹینسیاں یا طاقتیں بمقابلہ ہومیو پیتھی.

حقائق: ایلو پیتھی میں دوا کی جتنی چھوٹی طاقت ہو گی، دوا میں کیفیاتی و مادی اجزاء اُتنے ہی کم مقدار میں ہونگے. اور جیسے جیسے دوا کی طاقت بڑھتی جائیگی، دوا میں مادی اجزاء کی مقدا بھی اُسی تناسب سے بڑھتی چلی جائے گے.

طبِ یونانی و آیورویدک میں علاج تو کیفیات کے اعتبار سے ہی کِیا جاتا ہے. لیکن ادویات میں مادی جُز کی مقدار ہر مریض کیلیئے ہمیشہ ایک ہی پیمانے پر یعنی طے شدہ یکساں تناسب پر ہی رہتی ہے، صرف مقدار خوراک کو کم یا زیادہ کیا جاتا ہے. جبکہ ہومیوپیتھک ادویات میں مادی اجزاء ایک خاص قانون کے تحت قلیل سے قلیل ہوتے جاتے ہیں. (جیسا کہ ہومیوپیتھی اپنی سائنسی شناختی اعتبار سے ہی مشہور ہے کہ یہ ایک فطری و تخفیفی / تقلیلی سائنس ہے.) مثلاً:- دوا کی چھوٹی طاقت یعنی ڈائلوٹ دوا کے ہر دس گرام میں مادی اجزاء کا ایک گرام پایا جانا. اِسی طرح سے جیسے جیسے دوا کی طاقت بڑھتی چلی جائیگی دوا میں مادی اجزاء کی مقدار کم ہوتی جائیگی. یہاں تک کہ آخر میں صرف کیفیاتی توانائی ہی باقی رہ جاتی ہے. اس طرح کے عمل سے بگاڑ پیدا کرنے والے عناصر اپنی مقدار میں خفیف یعنی کم سے کم ہوتے چلے جاتے ہیں اور اسی سبب سے ہومیوپیتھک ادویات کو غیر ضرر، ایلوپیتھک ادویات کو ضمنی اثرات کی حامل ادویات قرار دِیا جاتا ہے. ادویات کی طاقتوں کے پیمائشی زاویے ملاحظہ کریں :
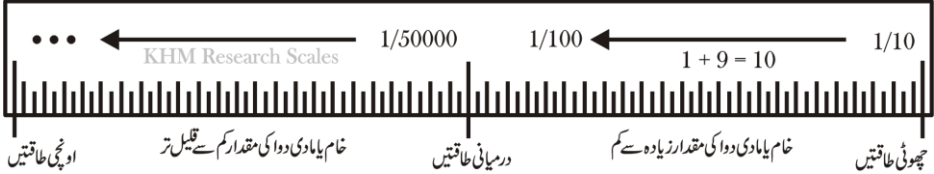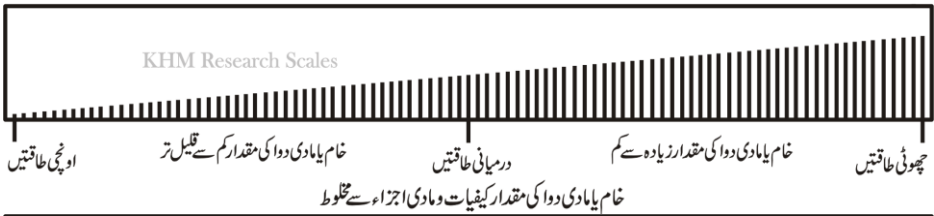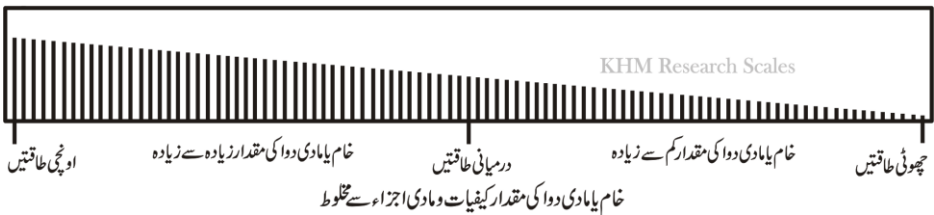
تحقیق 9: فطری اور غیر فطری علاج و اقدامات میں کیا فرق ہے؟

حقائق: فرض کریں کہ آپ کے پاس ایک پانی سے بھرا ہوا گلاس ہے اور کسی وجہ سے گلاس میں موجود آدھا پانی گر گیا لیکن آپکو بھرا ہوا گلاس ہی چاہیئے تھا. تو اب فطری طریقہ یہ ہو گا کہ گلاس میں (اسی جیسا) دوسرا پانی ڈال کر بھر دِیا جائے. اور غیر فطری طریقہ یہ ہو گا کہ گلاس کو کاٹ کر بچے ہوئے پانی کے برابر / چھوٹا کر دِیا جائے. یا پھر کنکر، پتھر و ریت وغیرہ گلاس میں بھر کر اسی کم مقدار پانی کو ہی اوپر اُٹھا کر گلاس کو بھرا ہوا دِکھا دِیا جائے... فطری طریقہءِ علاج بھی بالکل اسی طرح ہی ہے کہ جسم میں کیفیاتی کمی کی حالت کو پورا کر لیا جائے اور کیفیاتی زیادتی کی حالت کو کم کر لیا جائے. یعنی کمی بیشی کے مطابق علاج کرنا فطری طریقہ ہے. جبکہ کسی بیمار عضوء کو کاٹ پھینکنا اور کیفیات و حالات کو نظر انداز کر کے محض کیمیاوی مادی اجزاء کی بھرمار کر دیناہی غیر فطری طریقہ ہے.

تحقیق 10: کیفیات اور کیفیاتی علاج کی حقیقت کیا ہے؟

حقائق: کیفیات کے پورے سرکل کو سمجھنے کیلئے "سبب الاسباب" کی ابتداء و انتہا کو سمجھنا پڑے گا. کیوں جب تک ہم موجودہ سبب کی ابتداء سے واقف نہیں ہونگے، تو انتہا کا تدارک کیسے کر پائیں گے؟ یہ بالکل ایسے ہی کہ جیسے کوئی مجرم، معزز عدالت میں پیش ہو کوئی بھی وکیل کوئی ایک بھی گواہ یا ایسا ثبوت پیش نہ کر سکے کہ یہ جرم اِسی فرد نے کیا ہے، جرم کا حقیقی مدلل مقصد و سبب (وجہ) یہ ہے وغیرہ. تب تک جج کوئی بھی فیصلہ نہیں دے سکتا.

اسی طرح سے ہر قسم کی سائنس کو نظری تجرباتی دلیل چاہیئے ہوتی ہے! تو اس تحقیقی سلسلہ میں ہم ایک، فنی دستورالعمل (Technical method) ترتیب دیتے ہیں. اس فنی دستور کا نام "سبب الاسباب (Cause of reason)" رکھتے ہیں:

ذہنی تحقیق عام مثال برائے تخلیقی سبب الاسباب: فرض کریں کہ آپکے ہاتھ میں ایک سیب ہے. اور آپ سوچتے ہیں کہ یہ سیب کہاں سے آیا؟ تو پتہ چلتا ہے کہ: منڈی سے. پھر آپ سوچتے ہیں کہ: منڈی میں کہاں سے آیا؟ تو پتہ چلتا ہے کہ: باغبان سے. پھر آپ سوچتے ہیں کہ : باغبان کو کہاں سے مِلا؟ تو پتہ چلتا ہے کہ: یہ سیب باغبان کو، سیب کے درخت سے مِلا. اب آپ سوچتے ہیں کہ: یہ سیب کا

درخت کہاں سے آیا؟ آپ یہ بھی جان لیتے ہیں کہ: سیب کا یہ درخت ، زمین سے پھوٹ کر نکلا. پھر آپ سوچتے ہیں کہ: کیسے؟ اور آپ جان لیتے ہیں کہ: سیب کا بیج زمین میں بویا گیا، اور اسکو پانی سے سینچا گیا. چاند، سورج اور موسمی اثرات نے اسے امدادی توانائیاں دیں اور پھر یہ بیج پھوٹ کر اُگا اور ایک قد آور اور پھلدار درخت بنا. جس سے کسان نے، سیب توڑ کر منڈی میں بیچا اور آپ نے منڈی سے خرید کر کھاتے ہوئے یہ تمام تحقیق کر لی. لیکن اب آپ مزید الجھن کا شکار ہوگئے کہ: سیب کا یہ بیج کیسے بنا؟ آیا یہ بیج درخت کا حصہ ہے، یا درخت بیج کا حصہ! اگر یہ دونوں ایک دوسرے کے حصے ہیں ، تو انکا اصل ماخذ یا مادہ کیا ہے؟ تب سائنس آپکو ایک جواب دیکر خاموش کرتی ہے کہ: یہ سب بِگ بینگ کا نتیجہ ہے. اور یہ ہی بِگ بینگ کی شکل ہے. لیکن آپ ابھی تک، مطمعین نہیں ہوتے. اور پھر ایک سوال اٹھاتے ہیں کہ: بِگ بینگ سے پہلے ایسا کیا تھا کہ جِس سے بِگ بینگ وقوع ہوا؟ تو آپکو جواب دِیا جاتا ہے کہ: جس طرح سیب میں بیج بننے سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا. اسی طرح سے بِگ بینگ کے وقوع ہونے سے پہلے بھی کچھ بھی نہیں تھا...

یہ بات آپکو اور پریشان کر دیتی ہے کہ: جب کچھ بھی نہیں تھا، تو اتنا سب کچھ کیسے بن گیا؟ کیونکہ اگر سیب کے اندر بیج بننے سے پہلے سیب ہی بننا شروع ہوتا ہے اور اسکے بعد بیج بنتا ہے. یا جیسے بیج بننے کیلئے اسکے چاروں اطراف گودے کو حلقہ لگانے کی ضرورت پڑتی ہے. اور بیج کو پھٹنے کیلئے زمین، پانی، سردی گرمی، روشنی وچاندنی اور ہوا کی ضرورت پڑتی ہے. تو بِگ بینگ کو کسی نظام و ماخذ کی ضرورت کیوں نہیں پڑی؟ اگر سیب کے درخت کیلئے باغبان چاہیئے، تو بِگ بینگ بغیر باغبان کے کیسے منظم ہو گیا؟ سائنسی لحاظ سے آپکو کوئی بھی تسلی بخش جواب نہیں مل پاتا. اور آپ اتنا علم آجانے کے باوجود بھی، خود کو لاعلم اور جاہل ہی سمجھنے لگ جاتے ہیں. اب آپ کے تمام سبب الاسباب، ختم ہو جاتے ہیں. اور یہیں سے خُدا تعالیٰ کے ماخذ ہونے کا یقین اور دلائل کا سلسلہ شروع ہو تاہے. علمی استعداد و وسعت کے حوالہ سے خُدا کا نام استعمال کرنے کا یہ بھی مفہوم ہے کہ "ہم سب کچھ نہیں جانتے". ہومیوپیتھک

فلسفہ میں چونکہ خُدا کے الٰہی وجود سے (نعوذ باللہ) کسی طرح انکار نہیں کیا جاتا. اِسی وجہ سے تمام کیفیات کو ایک منظم شرائط پر مبنی نظام پر خود مختار، متحرک ورواں دواں رکھنے کے ابتدائی سبب کو اللہ تعالیٰ اور اسکی قدرت سے ہی مانا جاتا ہے. یعنی کسی بھی ماخذ کے بغیر کچھ بھی ہو پانا ناممکن ہے. جبکہ ہماری یہ ناقص سائنس اب تک اُس عظیم ماخذ کی ایجادات کو بھی بہتر طور پر نہیں جان پائی ہے تو پھر بھلا لا محدود ماخذ کو مکمل طور پر کیسے جان پائے گی؟

اب کیفیاتی سرکل کا قابلِ فہم اور قابلِ مشاہدہ جائزہ لیتے ہیں:
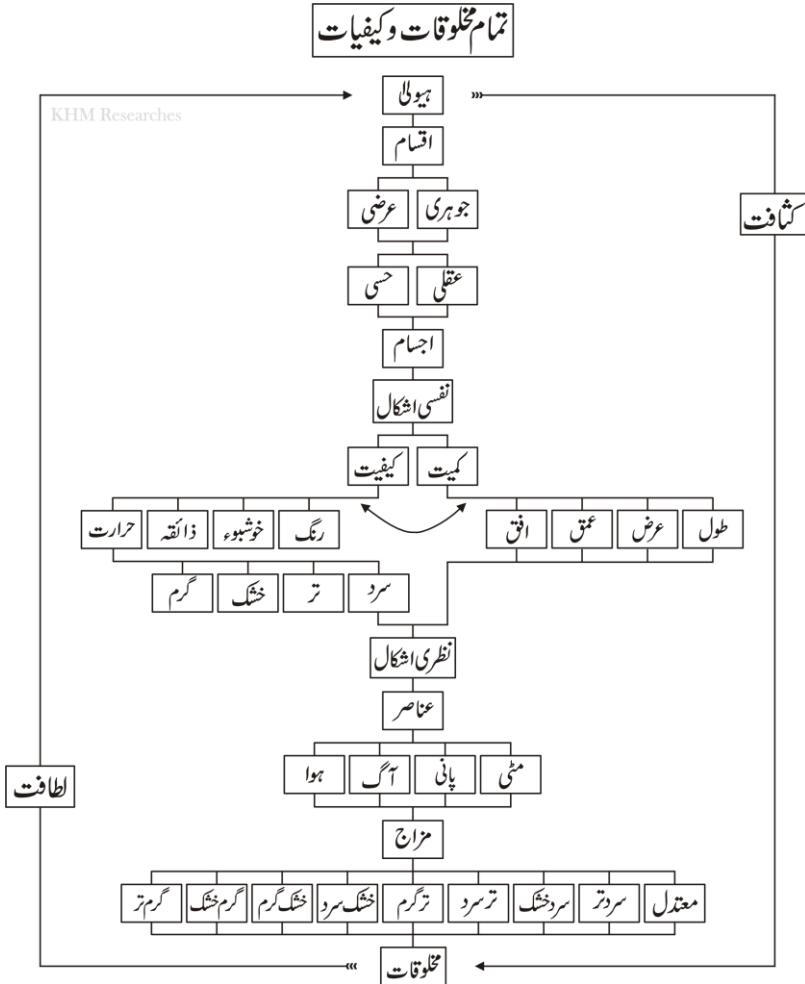
وضاحت:- تمام مخلوقات کی دو قسمیں ہیں1. جوہری، اور 2. عرضی. اور پھر انکی بھی دو قسمیں ہیں 1. عقلی، اور 2. حسی. خالقِ حقیقی کا ادراک صرف عقل ہی کر سکتی ہے، اور عقل سے نفس اور روحانیات کا ادراک ہوتا ہے. اس کے بعد اجسام میں جو محسوس ہوتے ہیں انکی ترکیب کمیت اور کیفیت سے مرکب ہوتی ہے. جسم انسانی اربع عناصر کی ترتیب سے مرکب ہے. مزاج عناصر کی ترکیب سے پیدا ہوتے ہیں. اور یہ تمام عمل ہیولیٰ اور صورت میں ہوتا ہے.

اگر تخلیق و مخلوق اربع عناصر کا مرکب ہے تو اس کا کوئی راس بھی ہونا چاہیئے. تو راس الاجسام یا ہیولیٰ (ہر چیز کا اصل مادہ، ماہیت) یا ایٹم ہی ہر تخلیق شدہ مخلوق کی حقیقت ہے، جو کمیت اور کیفیت کو اپنے اندر سمو لیتا ہے. راس کبھی بنیاد ہو اور کبھی فروعی ایسا ہو نہیں سکتا. البتہ ایک عنصر دوسرے عنصر کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جیسے ہوا بھاپ، پانی بن جاتی ہے تو پانی ہوا بن جاتاہے. یاد رہے کہ صورت کیلئے ہیولیٰ کا وجود ضروری ہے، ہیولیٰ کیلئے صورت کا وجود ضروری نہیں. ہیولیٰ مکمل صورت کے وجود کو قبول کر کے صورت کا حامل بن جاتا ہے. جو چیز طبعی پر محمول ہو تو وہ اپنے رتبہ اور درجہ میں حامل سے افضل و برتر ہے. جیسے روح جسم سے افضل ہے کیونکہ روح سوار ہے اور جسم سواری. بظاہر صورت کا وجود ہیولیٰ سے پہلے نہیں ہوتا مگر ذہن میں صورت کا وجود پہلے ہوتا ہے. جیسے کسی نے مکان تعمیر کرنے کا رادہ کیا تو پہلے ذہن میں مکان کا نقشہ ہوگا، اس کے بعد ہیولیٰ کا خیال آئے گا مثلاً: لوہا، اینٹیں، سیمنٹ وغیرہ. مطلب کہ صورت مقدم ہے اور ہیولیٰ موخر ہے (یعنی غیرمادی سےمادی).صورت اور ہیولیٰ میں یہ فرق ہے کہ صورت تبدیل ہوجاتی ہے لیکن ہیولیٰ تبدیل نہیں ہوتا. جیسے سونے کی انگوٹھی کو چاہے چھلا بنوا لو یا لاکیٹ، یوں اشکال تو تبدیل ہو گئیں مگر ہیولیٰ میں سونا وہی سونا ہی رہے گا. اسی طرح جانور بھی ہیں، انکی صورتیں اور نام بیشک الگ الگ ہیں مگر ہیولیٰ سب کا ایک ہی ہے مثلاً: گوشت بال ہڈی کھال (چمڑی/ جِلد)وغیرہ.

صورت جسمیہ کی دو قسمیں ہیں: 1. کمیت، 2. کیفیت. کمیت کیفیت پر مقدم ہوتی ہے. کیفیت کا

وجود کمیت کے ساتھ وابستہ ہے. اگر کمیت نہ ہو تو کیفیت بھی نہیں ہوگی. کمیت کسی چیز کے طول، لمبائی، عرض، چوڑائی، عمق گہرائی کی مقدار کا نام ہے. اور کیفیت رنگ، خوشبو، ذائقہ، حرارت، بُرودت، رطوبت، یبوست وغیرہ کو کہتے ہیں. یہ تمام ترکیفیات جسم ہی کو عارض ہوتی ہیں. جسم کی تعریف یہ ہے کہ اس میں لمبائی، چوڑائی اور گہرائی پائی جائے. ہیولیٰ کی فطری تعریف یہ ہے کہ مختلف صورتوں کو قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہو. ہیولیٰ کی طبعی عملی تعریف یہ کہ اس کا قیام سفیدی، سیاہی جیسی چیزوں کے بغیر ممکن نہیں اور وہ قائم بالذات ہے اور مختلف کیفیتوں اور عوارضات کو قبول کرنے کی صلاحیت اس میں ہے. عرض کی نظری تعریف یہ ہے کہ اس کا قیام کسی دوسری چیز کے ساتھ ہوتا ہے، عرض کے ختم ہو جانے سے اس جسم میں ہیولیٰ میں کوئی خرابی نہیں آتی. عرض کی طبعی تعریف یہ ہے کہ اس کا قیام کسی جسم کے ساتھ ہوگا، جیسے سفیدی کسی جسم میں ہوگی یا سیاہی ہوگی اور مٹھاس و کڑواہٹ وغیرہ. مطلب کہ اعراض کسی جسم کے ساتھ ہی وابستہ اور تقسیم و تحلیل ہوتے ہیں. عناصر اپنے اندر کثافت و لطافت کی وجہ سے کچھ اِس ترکیب سے ایک دوسرے میں تحلیل و تقسیم ہوتے ہیں کہ جو چیز جتنی زیادہ بھاری (کثیف) ہو جائے گی اُسکا حیز اتنا ہی نیچے کو ہوگا اور جو چیز جتنی زیادہ (لطیف) ہلکی ہو جائے گی اوسکا حیز اسی قدر اوپر کی طرف (اونچا) ہوگا. چارٹ دیکھیں:
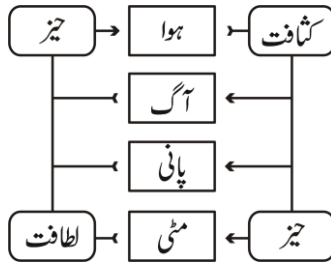
وضاحت: یعنی ہوا (خشکی سردی) کثیف ہو کر آگ (گرمی خشکی) میں تبدیل ہوتی ہے، آگ کثیف ہو کر پانی (نمی / تری) کی شکل میں منتقل ہوتی ہے، پانی کثیف ہو کر مٹی (سردی خشکی) میں بدل جاتا ہے. اسی طرح جب مٹی لطیف ہوتی ہے تو پانی بن جاتی ہے، پانی لطیف ہو کر آگ (بھاپ) میں تبدیل ہو جاتا ہے اور آگ لطیف ہو کر

ہوا میں منتقل ہو جاتی ہے. اور یہ سرکل کبھی ختم نہیں ہوتا اِسی اصول پر منظم طریقے سے رواں دواں رہتا ہے.
لٰہذہ یاد رکھیں کہ کیفیات کبھی بھی ختم نہیں ہوتیں بلکہ ایک دوسرے میں منتقل، تحلیل و تقسیم ہو کر درجِ بالٰی چارٹ کے مطابق ایک دوسرے میں ہی بدل جاتی ہیں. یہ ہی کلیہ علاج کے سلسلے میں بھی اپنایا جاتا ہے.

تحقیق 11: عناصر کی ماہیت، کیمیاوی ترکیب و تقسیم اور افعال:

اب تک کی بحث سے تو یہ صاف واضح ہو گیا ہے کہ بنیادی عناصر چار کی تعداد پر ہی ہیں. نیز اِس موضوع پر متعدد کتب و بحث و مباحثے موجود ہیں. لیکن اب ہم کچھ گہرہ مطالعہ کریں گے کہ کیا عناصرِ اربع کی کوئی کیمیاوی حقیقت بھی ہے؟ اور اِن کی اصل ماہیت و ضرورت کِس بنیاد پر وضح ہو گی؟

ہوا:-

ہوا ایک غیر مادی عنصر ہے. یہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہوتی ہے، اس میں کشش پائی جاتی ہے. ہوا کو متحرک کیا جاسکتا ہے، اور اسکی آمد ورفت یعنی حرکت و سکوت کو مصنوعی طور پر سست یا تیز بھی کیا سکتا ہے.
غیر مادی ہونے کی باعث ہوا کا بیسک کیمیاوی فارمولا نہیں ہوتا. البتہ ہوا میں موجود اجزاء کی تشخیص کی جاسکتی ہے. اس میں موجود اجزاء کو کم و بیش کیا جاسکتا ہے. صاف الفاظ میں کہیں تو ہوا کو صاف، غلیظ، ہلکا یا بھاری بنایا جاسکتا ہے. لیکن باوجود اس کے ہوا بذاتِ خود کوئی کیمیکل حیثیت یا حالت نہیں رکھتی.
اگر ہوا میں موجود عناصر و اجزاء کو کیمیکل بنیادوں پر ناپیں تو میرے نزدیک ہوا کے فضائی دباؤ و بہاؤ کے مطابق ہوا کی توانائی کا فارمولا کچھ یُوں مرتب ہو گا:

(یعنی یہ تمام اجزاء ہوا کو متحرک کرتے ہیں). $(N_2 + O_2 + CO_2 + H_2O + Ø) \pm = \epsilon\, \partial gh$ of Air

(∂gh کا مطلب: پہلا نشان کثافت کو ظاہر کرتا ہے، دوسرا کشش ثقل کو اور تیسرا فضائی ماحول کی مناسبت و تناسب کو.)

یہ فارمولا اِس وجہ سے ہوا کی نشاندہی کرنے کے قریب تر ہو سکتا ہے کیونکہ ہوا میں 78 فیصد

نائٹروجن ہوتی ہے، 21 فیصد آکسیجن ہوتی ہے، 0.9 ارگون ہوتی ہے، 0.04 فیصد کاربن ڈائی اوکسائیڈ ہوتی ہے اور کچھ مقداروں پر دیگر گیسیں و اجزاء بھی پائے جاتے ہیں. ہوا کے بنیادی اجزاء میں آکسیجن، کاربن ڈائی اوکسائیڈ اور پانی یعنی آبی بخارات ہوتے ہیں. ساحلِ سمندر کے قریبی و آبیاتی علاقہ جات میں ہوا کے اندر پانی کی مقدار تناسب 1 فیصد ہوتی ہے. جبکہ عام طور پر ہوا میں پانی کی مقدار 0.4 فیصد ہوتی ہے.

اس قسم کی نظری بحث سے صاف ہو جاتا ہے کہ ہوا اور ہوا میں شامل عناصر و اجزاء میں بہت ہی فرق ہے. لہٰذہ ہوا کسی قسم کی توانائی کا نام ہے نہ کہ مرکب اجزاء کو ہوا کہنا اصولی ہو گا. کیونکہ جیسا کہ یہ (ہوا) ایک فضائی توانائی ہے جو کہ ہماری فضاء میں ہر جگہ ہر وقت موجود ہے، صرف اسے تحرک دینے کیلئے و ماحول کو آلودگی سے محفوظ رکھنے اور مضر اجزاء کو اُڑا لے جانے کیلئے کچھ عناصر اس میں شامل ہو جاتے ہیں تا کہ اس کا ماس یعنی قابلِ محسوس چہرہ بن سکے. جیسا کہ ہوا میں H_2O کا پایا جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہوا میں پانی موجود ہے. لیکن اگر آپ زیرِ آب چلے جائیں تو آپکو ہوا کا احساس نہیں ہو گا، آپ سانس نہیں لے پاؤ گے اور مر جائو گے. ایسا کیوں ہوتا ہے؟ جبکہ ہم ہوا میں آکسیجن لے سکتے ہیں تو پانی میں بھی آکسیجن ہی موجود ہے تو ہم پانی کے اندر آکسیجن کیوں نہیں لے سکتے؟ آبی جانور زیرِ آب آکسیجن لے سکتے ہیں مگر بیرونِ آب نہیں؟ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ دراصل ہوا ایک توانائی ہے اور یہ ہماری دنیا و پوری کائنات میں ہر جگہ موجود ہے. اس میں عناصر کی کمی بیشی اس توانائی کو ہمارے لیئے مفید و موزوں یا ضرر رساں بناتی ہے. تاہم کچھ زندگیاں زیرِ آب اِس سے مسفید ہو سکتی ہیں اور کچھ زندگیاں بیرونِ آب... یہ جسمانی بناوٹ پر بھی منحصر ہے کہ ہم اس توانائی کو کس طرح اور کس ماحول میں مصفیٰ و جذب کر سکتے ہیں. مثلاً:- انسانوں و دیگر خشکی کے جانوروں کا زیرِ آب آکسیجن پانا مشکل اور بیرونِ آب آکسیجن پانا آسان ہوتا ہے لیکن اگر جسم کے اندر ہی کی بناوٹ دیکھیں تو جوان جسم 60 فیصد پانی پر مشتمل پایا

جاتا ہے. تقسیم کے اعتبار سے دِل اور دِماغ میں 73 فیصد پانی ہوتا ہے، پھیپھڑوں میں 83 فیصد پانی ہوتا ہے، جِلد میں 64 فیصد پانی ہوتا ہے، گردوں میں 79 فیصد پانی ہوتا ہے اور ہڈیوں میں 31 فیصد پانی ہوتا ہے. اب اگر ہم اِس جسمانی آبی ترکیب پر غور کریں تو بیرونی طور پر جسم کے ساتھ ہم زیرِ آب آکسیجن نہیں لے سکتے مگر بیرونِ آب آکسیجن لیکر اندرونِ جسم انتہائی آبی رطوبتوں کی موجودگی میں بھی آکسیجن کو تمام خلیات تک پہنچا سکتے ہیں. تاہم مختلف عناصر و اجزاء کا ہوا میں پایا جانا اسے ایک مناسب ماحول، پریشر یعنی دباؤ اور بہاؤ دینے کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کا ماس یعنی حقیقت، ہیئت اور احساس دیتا ہے. لٰہذہ واضح رہے کہ اِن عناصر سے ہوا نہیں بنتی بلکہ یہ عناصر ہوا میں بطور معاون کار اور وہیکل ہونے اور ماحول کو معتدل رکھنے کے لیئے پائے جاتے ہیں. خلاء میں چونکہ یہ معاون اور وہیکل عناصر ماحول / ہوا یا فضاء میں غیر متوازن ہوتے ہیں تو ہم وہاں سانس نہیں لے سکتے، بالکل ایسے ہی کہ جیسے ہم پانی کے اندر سانس نہیں لے سکتے، کیونکہ پانی و خلاء میں ضروری وہیکلز غیر متوازن یعنی غیر معتدل مقداروں و موجودگی اور غیر ضروری نوبت و فراہمی پر ہی پائے جاتے ہیں...

یاداشت: ہوا ایک خاص قسم کی غیر مادی توانائی کا نام ہے نہ کہ عناصر و اجزاء کا مرکب. اِسی وجہ سے ہوا کا بنیادی کوئی کیمیکل فارمولا بھی نہیں بن سکتا. ہوا کو غیر مادی قوت ہونے کی حیثیت بھی حاصل ہے، نیز ہوا میں موجود تمام اضافی کیمیاوی اجزاء محض ہوا کے وہیکل ہونے اور ہوا کو فیلڈ دینے کے لیئے ہی موجود ہیں. ہوا میں معاون عناصر کی غیر ضروری زیادتی یا غیر ضروری کمی، خفیف یا شدید مگر ضرر رساں ہوتی ہے.

تاہم یاد رکھیں کہ:- معتدل عناصر پر مبنی ہوا ہی زندگی کو بڑھاوہ و افزائش دینے اور مطلوبہ کیفیات و عناصر کو سرف و جذب کرنے کی صلاحیت دیتی ہے. مثلاً:- ہوا تمام حیات کیلئے توانائی اور آکسیجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ وغیرہ جیسے اجزاء اور کششِ ثقل کو متعین و منظم اور خرج و جذب کرنے کا واحد ذریعہ ہے.

آگ:-

آگ بھی دراصل ہوا کی طرح ہی غیر مادی قوت ہے. اور ہوا کی طرح ہی ہر جگہ ہر وقت موجود ہوتی ہے. اگر اِس کا درجہِ حرارت کم ہو تو خشکی یا سردی کا احساس دلاتی ہے اور اشیاء کے حجم میں سکیڑ پیدا کرتی ہے اور اگر اس کا درجہِ حرارت زیادہ ہو تو گرمی یا تری کے شدید احساس کے ساتھ ساتھ جلا کر بھسم بھی کر ڈالتی ہے نیز اشیاء کے حجم میں پھیلاؤ پیدا کرتی ہے. آگ کو ہم حقیقی معنوں میں ایک گرم احساس ہی مانتے ہیں. چونکہ یہ بھی ایک قسم کی غیر مادی توانائی ہے. تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ غیر مادی توانائی کو عناصر پر اثر اور احساس دلانے / دکھانے یا لاحق ہونے کیلئے بطور معاون کار یا وہیکل، دیگر عناصر کی ہی ضرورت پڑتی ہے. آگ میں بھی تقریباً وہی اجزاء پائے جاتے ہیں کہ جو ہوا میں بھی موجود ہوتے ہیں. کیونکہ آگ ہمیشہ ہوا سے متاثر ہو کر ہی بھڑکتی اور سست ہوتی ہے. آگ میں بنیادی طور پر کاربن ڈائی اوکسائیڈ، آبی بخارات، آکسیجن اور نائٹروجن گیسیں پائی جاتی ہیں. مختلف عناصر و ماحول کی موجودگی کی وجہ سے آگ اگر بھڑک اٹھے تو مختلف رنگوں کے شعلے نمودار ہوتے ہیں اور آگ کی بُو بھی اسی وجہ سے مختلف اور قابلِ مشاہدہ ہی ہوتی ہے. جیسا کہ جلنے یا تپنے والی چیز یا عنصر کے رنگ و بو کو ہی ہم پہچانتے ہیں. یعنی کہ فاعل تو گرمی یا آگ ہوتی ہے لیکن اسکے درجات و ماہیت کی شناخت مفعول سے ہوتی ہے. مثلاً:- نیم کی لکڑی جل رہی ہے، گندھک جل رہی ہے، کاغذ جل رہا ہے، ربڑ جل رہا ہے کپڑا جل رہا ہے یا گوشت جل رہا ہے وغیرہ وغیرہ. آگ کی اِس گرم توانائی کا معتدل ہونا اور بالضرورت میسر ہونا جسمانی رطوبتوں اور زندگی کی روانی، تحریک و تحرک، صفائی و جراثیم کشی، روشنی اور مٹی و پانی کی پرورش و تحفظ کیلئے از حد ضروری ہے.

نوٹ:- آگ یا گرمی کو بھی مصنوعی طور پر کم و بیش درجہِ حرارت پر بھڑکایا اور کمزور بھی کیا جاسکتا ہے.

آگ کو اگر کیمیکل فارمولا میں لکھ کر ظاہر کریں تو میرے نزدیک اِس کا فارمولا کچھ یُوں مرتب ہو گا:

$(CO_2 + H_2O) \pm \epsilon$ Heat Energy = Fire (یعنی یہ تمام اجزاء آگ کو متحرک کرتے ہیں، آگ نہیں ہیں.)

پانی:-

پانی زندگی ہے... بیشک یہ تو آپ سبھی نے کئی بار سُنا اور پڑھا ہو گا. مگر اب ہم تھوڑی سی تفصیل سے دیکھیں گے کہ پانی کیا ہے اور اگر زندگی ہے تو کیسے ہے؟

پانی ایک شفاف سیال مادہ ہے کہ جو مختلف فِطری و مصنوعی ذرائع کی بدولت ہم تک پہنچتا ہے. پانی کو بنایا نہیں جاسکتا البتہ مختلف ذرائع سے کشید و مرکب ضرور کِیا جاسکتا ہے، اِسی وجہ سے پانی کو خالصتاً کیمیاوی مرکب ہونے کے باوجود ایک مفرد و منفرد عنصر ہونے کی حیثیت حاصل ہے. پانی عناصر کی صف میں تیسرے نمبر پر آتا ہے. اِس کا کیمیکل فارمولا H_2O ہے. یعنی پانی ایک ایٹم آکسیجن کا اور دو ایٹم ہائیڈروجن کے کوَلنٹ بانڈ کی مدد سے جوڑ کر اِس خاص شکل میں ترتیب پاتا ہے. پانی کا ہونا تمام حیات کے لیئے نوید حیات ہے کیونکہ پانی ہی وہ ذریعہ ہے کہ جو ضروری غذائی اجزاء کی ترسیل کا سبب بنتا ہے. انسانی اقسام کے اجسام میں تمام خلیوں کو غذائیت پہنچانے کے علاوہ دِماغ تک آکسیجن کی رسائی کو ضروری بناتا ہے. پانی ہی کی بدولت جسم تمام اقسام کی ضروری غذائیت کو جذب کرنے اور زہریلے مادوں وفضلہ جات کو خارج کرنے کے قابل ہوتا ہے. پانی کا اِن اعمال کے علاوہ اہم کردار جسمانی درجہءِ حرارت / گرمی اور خشکی کو معتدل رکھنا ہے.

اِس مختصر تعارف سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پانی ایک عمدہ وہیکل ہونے کی اعلیٰ حیثیت رکھتا ہے. عناصر کی حقیقت میں یہ ایک مادی متحرک شکل کا حامل ہے.

مٹی:-

مٹی ایک ایسا پیچیدہ مادہ ہے کہ جِسے کُلی طور پر سمجھ پانا ابھی تک بھی ممکن نہیں ہُوا سوائے اِس کے کہ مٹی پانچ مرکب اجزاء پر تشکیل پاتی ہے. جن میں معدنیات، نامیاتی و غیر نامیاتی مادے، حیاتیاتی مادے،

ہوا/ گیس اور پانی یعنی سیال مادہ کی اقسام شامل ہیں. مٹی کی اشکال و اقسام میں خصوصی طور پر ریت بھی شامل ہے. مٹی کی حالتوں میں خشک مٹی اور گیلی مٹی، سخت، نرم اور ملائم مٹی وغیرہ معروف ہیں. مٹی کے مختلف رنگ اور ذائقے بھی ہوتے ہیں. مختلف مقامات کی مٹی کے وزن و حجم اور ماہیت میں بھی تفریق پائی جاتی ہے. نیز عجیب و حیران کُن یہ خاصیت بھی مٹی میں پائی جاتی ہے کہ یہ مختلف حالات میں اپنی ماہیت بھی بدل سکتی ہے یعنی ایک حالت دوسری حالت میں تبدیل بھی ہو جاتی ہے. اِسی وجہ سے مٹی کا بھی کوئی کیمیکل فارمولا بنانا یا ڈھونڈنا انتہائی مشکل کام ہے. لہٰذہ ماہرین کے نزدیک مٹی کوئی عنصر نہیں بلکہ یہ ایک پیچیدہ مرکب حالت کا نام ہے. اوائلی ادوار کے ماہرین مٹی کو چوتھے عنصر سے منسوب کرتے ہیں. اور زندگی کی ارتقاء و بقاء کا ضامن مانتے ہیں. میرے نزدیک اگر مٹی کا فارمولا بنایا جائے تو پھر وہ کچھ یوں مرتب ہو سکے گا:

(Air + Fire + Water + Bits/ Atoms + PH) ± ∈ Solid = Soil

مٹی کے خواص میں ویسے تو اَن گنت فوائد شامل ہیں، لیکن مَیں یہاں پر چند چنیدہ اوصاف بیان کروں گا تاکہ ہمیں بات کی گہرائی کا اندازہ حاصل ہو. مٹی ماحولیاتی نظام کیلئے اہم خدمات فراہم کرتی ہے. جن میں پانی کو مصفےٰ/ فلٹر کرنا، حیاتیات کیلئے اندرونِ و بیرونِ سطح رہائش و تحفظ فراہم کرنا، زندگی کی افزائش و پیدائش کرنا، تمام اقسام کے امراض و عوارض سے لڑنے کیلئے مناسب ادویات اگانا اور خورد و نوش اشیاء کی پیداوار اور افزائش و فراہمی کرنا سرِ فہرست ہیں.

اختصار:-

اگر عناصر اربع کی بحث کا اختصار کیا جائے تو بھی تمام پوشیدہ و پیچیدہ حقائق واضح ہو جائیں گے کہ جب ہم ہوا کی بات کرتے ہیں تو ہوا کے اندر موجود اجزائے ہوائیہ پر بات کر رہے ہوتے ہیں. اِسی ہی طرح سے

آگ، پانی اور مٹی پر بات کرتے ہوئے بھی ہم اِن میں شامل اضافی اجزاء پر ہی بحث کر رہے ہوتے ہیں. تو پھر اِن میں ہوا، آگ، پانی یا مٹی کا اصل وماخذ مادہ کہاں رہا؟ دراصل حقیقت یہ ہے کہ جب ہم ہوا کی بات کرتے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہونا چاہیئے کہ ہم ہوا کی کیفیت کو جانیں، اسی طرح سے آگ، پانی اور مٹی کی کیفیت کو جانیں. کیونکہ اصل عنصر تو ایک ہی تحقیق ہوتا ہے، جبکہ بقیہ ہر چہار صورتیں، لاحق کیفیات ہیں. مثلاً:- ہوا = خشکی، آگ = گرمی، پانی = تری اور مٹی = سردی. یہ چاروں حالتیں کسی ایک ہی نامعلوم ہیولیٰ کی غیر مادی سے مادی اور مادی سے غیر مادی حالتوں میں بدلنے والی صورتیں ہیں. یہ جب غیر مادی حالت میں ہوتی ہیں تو ہم انکا کیمیکل فارمولا ڈھونڈ نہیں پاتے. لیکن جب یہ مادی صورت میں آجاتی ہیں تو ایک دوسرے میں موجود اجزاء کی سلسلہ وار کڑی بن کر صرف مرکب کیمیاوی حالت میں ہی ظاہر ہوتی ہیں. تاہم، ہم انکے مادی وجود میں انکی مفرد حالت پا ہی نہیں سکتے. یاد رکھیں کہ غیر مادی توانائی کی "کیمیاوی ترکیب" اور مادی حالت کی "مفرد صورت" کبھی بھی تحقیق نہیں ہوسکتی ہے. تاہم یہ ہی بات، اس ساری تحقیق کی پختہ تصدیق و دلیل ہے.

⊙

حالانکہ ابتدائی وارتقائی ہیولیٰ ہی نامعلوم ہے لیکن یہ تحقیق تو اپنی جگہ پر ایک واضح حقیقت رکھتی ہے کہ: عناصرِ اربع کسی ایک نامعلوم ہیولیٰ کے بنیادی حصے ہیں. اور جیسا کہ کسی بھی ہیولیٰ (Atom) کے اندر، ہمیشہ چار مختلف توانائیاں ضرور پائی جاتی ہیں. بالکل اسی ہی طرح سے اس میں اجزائے ہوائیہ، اجزائے ناریہ، اجزائے مائیہ اور اجزائے ارضیہ کے ناموں سے موسوم چار مختلف اور عجیب الصورت و پیچیدہ توانائیاں پائی جاتی ہیں. اِس تحقیق سے یہ ہی وضاحت ہوتی ہے کہ جن بنیادی اجزائے موجودہ کو ہم عناصر مفردہ ومرکبہ کہتے ہیں دراصل وہ بہت ہی پیچیدہ حالت پر مشتمل ایک الگ ہی ہیولیٰ کی ایسی توانائیاں ہیں کہ جن سے حیات اور نظامِ حیات کی نشو نما ممکن ہوپاتی ہے. نیز یہ ہی وہ توانائیاں یا حالتیں ہیں کہ جن کی غیر معتدل حالت سے حیات اور نظامِ حیات کو

مسائل بھی در پیش ہو سکتے ہیں. یہاں پر دو نظریات وضح ہو سکتے ہیں کہ: 1. کُل کائنات کی حدود ہی ایک ایسا ہیولیٰ ہے کہ جو بہت وسیع تر ہو گیا اور اِس میں تمام تخلیق بمع کیفیاتِ اربع، اُسکے اندر اجزائے ترکیبی کے طور پر کام کرنے والے اہم رکن ہیں. 2. ابتدائی ہیولیٰ ٹوٹا اور اسکے اندر کی بنیادی و مرکزی چاروں توانائیاں، الگ ہو کر ایک وسیع تر نظامِ حیات و کائنات کو تقویت و انجام دینے کا سبب بن گئیں. عناصر و کیفیات اور ہیولیٰ (Atom) کے مرکزی اجزاء (Particles) پر مزید تحقیقات کیلئے مندرجہ ذیل چارٹ سے مطالعہ و موازنہ فرمائیں:

Functions:	Elements:	Nature:	Charges:	Vitalities:	Particles:
انجذاب	باد	خشکی	Positive Charge	بنیادی توانائی	Protons
تحرک	نار	گرمی	Negative Charge	برقی توانائی	Electrons
اخراج	آب	تری	Neutral Charge	حرکی توانائی	Neutrons
انجماد	خاک	سردی	Gravitational Mass	ارضی توانائی	Neutrinos

نوٹ:- عناصر چاہے کیفیات کی مرکب، مفرد، مادی یا توانائی کی صورت میں ہوں ہر حال میں قابلِ فہم اور قابلِ مشاہدہ ہوتے ہیں. مگر یاد رکھیں کہ بنیادی عناصر اپنے اندر مختلف اوزان پر متعدد قسم کے دیگر اجزاء کو بھی جذب و حل اور خرج و متحرک کرنے کی قوت رکھتے ہیں. اگر ہم عناصر پر غور کریں تو یہ وضاحت ہو جائیگی کہ ان میں دیگر اجزاء کے ہمراہ "کاربن و آکسیجن" ہی ایسے اجزاء ہیں کہ جو تمام میں مشترکہ پائے جاتے ہیں. کائنات یعنی خلاء و تمام ستاروں و سیاروں میں بھی ہائیڈروجن، ہیلیم اور دیگر گیسوں کے ساتھ "کاربن و آکسیجن" ہی پائی جاتی ہیں. کاربن و آکسیجن کو ہم سیاہ و روشن رنگوں سے تطبیق دے سکتے ہیں. نیز مشاہدات سے واضح ہے کہ خلاء میں بھی وہ دھاتیں، قوتیں، توانائیاں اور اجزاء کہ جنھیں ہم مختلف انواع و اقسام پر جانتے ہیں، تمام ہی موجود ہیں. اہم نکتہ: عناصرِ اربع کی غیر مادی صورت فاعلی جبکہ مادی صورت حیاتیاتی مفعولی حالتیں ہیں.

تحقیق 12: کائنات کی تخلیق اور زندگی کی ابتدا اور ارتقاء میں عناصر کا دخل اور کردار:

میرے تحقیقی سفر کے اس سارے مواد نے مجھے بیشک چونکا دِیا اور ارتقاءِ کائنات کے نظریہ کا ایک منفرد روپ دکھایا. جو کہ بِگ بینگ تھیوری سے قدرِ مختلف لیکن صاف واضح اور پختہ حقائق و دلائل پر مشتمل ہے. موضوعات کے تسلسل کی مطابقت سے اس ارتقائی نظریہ کا خلاصہ پیش کر رہا ہوں. تا کہ تمام قارئین بھی اگراِس سے مستفیض ہو سکیں یا پھر اپنی قیمتی آراء سے نوازیں، تو مجھے بے انتہا خوشی ہو گی.

عناصر کا کیمیاوی، افعالی و کیفیاتی خاکہ:

عناصر:	مٹی	پانی	آگ	ہوا
کیفیات:	سرد	تر	گرم	خشک
ماہیت:	مادی ساکن شکل	مادی متحرک شکل	غیر مادی توانائی	غیر مادی قوت وکشش
افعال:	انجماد و ٹھہراؤ	اخراج و بہاؤ	تحرک وافزائش	گنجائش، انجذاب و پھیلاؤ
کیمیاوی پہچان:	ٹھوس مادہ	سیال مادہ	توانائی	خلاء وکُہرا (گیس)

دُنیا کی ابتدا وارتقاء (قیام / پیدائش) میں بھی عناصر اربع کی ممکنہ طور پر مندرجہ ذیل ہی ترتیب رہی ہو گی:

عنصر:	مرحلہ وار تشریح:
ہوا	ابتدا میں خلاء ہی تھی اور چونکہ ہوا اور خلاء ایک ہی عنصر ہے. لٰہذہ یہ کثیف ہو کر حرارت / آگ بنی.
آگ	آگ کی حرارت سے نمی ظاہر ہوئی اور پھر یہ نمی کثیف ہو کر فضاء کو کثیر پانی میں تبدیل کرنے لگی.
پانی	پانی بھی جب کثیف ہُوا تو خشک ہو کر ٹھوس شکل یعنی مٹی / خاکی حالت میں جمع ہونے لگا.
مٹی	مٹی کثیف ہو کر جداگانہ مقامات، خدوخال واوصاف پر قائم ہوئی اور چونکہ یہ ایک قسم کا سرکل بن گیا تو پھر مٹی لطیف ہو کر حیات کو پیدا کرنیکا ذریعہ اور واپس نمی، حرارت اور ہوا بنانے کا سبب بھی ٹھہری.

میری اس تحقیق سے ایک اہم سوال ابھرتا ہے کہ اگر ابتدا میں صرف ہوا / خلاء ہی کثیف ہوئی تو اِس

کے کثیف ہونے کیلیئے کون سا سبب در پیش رہا؟... جب غور کیا تو ذہن میں ماہرین کی جانب سے بیان کردہ پانچویں عنصر کا خیال آیا کہ اچھا تو پانچواں عنصر ہی شاید وہ سبب رہا ہو گا کہ جِس نے ہوا کو اِس قدر غلیظ / کثیف ہونے پر مجبور کیا کہ اس سے حرارت نے جنم لِیا، حرارت سے نمی بنی اور نمی سے مٹی... یہ جواب پا کر مَیں پانچویں عنصر کی تحقیق، تلاش و جستجو میں سربستہ ہو گیا... کہ جان پاؤں کہ آخر کار پانچویں عنصر کی حقیقت کیا ہے؟

پانچواں عنصر (The Fifth Element):-

مختلف ماہرین کی تصانیف و تحقیقات کا جائزہ لِیا مگر حقائق غیر واضح اور غیر تسلی بخش نکلے. کیونکہ تمام کی رائے ایک دوسرے سے مختلف اور مبہم و عجیب انداز میں ہی تھی. بہت سارے مشاہدات کے بعد مَیں اِس نتیجے پر پہنچا کہ ساکن ہوا کو اِس قدر حرکت دینے کیلیئے کسی قوت / توانائی کی ضرورت ہی پیش آئی ہو گی. مَیں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ قریب ہی ایک ٹرک کا ٹائر برسٹ ہُوا (پھٹا) اور بہت زوردار اور دھماکے دار آواز کے ساتھ فضاء میں ایک ہلچل مچ گئی اور ہوا کے گرم جھونکے آنے لگے اور خاص قسم کے رنگ و بو کے احساس بھی محسوس ہوئے. یہ ماجرا دیکھ کر مجھے یہ ابھیاس ہو گیا کہ چونکہ ایک زبردست آواز ہی اِس قسم کا اِیکو (گونج) پیدا کر سکتی ہے کہ جو ساکن ماحول میں ہلچل پیدا کر دے. کیونکہ اس سے کوئی انکار نہیں کہ ہلچل حرارت / گرمی کا سبب بنتی ہے، گرمی نمی / پسینے کا سبب بنتی ہے اور پسینہ خشک ہو کر ایک خاص قسم کی نمکین پرت / تہہ دار خاک یعنی مٹی کی شکل میں بدل جاتا ہے. تاہم پانچواں عنصر ایک "خاص آواز یعنی گونجدار ترنگیں پیدا کنند توانائی" ہی ہے.

اِس تجربہ سے مجھے مذہبی علوم میں موجود کائنات و دُنیا کی ابتدء و ارتقاء کے بیانات پر بھی پختہ دلیل و تقویت حاصل ہوئی. کیونکہ اب تک صرف سوال یہ ہی باقی تھا کہ خاص آواز / ترنگ ہی اگر پانچواں عنصر ہے تو یہ کیسے گونجی؟ جواب بہت ہی سادہ اور آسان تھا کہ کوئی تو ماخذ ضرور ہے کہ جِس کی آواز سے خاموشی ٹوٹی اور پھر سب کچھ حرکت میں آ کر وجود میں آ گیا. جی ہاں... آپ نے بالکل درست پہچانا کہ "وہ ہی خُدا ہے". چونکہ حیات کی ابتدا ایک مفرد توانائی سے مرکب توانائیوں پر تشکیل پائی ہوئی ہے تو مرنے / ختم ہونے کے بعد بھی اِن توانائیوں کی دوسری حالتوں میں بدل کر ہمیشہ موجود و امر رہنے کا فلسفہ بھی درست ہے. کیونکہ توانائیاں کبھی

ختم نہیں ہوتیں، مگر انکی حالتوں میں ادلا بدلی ہوتی رہتی ہے... اِس بحث سے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک نکتہ سے آغاز اور ایک ہی نکتہ پر انجام ہوتا ہے. تاہم اکائی یا مفرد حالت ہی فطری ابتدائی حالت ہے. یہ نظریہ ”صورت مقدم اور ہیولیٰ موخر (تحقیق نمبر 10)“کی حقیقت کو بھی تقویت دیتا ہے کہ تخلیقِ کائنات محض حادثہ نہیں بلکہ ایک منظم منصوبہ تھا.اِس منصوبہ میں صورت یعنی نقشہ پہلے بنااور ہیولیٰ یعنی تمام اجزاء کی اصل ومادی اکائیاں بعد میں مرتب ومرکب ہُوئیں. اور مختلف اشکال وحیات ایک مقررہ ومنظم نظام ونقشہ کے تحت ہی تشکیل وتعمیر پائے. **نوٹ:-** اگر ہم ”آواز“ کی کیمسٹری دیکھیں تو پتہ چلتاہے کہ آواز میں ہوا، گرمی، آبی بخارات اور کمیت، کیفیت، ماہیت، اور اخراج پانے والے دیگر مسافر اجزاء کے ہمراہ کثافت بھی پائی جاتی ہے. یعنی آواز کی لہروں / ترنگوں میں عناصرِ اربع کی ہی موجودگی ثابت ہوتی ہے. لہٰذہ، توکیایہ ممکن نہیں ہے کہ یہ تمام ہی عناصر اُسی آواز کے مالک کی ہی عنایت ہیں، کہ جِس کی وجہ سے یہ تمام حیات وکُل اجسام اور اجرام و موجودات وغیرہ سب کچھ وجود میں آ گئے...

ماہرینِ آثارِ قدیمہ کی تصدیق و مشاہدوں والی مہر بھی غیر حتمی ثابت ہوتی ہے. کیونکہ یہ محض اندازے ہی ہوتے ہیں. کہ دریافت ہونے والی کون سی چیز کتنی پرانی ہے. اس بات کی تصدیق تو اطبائے متقدمین کی تحقیقات میں صاف صاف جھلکتی ہے کہ وہ کسی کشتہ کو برسوں پرانے کشتہ کے ہم ثانی بنانے کیلیئے محض چند روز نمناک زمین میں دفن کر دیتے تھے. اور اس عمل سے تازہ کشتہ برسوں پرانہ کشتہ کے برابر ہو جاتا تھا. تاہم اب کہ جب آثارِ قدیمہ کے ماہر یہ حکم لگاتے ہیں کہ فلاں جسم، جرم یا دریافت کروڑوں سال قدیمی ہے اور فلاں دریافت اربوں کھربوں سال قدیمی ہے. توکیایہ ممکن نہیں ہے کہ یہ بھی؛کشتہ کو کہنہ کرنے جیسے عمل کی طرح کچھ ہزار سال دفن رہ کر یانمناک ہو کر خود کولاکھوں کروڑوں سال قدیمی ہونے کی تصدیق کرارہی ہے...

مَیں نے اِس مدلل تحقیقی مثال کو یہاں پر صرف اِس وجہ سے لکھاہے کہ: ہمیں ہمیشہ ہر بات کو مختلف پہلوؤں پر پرکھ کر پھر ہی، اُس کی حقیقت وصداقت پر یقین کرناچاہیئے. نہ کہ محض اِس ایک وجہ سے ہی کہ یہ تحقیق بہت مشہور ومعروف اور سندیافتہ ہے، ”توبس یہ ہی وجہ مانے جانے لیئے کافی ہو“. تاہم ضرور سوچناچاہیئے

کہ کیفیات تو ایک سے دوسرے میں تحلیل و تقسیم ہونے میں لمحہ بھر کا ہی وقت لیکر اپنی ہیئت و ماہیت بدل لیتی ہیں. تو یہ کیسے ممکن ہے کہ چند ہزار سالوں کا دورانیہ کروڑوں سالوں میں طے ہو... آج بھی کیفیات کُل کائنات میں ہمہ وقت موجود ہوتی ہیں. بس انہیں متحرک ہونے کیلئے کسی تحریک کی ضرورت پڑتی ہے. تو ابتدا میں بغیر کسی تحریک کے کیونکر ممکن ہو سکتا تھا کہ یہ توانائیاں حرکت میں آجائیں...ماڈرن سائنس کی تحقیقات بھی عجیب و غریب رخ اختیار کر رہی ہیں. ایک طرف کہتی ہے کہ حیات صرف ہماری زمین پر ہی موجود ہے. اور دوسری طرف اِس تلاش میں بھی سربستہ ہے کہ: کائنات کے کس کس کونے میں زندگی موجود ہے. سائنس کی ایک مبہم تحریک یہ بھی ہے کہ سائنس نے مختلف زبانوں پر مشتمل پیغامات خلاء میں چھوڑ رکھے ہیں. صرف اس امید پر کہ شاید کسی سیارہ پر سے کوئی اِن زبانوں میں سے کسی زبان کو سمجھ کر، ہم سے رابطہ کرلے. نیز اسی زمرے میں سائنس کا یہ بھی ماننا ہے کہ خلاء میں تو آواز سفر ہی نہیں کر سکتی... یہ مغالطے ثابت کرتے ہیں کہ جدید سائنس ترقی کے عروج، کامیابی کے لالچ اور تکبر و غرور میں خود بھٹک اور دوسروں کو بھٹکا، بہکا اور بہلا رہی ہے.

تحقیق 13: خاکہ برائے میازم، اخلاط، مساکن، افعال اور کیمیاوی تحقیق و شناخت:

میازم:	سورا	سفلس	سائکوسس	غیر میازمی حالت
اخلاط:	صفراوی خلط	بلغمی خلط	سوداوی خلط	دموی خلط
مساکن:	جگر	دِماغ	دِل	خون وہڈیاں
عضوی ساخت:	غدودیں	اعصاب	عضلات	مخاطی / الحاقی بافتیں
معتدل افعال اور	قوتِ جاذبہ	خبرگیری	ارادی تحرکات	انقباض
فطری نظامات:	قوتِ خارجہ	حکم رسائی	غیر ارادی تحرکات	انبساط
کیمیاوی شناخت:	نمک Salt	کھاری Alkaline	تیزاب Acid	اساس Base/ Neutral
کیمیاوی تحقیق:	PH level: 5 – 6	PH level: 8 – 14	PH level: 0 – 4	PH level: 7

نوٹ:- کیمیاوی جانچ میں پی ایچ لیول اگر اساس کے مساوی رہے تو معتدل ورنہ جس کے برابر ہو وہی بیماری ہوگی.

تحقیق 14: لاحق مرض، مصنوعی مرض اور انفرادیت کا تعارف:

مثال:- اگر کسی کے سر میں درد ہو رہا ہو اور آپ اُس کے پاؤں کو چوٹ پہنچا دیں تو اُسے سر میں تو آرام محسوس ہو گا مگر پیر میں شدید تکلیف کا اظہار ہو جائے گا.

لاحق مرض کا مطلب ہے جسم کی ایسی حالت جو پہلی بار کسی وجہ سے لاحق ہوئی ہو اور مصنوعی مرض کا مطلب ایسی حالت ہے کہ جو دانستہ طور پر بعد میں میسر کی جائے. جسم کے اندر ایک وقت میں ایک ہی قسم کا مرض ہو سکتا ہے. تاہم اگر ایک مرض کے رہتے اُسکی مخالفت میں دوسرا مرض لگ جائے تو اِن دونوں میں سے جو بھی قوی ہو گا وہی باقی رہے گا. اندرونی بگاڑ چونکہ کیفیات میں بگاڑ یا عدم متوازن کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے تو علاج بھی اُسی طرح ہی اندرونی بگاڑ یا غیر متوازی کیفیات کو مدِ نظر رکھ کر ہی کیا جائے گا. نہ کہ مذکورہ بالا مثال کی طرح بیرونی طور پر. کیونکہ بیرونی طور پر پہلے مرض کا دوسرے مرض سے دفیعہ کرنا غیر فطری عمل ہے. فطری طور پر اگر دیکھیں تو کیفیات کے مطابق ہی علاج کیا جاتا ہے. اگر ایک کیفیت میں خرابی ہو گئی ہو تو اُس کیفیت کا تنقیہ دوسری کیفیت مصنوعی یا عارضی طور پر دینا ہی فطری اصولوں کے قریب تر اہم عمل ہے.

اب تک ہم نے کافی اسٹڈی کر لی ہے کہ کِس طرح ہوا، آگ میں بدل جاتی ہے، آگ پانی میں، پانی مٹی میں اور پھر مٹی واپس پانی میں، پانی آگ میں اور آگ ہوا میں. یہ ترکیب علاج کے سلسلے میں بھی اپنائی جاتی ہے. مثلاً: اگر کسی شخص کو "گرمی" کی کیفیت لاحق ہے تو معالج کا فرض ہے کہ وہ گرمی کے تمام درجات اور پہلوؤں کو جائزہ لینے کے بعد اُس کے تنقیہ کیلئے کوئی معقول تجویز کرے. یاد رکھیں کہ یہ معقول تجویز یا قدم ہی مصنوعی مرض کہلاتا ہے. لیکن اِس عمل کیلئے ضروری ہے کہ فطری اقدام اُٹھائے جائیں نہ کہ غیر فطری.

فطری تشخیص اور فطری اقدام اُٹھانے کیلئے معالج کا عناصر و کیفیات اور لاحق حالات کو سمجھنا اور تمام ظاہری علامات کی باریک بینی مدِ نظر رکھنا بہت ہی ضروری امر ہے. مثلاً: گرمی، سردی، خشکی یا تری کی لاحق حالتوں کو کیفیات کی مرکب و مفرد حالت کی کسوٹی پر پرکھنا چاہیئے. یاد رکھیئے کہ جب ہم صرف "گرمی"، "تری"، "خشکی" یا "سردی" جیسے از قسم مفرد لگنے والے الفاظ کا ستعمال کرتے ہیں تو اِس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ

حالتیں دراصل مفرد نہیں بلکہ مرکب ہیں. کیونکہ گرمی کبھی بھی صرف گرمی کی مفرد حالت پر لاحق نہیں ہوتی بلکہ گرمی ہمیشہ گرمی یا خشکی اور گرمی یا تری جیسی مفرد حالتوں پر لاحق ہوتی ہے. اِس کے بعد یہ دیکھا جاتا ہے کہ گرمی کے ساتھ لاحق خشکی کس درجہ و حالت پر ہے یعنی خشکی کے ساتھ گرمی ہے یا خشکی کے ساتھ سردی لاحق ہے. اگر گرمی خشکی کے ساتھ خشکی گرمی ثابت ہو تو اِس کا مطلب یہ لاحق کیفیت "گرمی$_2$ اور خشکی$_2$" کا درجہ رکھ رہی ہے. کیونکہ کیونکہ گرمی کا بنیادی مفرد گرمی خشکی ہو گا اور گرمی کے ساتھ جُڑا ہوا عنصر بھی خشکی گرمی پر ظاہر ہوا ہے. لیکن اگر گرمی کے ساتھ لاحق خشکی کی حالت میں "خشکی سردی" ہو تو یہ لاحق کیفیت "گرمی$_1$، خشکی$_2$ اور سردی$_1$" کہلائے گی. جِسے ہم گرم سرد بھی کہتے ہیں. یہ ہی انفرادیت ہوتی ہے. یہ ہی کلیہ تمام کیفیات کی مفرد و مرکب شناخت میں بروئے کار لایا جاتا ہے. لکھتے وقت فارمولا میں ہم خشکی کو[Ki]، گرمی کو[Gi]، تری یعنی پانی / نمی کو[Ti]اور سردی کو [Si] سے لکھ کر ظاہر کرینگے. چاروں عنصری کیفیات کے تشخیصی چارٹ بمع فارمولاجات بھی ملاحظہ فرمائیں:
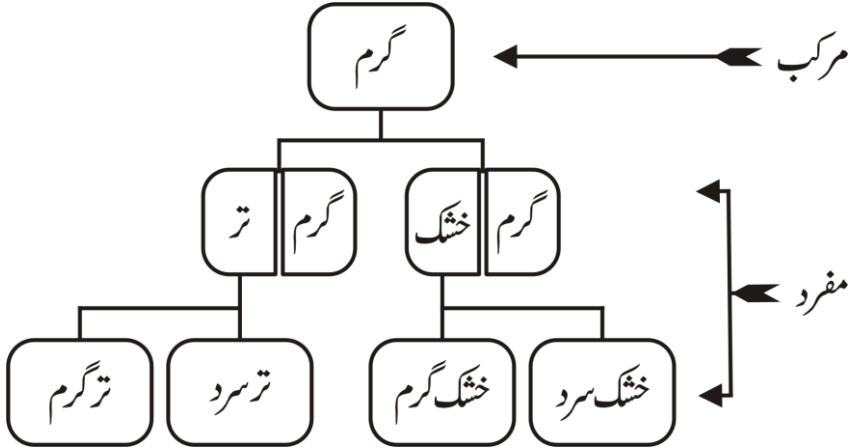
Mood:	Gi Ti	Gi Ti + Ti Gi	Gi Ti + Ti Si	Gi Ki	Gi Ki + Ki Gi	Gi Ki + Ki Si
Formula:	Gi_1 Ti_1	Gi_2 Ti_2	Gi_1 Ti_2 Si_1	Gi_1 Ki_1	Gi_2 Ki_2	Gi_1 Ki_2 Si_1
Intensities:	Gi_1 Ti_1	Gi_+ Ti_+ ++	Gi_+ Ti_+ Si_+ ++	Gi_1 Ki_1	Gi_+ Ki_+ ++	Gi_+ Ki_+ Si_+ ++
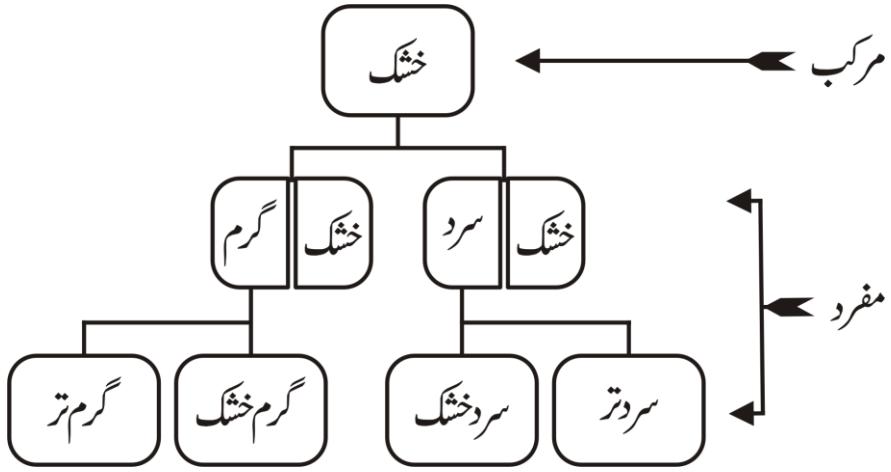
Mood:	Ki Gi	Ki Gi + Gi Ki	Ki Gi + Gi Ti	Ki + Si	Ki Si + Si Ki	Ki Si + Si Ti
Formula:	Ki_1 Gi_1	Ki_2 Gi_2	Ki_1 Gi_2 Ti_1	Ki_1 Si_1	Ki_2 Si_2	Ki_1 Si_2 Ti_1
Intensities:	Ki_1 Gi_1	Ki_+ Gi_+ ++	Ki_+ Gi_+ Ti_+ ++	Ki_1 Si_1	Ki_+ Si_+ ++	Ki_+ Si_+ Ti_+ ++
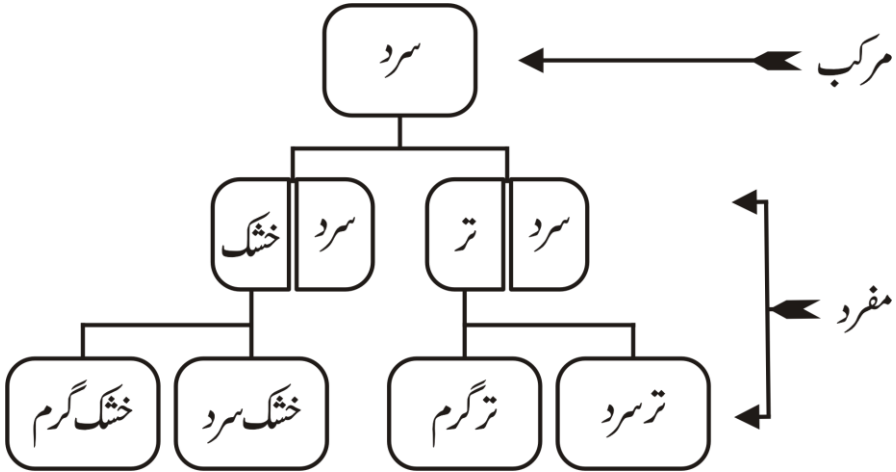
Mood:	Si Ki	Si Ki + Ki Si	Si Ki + Ki Gi	Si Ti	Si Ti + Ti Si	Si Ti + Ti Gi
Formula:	Si_1 Ki_1	Si_2 Ki_2	Si_1 Ki_2 Gi_1	Si_1 Ti_1	Si_2 Ti_2	Si_1 Ti_2 Gi_1
Intensities:	Si_1 Ki_1	Si_+ Ki_+ ++	Si_+ Ki_+ Gi_+ ++	Si_1 Ti_1	Si_+ Ti_+ ++	Si_+ Ti_+ Gi_+ ++
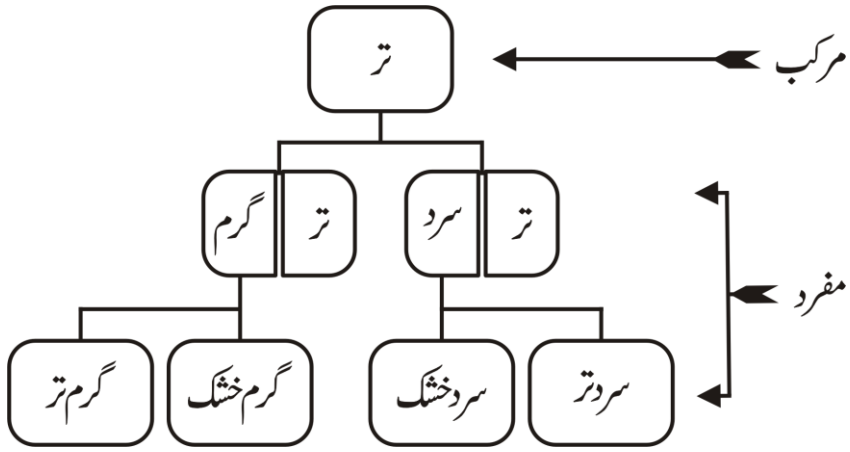
Mood:	Ti + Gi	Ti Gi + Gi Ti	Ti Gi + Gi Ki	Ti Si	Ti Si + Si Ti	Ti Si + Si Ki
Formula:	Ti_1 Gi_1	Ti_2 Gi_2	Ti_1 Gi_2 Ki_1	Ti_1 Si_1	Ti_2 Si_2	Ti_1 Si_2 Ki_1
Intensities:	Ti_1 Gi_1	Ti_+ Gi_+ ++	Ti_+ Gi_+ Ki_+ ++	Ti_1 Si_1	Ti_+ Si_+ ++	Ti_+ Si_+ Ki_+ ++

واضح رہے کہ نظاماتِ بدن کی دو حالتیں ہوتی ہیں. پہلی کو حالتِ صحت و تندرستی اور دوسری کو حالتِ مرض کہا جاتا ہے. یہاں پر قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ مرض بھی ایک خاص قسم کی حالت کو ہی کہا جاتا ہے. تاہم حالتیں فطری اور مصنوعی بھی ہو سکتی ہیں. لاحق مرض اور مصنوعی مرض کو ہم اِسی نکتہ پر تشریح کرتے ہیں. اور علاج کے حق میں اُٹھائے گئے اقدامات اِن کیفیات کی لاحق ہونے والی حالتوں کے بالمثل یعنی ایسی مخالف حالتیں کہ جو لاحق حالت کے بالکل برعکس یا الٹ مگر یکساں حالت و مقدار پر مدِمقابل ہوں استعمال کرتے ہیں.

اگر انفرادیت اور بالمثل علاج کا مطلب یہ ہوتا کہ جو مرض یا حالت کسی ایک شخص کو لاحق ہے وہ کسی دوسرے کو کبھی نہیں ہو سکتی. تو پھر یقین جانیئے کہ ہم ہر اس دوا کو دوبارہ کبھی بھی استعمال نہیں کرتے کہ جسے ہم ایک بار کسی مریض کیلیئے منتخب کیا ہو. اگر ہم ہر واحد دوا کو لاتعداد مریضوں کی مماثل دوا کہتے ہیں تو اِس کا مطلب یہ ہی ہے کہ وہ دوا مرض کی لاحق کیفیت کے بالمثل ہے. اور اِس درجہ کی لاحق کیفیت کو ہی ہم انفرادیت کا نام دیتے ہیں. جس میں مرض کا زمانہ، متاثر اعضاء / عضوء، جسم کی متاثر سمت اور خاص و مرکزی تکلیف کی نشاندہی

کی جاتی ہے. اور پھر مصنوعی مرض یعنی ایک عارضی حالت پیدا کی جاتی ہے. چونکہ قانونِ فطرت یہ ہی ہے کہ ایک مرض کے رہتے دوسرا مرض لاحق نہیں ہو سکتا (البتہ ایک مرض کی متعدد علامت ضرور ہو سکتی ہیں.) تاہم جسم میں داخل کی گئی مصنوعی حالت پہلے سے لاحق حالت پر حاوی ہو جاتی ہے اور جسم اُس تکلیف سے آزاد ہو جاتا ہے. اب کیفیات چونکہ خودکار سسٹم کے تحت ایک سے دوسری حالت میں بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہیں. تو اسی وجہ سے جسم اِس مصنوعی پیدا کردہ حالت پر از خود فتح پا کر معتدل ہو جاتا ہے. اِس امر کیلئے ہم بھی کچھ تدابیر عمل میں لاتے ہیں، مثلاً: مناسب غذا، مناسب ماحول، مناسب آب و ہوا اور دیگر مختلف اقسام کے ضروری پرہیز وغیرہ. لہٰذہ اِس منزل پر حالتوں مثلاً:- اغذیہ، ادویہ اور مندرجہ ذیل دیگر اہم نکات کو بنیادی تعارف پر جاننا بھی بہت ضروری قدم ہے:

1. حالتِ صحت ؟:- اعضائے بدن اور مجاری کا اپنے طبعی افعال میں صالح ہونا، صحت و تندرستی کہلاتا ہے.
2. حالتِ مرض ؟:- جب اعضائے بدن اور مجاری اپنے طبعی افعال درست طور پر انجام نہ دے پائیں، یا خون میں تغیر پیدا ہو جائے، تو اس حالت کو بیماری / مرض کہا جاتا ہے.
3. مناسب ماحول ؟:- کہ جس جگہ یا جس آب و ہوا میں رہتے ہوئے گھٹن، پریشانی یا بے چینی وغیرہ محسوس نہ ہو، تو یہ مناسب ماحول ہونے کی دلیل ہے.
4. غذا / خوراک ؟:- ایسی شے ہے کہ جو طلب پر کھائی جانے کے بعد جسم کو متاثر نہ کرے، بلکہ خود جسم سے متاثر ہو کر جزوءِ بدن بن جائے. تو یہ فطری غذا بھی، بقاء بھی اور شفاء بھی ہے.
5. دوا ؟:- ایسی شے ہے کہ جو بوقتِ حاجت لینے پر خود تو جسم سے متاثر نہ ہو بلکہ جسم کو اپنی عنصری کیفیات سے متاثر کر کے خود خارج ہو جائے.
6. زہر ؟:- ایسی شے ہے کہ جو جسم کو اس قدر متاثر کر دے کہ جسم میں سرائیت کرتے ہی نظاماتِ جسم اور توانائی یا طبعی افعال کو دھیرے دھیرے یا تیزی سے سست یا تیز کر کے فنا یا مفلوج کر دے. یعنی کہ ہر طرح

کا نقصان رساں عنصر ہی زہر / عفونتی مادہ کہلاتا ہے.

7. حملہءِ امراض و علامات ؟:- ہمیشہ غیر فطری عناصر کی وجہ سے ارواحِ جسمانی / میازم بیمار یا کمزور پڑ جاتے ہیں اور قوتِ مدافعت و قوتِ مدبرہ بدن یعنی قوتِ حیات کے فطری نظام میں خلل و خلاء پیدا ہو جاتا ہے اور جب اس خلاء کی بھرپائی کے عمل میں ناکامی یا سستی کے باعث مراض شدید ہو جاتے ہیں تب فطری بحالی کیلئے اعلانیہ علامات ظاہر ہوتی ہیں.

8. علامات ؟:- قوتِ حیات کی جانب سے اُٹھایا گیا ایک قدم کہ جس سے بیماری کو رفع کرنا، بیماری کا تنقیہ کرنا اور بیماری کی نشاندہی کرنا مقصود ہوتا ہے. لہٰذہ یاد رکھیں کہ علامات کو دبانے سے مرض ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ اصل مرض / میازم میں پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں.

نوٹ:- انفرادیت صرف امراض کے درجات میں ہی نہیں ہوتی بلکہ اجناس و ازمنہ پر بھی اس کا ادراک ہوتا ہے. ایک جنس دوسری جنس سے مختلف ہوتی ہے اور ایک زمانہ دوسرے زمانے سے مختلف ہوتا ہے. نیز انفرادیت ہر قسم کے افعال کا بھی حصہ ہیں کہ جو افعال ایک فرد یا شے سے مقصود ہوں بالکل اسی درجہ پر دوسرے سے ہو سکیں، یہ نہیں ہو سکتا. کیفیاتی انفرادیت کا ایک خاکہ دیکھیں کہ جو عمر و جنس کے مطابق ہے:

نمبر شمار:	انسانی جنس:	عمر:	کیفیت:	میازم:	خلط:
1.	مذکر و مونث	بچے	تر	سفلس	بلغمی
2.	مذکر	بالغ	خشک	سائکوسس	سوداوی
3.	مونث	بالغ	گرم	سوراء	صفراوی
4.	مذکر و مونث	عمر رسیدہ	تر	سلفس	بلغمی

خاکہ کا اگر بغور جائزہ لیں تو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ بچوں اور بوڑھوں کو ایک جیسا ہی کیوں سمجھا جاتا ہے ؟...

تحقیق 15: امراض کی ماہیت و حقیقت، اسباب اور قوتِ حیات:

امراض کا مطلب جسم کی ایسی غیر فطری حالت ہے کہ جس کے نتیجے میں بول و براز اور کھانا پینا متاثر ہو کر غیر معتدل ہو جاتا ہے. نفسیاتی و جذباتی حواس متاثر ہونے لگتے ہیں. نیند و سکون میں خلل اور خون و بافتوں میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے. فطری عام امراض عموماً دو بدلتے موسموں کے درمیان والے آخری زمانہ میں لاحق ہوتے ہیں. کیونکہ اِن دِنوں میں ایک موسم یعنی ایک کیفیت دوسرے موسم یعنی دوسری کیفیت میں منتقل ہو رہا ہوتا ہے. تاہم جسم اِس طرح کے ماحول سے سمجھوتہ کرتے اور حالات کو سلجھاتے سلجھاتے قوتِ حیات متاثر ہو جاتی ہے. کیونکہ اسے بہت ساری توانائی سرف کرنی پڑتی ہے اور توانائی خرچ کرتے کرتے اگر ضروری غذائیت و ماحول میسر نہ ہو پائے تو قوتِ مدافعت میں بھی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے. اور جیسے ہی قوتِ مدافعت میں کمزوری لاحق ہوتی ہے تو ہر وہ کیفیت جو زورآور ہوتی ہے طبعی نظام کو اپنی جانب مبذول کر کے فطری حالت میں حالتِ غیر پیدا کر دیتی ہے. اور اِس حالت کو ہم موسمی امراض یا امراضِ عامہ کے نام سے جانتے ہیں. علاج کی غرض سے قوتِ مدافعت کو فعال کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی جاتی ہے تاکہ قوتِ مدافعت فعال ہوتے ہی مرضیاتی حالت پر قابو پالے اور جسم کا دفاعی نظام عمل میں لائے. فرض کریں کہ اگر قوتِ مدافعت کی کمزوری کا سبب گرمی اور خشکی ہو، تو علاج میں گرمی اور تری یا تری اور گرمی اور اگر اب بھی انتہائی ضرورت ہو تو تری اور سردی جیسی کیفیات یا حالتیں پیدا کی جاتی ہیں. تاکہ موجودہ حالت، ایک دوسری عارضی حالت میں بدل جائے.

امراض کی حقیقت کا جائزہ لیا جائے تو بنیادی طور پر دس (10) اسباب سے دو(2) طرح سے پھیلنے والے چار اقسام کے امراض ہی لاحق ہوتے ہیں. اور ہر طرح کے مرضیاتی سبب کی وجہ سے قوتِ حیات ہی سب سے پہلے متاثر ہوتی ہے. اور قوتِ حیات میں عدم توازن کی وجہ سے قوتِ مدافعت ضروری ہنگامی اقدامات اُٹھانے سے قاصر ہو جاتی ہے. قوتِ مدافعت کو انگریزی میں امیونٹی کہا جاتا ہے. قوتِ مدافعت اور تمام حواس و جذبات کی نگران و ماخذ توانائی کو "قوتِ حیات" کہتے ہیں، جِسے ہم انگریزی میں "وائیٹل فورس" کے نام سے جانتے ہیں. بعض ماہرین کے نزدیک قوتِ مدافعت اور قوتِ حیات ایک ہی قسم کی قوت کے دو الگ الگ نام ہیں. لیکن

دراصل قوتِ حیات ایک الگ ہی قوت و حالت کا نام ہے. قوتِ حیات کو روحانی قوت بھی کہا جاتا ہے. اِسے روحانی قوت اِس وجہ سے کہتے ہیں کہ بنیادی طور پر اِس کا تعلق کسی خاص عضوء سے نہیں ہوتا بلکہ ذہنی، جذباتی اور طبعی قوتوں و حالتوں سے مشترکہ طور پر روابط میں ہوتی ہے. جبکہ قوتِ مدافعت کا تعلق سیدھا سیدھا نظاماتِ جگر سے ہی ہوتا ہے. جِس طرح آکسیجن بیک وقت ہوا، آگ، پانی اور مٹی میں پائی جاتی ہے بالکل ایسے ہی جسمانی تمام مفرد نظامات میں قوتِ حیات ہی ہوتی ہے. قوتِ حیات، اسباب و اقسامِ امراض اور ماہیت و درجاتِ امراض کے لیئے درجِ ذیل تفاصیل و خاکہ جات ملاحظہ فرمائیں:
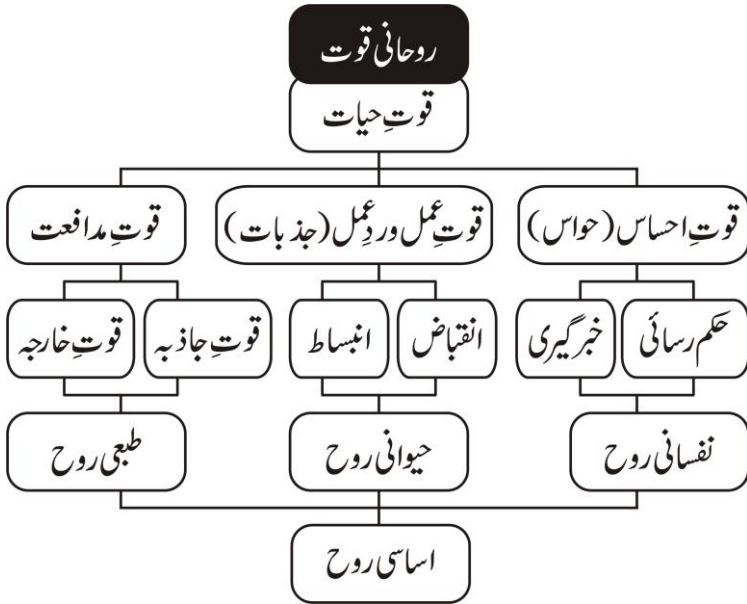
جِس طرح سے چاروں عناصر مادی و غیر مادی صورت پر بھی ظاہر و مشاہدہ ہوتے ہیں لیکن پانچواں عنصر اب تک بھی ایک معماہے. قوتِ حیات بھی اِسی طرح سے پانچویں روح ہے. تمام ماہرین و محققین کو چاہیئے کہ وہ بھی پانچویں عنصر اور پانچویں روح پر اپنی خاص توجہ مرکوز کریں تو کائنات میں موجود اَن گنت رازوں پر سے پردہ اُٹھ سکتاہے. اور ہم حیات اور نظامِ حیات کے تمام پوشیدہ ونامعلوم حقائق کو جاننے کے قریب تر پہنچ سکتے ہیں.

امراض کے بنیادی اسباب کا خاکہ:

نمبر:	مرضیاتی سبب:	مختصر وضاحت:
1.	موروثی	ایک نسل سے دوسری نسل میں وراثت کے طور پر منتقل یا پیدائشی تکالیف
2.	متعدی	چھوت دار بیماریاں اور وبائیں (فطری اور سازشی صورتیں) نیز جراثیمی تعفن
3.	موسمی	بدلتے موسموں کے کیفیاتی و کیمیاوی اثرات
4.	مصنوعی	ماہرانہ و غیر ماہرانہ، سازشی اور جبری طور پر متعدی و غیر متعدی اسباب
5.	حادثاتی	بغیر کسی منصوبہ کے اچانک پیش آنے والے مختلف حادثات و واقعات کے نتائج
6.	ذہنی	دِماغ، اعصاب، رطوبات اور نفسیات میں ہیجان و بحران
7.	جذباتی	دِل، عضلات، جذبات اور نظامِ تنفس و تحرکات میں ہیجان و بحران
8.	طبعی	جگر، غدودوں، قوتِ جاذبہ، قوتِ خارجہ اور قوتِ مدافعت میں ہیجان و بحران
9.	اساسی	ہڈیوں، خون اور ان میں موجود کیمیاوی اجزاء میں بگاڑ یا کمی بیشی
10.	طرزِ حیات	غیر فطری رہن سہن، غیر فطری ماحول اور غیر فطری خورد و نوش اشیاء کا استعمال

امراض کی بنیادی کیفیاتی اقسام پر تو ہم کافی بحث کر چُکے ہیں کہ چار اقسام ہوتی ہیں. جنھیں ذہنی یا بلغمی امراض، جذباتی یا سوداوی امراض، طبعی یا صفراوی امراض اور اساسی یا دموی امراض کے ناموں سے جانا جاتا ہے. اول الذکر تینوں اقسام کے امراض میازمی اور آخری قسم غیر میازمی امراض پر مشتمل ہوتی ہے. مندرجہ بالا خاکہ میں سے کسی بھی سبب کے نتیجے میں لاحق مرض قوتِ حیات کے حفاظتی حصار میں خلل پیدا کرتا ہے. جِس کے نتیجہ میں مریض کیفیاتی کمی بیشی کا شکار ہو جاتا ہے. قوتِ حیات کے متاثر ہو جانے کے بعد قوتِ مدافعت یعنی طبعی توانائیاں متاثر ہونا شروع ہو جاتی ہیں. تاہم دفاعی نظام، غذائی فراہمی و ترسیل اور مادوں کے اخراج و انجذاب کے مراحل و نظام غیر معتدل ہو کر شدید تکلیف کا اظہار کرتے ہیں.

اگر بغور مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی قسم کے یا کسی بھی سبب سے مرض تب ہی لاحق ہوتا

ہے کہ جب قوتِ حیات کے متاثر ہو چکنے کے بعد قوتِ مدافعت میں خلل واقع ہو جائے. اور جیسا کہ ہم تحقیق کر چکے ہیں کہ قوتِ مدافعت کا بنیادی تعلق نظاماتِ جگر سے ہے اور جگر کی خلط کو صفراوی خلط کہتے ہیں. صفراوی خلط کا تعلق ”سوراء“ میازم سے ہے. تاہم اسی وجہ سے ہومیوپیتھک فلسفہ میں سوراء کو اُم الامراض مانا جاتا ہے.

جسم میں دو مختلف طرح سے مرضیاتی حالت واقع ہو سکتی ہے. پہلا سبب تو یہ ہی ہے کہ قوتِ حیات کی شیلڈ میں کیفیاتی و کیمیاوی وجوہات سے آہستہ آہستہ دخل و خلل کی وجہ سے قوتِ مدافعت میں بگاڑ پیدا ہونا ایک خلاء پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے جو کہ امراض یعنی غیر فطری حالتوں کو جسم میں موجود خلاء میں دخول کی دعوت دیتا ہے. اور دوسرا سبب یہ ہے کہ مختلف وجوہات سے جبری طور پر ہیجان و بحران پیدا ہونا کہ جس کی وجہ سے مرضیاتی حالتیں جبراً قوتِ حیات کے حصار کو توڑ کر قوتِ مدافعت کو کمزور کر کے جسم میں اپنی جگہ بنا لیں. آسان الفاظ میں کہا جائے تو: 1. قوتِ حیات اور قوتِ مدافعت میں امراض لاحق ہونے سے پہلے خلاء کا پایا جانا فطری امراض کہلاتا ہے. 2. مرضیاتی مادہ یا کیفیت لاحق ہو جانے کے بعد قوتِ حیات اور قوتِ مدافعت میں خلاء کا بن جانا غیر فطری امراض کہلاتا ہے. مزید گہرائی میں سمجھنے کیلئے مرضیاتی اثر پذیری و خلاء کا خاکہ ملاحظہ کریں:
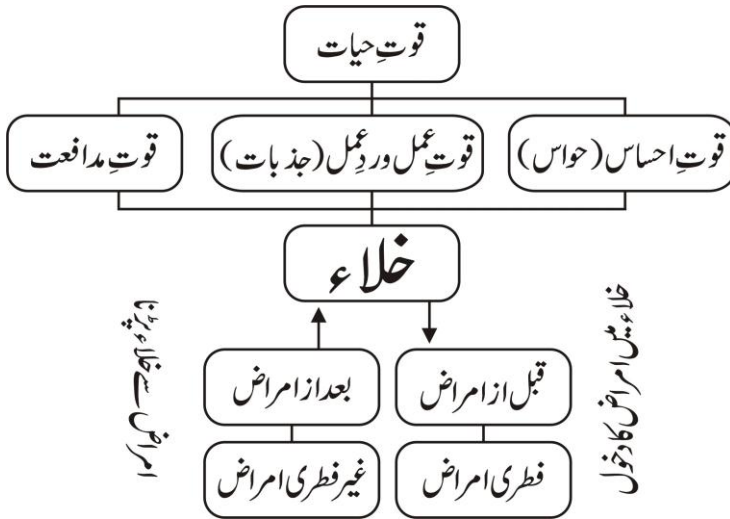
لاحق امراض کے اثرات کی بنیادی چار اشکال تحقیق ہوتی ہیں. 1. بایولاجیکل و فزیولاجیکل ظاہری

واضح بدلاؤ/ شکل. 2. بایولاجیکل و فزیولاجیکل ظاہری غیر واضح بدلاؤ/ شکل. 3. ایکیوٹ یعنی حاد شکل اور 4. کرانک یعنی مزمن یا کہنہ شکل. مگر بایولاجیکل و فزیولاجیکل تبدل کی کمی بیشی کو تمام ماہرین نے ایک ہی حالت کے طور پر تسلیم کیا ہے. اگر اِس طرح سے مان لیں تو تین اشکال تشریح ہوتی ہیں: 1. فزیولاجیکل قابلِ مشاہدہ شکل. 2. ایکیوٹ شکل اور 3. کرانک شکل.

تمام لاحق امراض کے شدید نتائج کی بنیاد پر کُل امراض کو دو (2) مدارج پر منقسم کِیا جا سکتا ہے. 1. قاتل امراض اور 2. جابر امراض... جب نظاماتِ بدن اور عناصر و اجزاء میں کمی لاحق ہوتی ہے تو لاحق امراض، قاتل درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور متاثر افراد جانبر نہیں ہو پاتے یاد رکھیں کہ موت ہمیشہ حیاتیاتی اجزاء و عناصر میں کمی کی وجہ سے ہی لاحق ہوتی ہے زیادتی سے نہیں. بروقت کمی کو پورا کرنا، زندگی کی امید کو بڑھا سکتا ہے. اور جب نظاماتِ بدن اور عناصر و اجزاء میں بیشی یعنی زیادتی لاحق ہوتی ہے تب لاحق امراض، جابر درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور مریض کرب و الم اور تکالیف میں زندگی بسر کرتا ہے جب تک کہ صحت، تندرستی و اعتدال واپس بحال نہ ہو. اختصار کیلئے خاکہ ملاحظہ فرمائیں:

	درجاتِ امراض:	وضاحت:
1.	قاتل درجہ (کمی)	خون و حیاتیاتی اجزا میں کمی، لو شگر، لو بلڈ پریشر اور لو کولیسٹرول وغیرہ قاتل ہے
2.	جابر درجہ (زیادتی)	کیفیات و عناصر کی زیادتی، ہائی شگر، ہائی بلڈ پریشر اور ہائی کولیسٹرول وغیرہ جابر ہے

امراض کے پھیلاؤ کی درجہ بندی کریں تو وہ بھی دو (2) کی تعداد پر ہی مبنی پائی جاتی ہے. مثلاً:-
1. متعدی امراض. یعنی ایسے امراض کو جو موروثی و غیر موروثی طور بھی پر ایک سے دوسرے میں پھیلنے کی قوت رکھتے ہوں. نیز مختلف ذرائع کی بدولت ایک مقام سے دوسرے مقام تک رسائی حاصل کرنے والی عفونتیں، جراثیمی تعفن اور وباؤں والے امراض کہ جو اپنی چھوت کی وجہ سے قوتِ حیات و قوتِ مدافعت کو شدید یا خفیف نقصان پہنچانے کا سبب بن سکیں. اور 2. غیر متعدی امراض. یہ ایسے امراض ہوتے ہیں کہ جو ایک متاثر فرد سے دوسرے نارمل فرد تک پھیلنے کی قوت نہیں رکھتے، اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر بھی نہیں کر سکتے.

امراض و علامات کے ناموں کی کُل تعداد پر مختلف ماہرین کے مختلف نظریات ہیں. کیونکہ امراض کے نام علاماتی مختلف بنیادوں پر مرتب کیئے گئے ہیں. تاہم ماہرین کی ایک متفقہ رائے کے مطابق اب تک تقریباً دس ہزار (10,000) امراض کو ہم انکے ناموں سے جانتے ہیں. اور تقریباً پانچ سو (500) ایسے امراض ہیں کہ جن پر باآسانی قابو پالیا جاسکتا ہے. امراض کے نام رکھے جانے کی ترکیب و فارمولا کو اِس خاکہ سے سمجھیں:

بنیادی لاحق علامت:	بنیادی لاحق علامات کے مطابق شناختی نام یعنی مرضیاتی علامات کی اصطلاحات:
جسمانی ساختی بدلاؤ	دبلاپن، موٹاپہ، مسے، گومڑ، پھنسیاں، پھوڑے، خارش، ورم، زخم، فریکچر وغیرہ
جسمانی عضوی بدلاؤ	امراضِ دِماغ، امراضِ جگر، امراضِ قلب، امراضِ صدر، امراضِ گردہ ومثانہ وغیرہ
حالتِ جسمانی رنگ	پیلیا، کالا پیلیا، نیلے دھبے، کالے دھبے، پیلے دھبے، لال دھبے، سفید دھبے وغیرہ
کیمیاوی بدلاؤ	فولاد کی کمی یازیادتی، کیلشیم کی کمی یازیادتی، کولیسٹرول کی کمی یازیادتی وغیرہ
کیفیاتی بدلاؤ	سردی لگنا، گرمی لگنا، خشکی ہونا، رطوبات میں اضافہ یا کمی واقع ہونا
مجاری بدلاؤ	کثرتِ بول، قِلتِ بول، قبض، پیچش، اسہال، اُلٹی، متلی، آنسوء، حیض، پسینہ وغیرہ
پُر درد حالت	سر درد، پیٹ درد، دانت درد، جوڑ درد، کمر درد اور مختلف مقامات وحالت کے درد
نوٹ:-	اِسی طرح سے علاماتی اصطلاحات کو مرض کا نام دیکر دس ہزار امراض کے نام بنادیئے گئے ہیں.

در حقیقت بنیادی طور پر چار ہی امراض ہوتے. جن میں سے تین میازمی امراض اور چوتھا غیر میازمی مرض ہوتا ہے. امراض کو لاحق ہونے کیلیئے جسم کے اندر گنجائش (خلاء) کا پہلے سے موجود ہونا ضروری ہوتا ہے. یا پھر یہ امراض لاحق ہو کر جبری طور پر اپنی جگہ (خلاء) بنالیتے ہیں. جسم میں ظاہر ہونے والی دوسری تمام ہی تکالیف محض علامات ہوتی ہیں، امراض نہیں. مثلاً:- خون اور ہڈیوں یا مخاطی و الحاقی نظامات و خلیات سے متعلق تمام علامات غیر میازمی، جگر اور نظاماتِ جگر و خلیات سے متعلق تمام علامات سوراوی، دِماغ، اعصاب اور نظاماتِ دِماغ و خلیات سے متعلق تمام علامات سفلسی اور قلب و نظامات و خلیاتِ قلب سے متعلق تمام علامات سائکوٹک امراض ہوتے ہیں. نوٹ: ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ امراض، کسی بھی جسم کو کبھی بھی لاحق نہیں ہوسکتے.

جہاں تک بیکٹیریا، وائرس، فنگس، پیراسائیٹ وغیرہ جیسی خوردبینی اجسام کو مرض کی اولین شکل دینے کا تعلق ہے تو دراصل یہ غیر تسلی بخش تحقیق و تشخیص ہے. آپ کبھی بھی کسی بھی شے کو مختلف اقسام و نوعیت کی ایجاد کردہ خوردبین میں ملاحظہ کریں تو ہر چیز خوردبینی اجسام پر ہی مرتب پائیں گے. پھر چاہے آپ یہ جائزہ تازہ لکڑی، خشک لکڑی، زندہ جسم یامردہ جسم پر ہی کیوں نہ کریں. آپکو ہر چیز مختلف انواع پر خوردبینی جسم ہی لگے گی. یعنی تمام ہی حیاتیاتی اجسام کی بنیادیں خوردبینی اجسام پر ہی ترتیب پاتی ہیں. اِس تجربہ کے بعد اگر آپ مسکیولر سیل اُٹھاکر خوردبینی جائزہ لیں تو یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ سیل، مسکیولر نہیں، بلکہ یہ ایک مجموعۂ جراثیم ہے... کیونکہ ہر مفرد خلیہ درحقیقت خوردبینی جسم ہی ہوتا ہے. تاہم یادرکھیں کہ: ہر خوردبینی جسم جراثیم نہیں ہوتا. نیز مختلف اقسام کے جراثیم طبعی حالتوں میں بگاڑ بھی پیدا کرسکتے ہیں. لیکن اِن کے بگاڑ پیدا کرنے کی دو جداگانہ صورتیں ہوتی ہیں. اور ہر واحد صورت پر اسی کلیہ کا اطلاق ہوتا ہے کہ جو بھی جراثیم جِس بھی کیفیت کا حامل ہوگا وہ ہی کیفیت پیدا کرنے کا سبب بنے گا. اور اب آپ یہ بخوبی جانتے ہیں کہ کیفیات صرف چار ہی ہوتی ہیں. تو اِن چاروں کیفیات کے علاوہ دیگر کوئی کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی. صرف یہ ہی تحقیق عمدہ ہے کہ جراثیم تندرستی وصحت کی بحالی میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں. جراثیمی حملوں کا خاکہ دیکھیں:

اوقاتِ حملہ:	حالتِ حملہ:
بعدازامراض	مرض لاحق ہو جانے کے بعد جسمانی عفونت کی وجہ سے جسم اُن ہی کیفیات پر مشتمل جراثیم کی آماجگاہ بن جاتا ہے کہ جِس کیفیت سے جسم خود دوچار ہوتا ہے.
قبل ازامراض	جراثیم داخل ہو کر اپنی کیفیات سے جسم کو متاثر کرنا شروع کردیتے ہیں. اور اگر جسم ان جراثیمی کیفیات کا مقابلہ کرنے میں ناکام رہے تو جراثیمی کیفیت والا مرض لاحق ہو سکتا ہے.

ایک اندازے کے مطابق ہماری دنیا میں تین لاکھ سے زائد نسلوں (خاندانوں یا اقسام) پر مشتمل پیراسائیٹ موجود ہیں اور ٹوٹل پیراسائیٹ شماری یعنی تعداد شماری کا کوئی اندازہ نہیں ہے. ایک "پدم" کی تعداد سے زیادہ تعداد پر صرف وائرسز کے موجود ہونے کا اندازہ لگایا گیاہے. بیکٹیریا کی بھی صرف نسلوں کا ایک اندازہ

لگایا گیا ہے کہ شاید (10,000,000,000,000,000,000) دس پدم کی تعداد پر مبنی ہیں. اور فنگس کے حوالے سے یہ اندازہ ہے کہ 5.1 ملین سے زائد نسلوں پر مشتمل اقسام کے فنگس پائے جاتے ہیں. انکی بھی مجموعی تعداد شماری کا کوئی اندازہ نہیں ہے. اِس تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم اِن خوربینی جراثیموں کے بیچ میں گھِرے ہوئے ہیں. تاہم کسی بھی لاحق عفونت میں جراثیم کی گھس پیٹ کوئی بڑی یا حیران کن بات نہیں. انسانی جسم میں اِن جراثیمی نسلوں کی موجودگی کا جائزہ لیں تو 81 تا 99 فیصد خوردبینی جراثیم ایک صحت مند انسان کے جسم میں پائے جاتے ہیں. جن میں دس ہزار سے زائد بیکٹریل نسلیں، 380 ٹرلین (کھرب) وائرس (ہیومن وائرومِ)، سو سے زائد نسلوں کے فنگس، 370 نسلوں سے زائد پیراسائیٹ انسانی جسم کے مہمان ہوتے ہیں اور انسانی جسم ان کا میزبان ہوتا ہے. اِن خوردبینی جراثیمی نسلوں کی دو اقسام ہوتی ہی، پہلی انسان دوست اور دوسری انسان دشمن منقلب (Mutants) و عام. منقلب جراثیم چونکہ اپنی کیفیاتی حالت مختلف انواع پر بدلتے رہتے ہیں، تو انکا علاج بھی مشکل ہے. نیز اِن جراثیم کی تعداد اتنی وافر ہے کہ ان سے بچنا یا انکو ختم کرنا بھی ناممکن ہے. یہ جراثیم صرف تب ہی متاثر کرسکتے ہیں کہ جب قوتِ حیات میں خلاء موجود ہو، بن جائے یا پھر بنائی جائے.

نوٹ:- جراثیم کی تعریف یہ ہے کہ: "یہ ایسے رکن و جزوءِ فطرت ہیں کہ جن پر رنگ، خوشبوء، بدبوء، حرارت و برودت وغیرہ جیسی کیفیاتی حالتوں کی معلومات لاحق ہوکر، ایک سے دوسرے مقام تک سفر کرتی ہے".

امراض و اموات کے سلسلہ میں تابکاری حالات یعنی ریڈی ایشن کی تباہ کاریوں پر انتہائی غور و فکر کرنی چاہیئے. تابکاری بگاڑ و حالات کا جائزہ لیں تو یہ صرف جسمانی امراض ہی نہیں بلکہ ماحولیاتی، حیاتیاتی، معدنی اور تمام فطری کیفیات و نظامات کو متاثر کرنے کا سبب بنتے ہیں. تابکاریاں دو اقسام کی ہوتی ہیں. پہلی: فطری قسم اور دوسری مصنوعی قسم کی تابکاری. فطری تابکاری میں کائناتی تابکاری یعنی کہکشاؤں کی تابکاری جِسے کوسمک ریڈی ایشن کہا جاتا ہے، شمسی تابکاری جِسے سولر ریڈی ایشن کہا جاتا ہے، حیاتیاتی و جسمیہ تابکاری جِسے باڈی ریڈی ایشن کہا جاتا ہے، زمینی سطحی تابکاری جِسے ایکسٹرنل ٹیریسٹریل ریڈی ایشن کہا جاتا ہے اور گیسی تابکاری جِسے ریڈون ریڈی ایشن کہا جاتا ہے. مصنوعی تابکاریوں میں ایکس ریز ریڈی ایشن، معالجاتی و غیر معالجاتی شعاعوں کے ریڈی

ایشن، تکنیکی ریڈی ایشن، مواصلاتی ریڈی ایشن، نیوکلیئر ریڈی ایشن اور دیگر متعدد اقسام کے ریڈی ایشن شامل ہیں. ریڈی ایشن یا تابکاری شعاعیں ہمیشہ برقی مقناطیسی لہروں کی صورت میں سفر کرتی ہیں. عام طور پر انکا وہیکل بھی ہوا، فضاء اور ماحول ہی ہوتا ہے. تابکاری شعاعوں کو مختلف درجات، اوصاف اور اقسام پر منقسم کِیا جاتا ہے. مثلاً: الفا (α)، بیٹا (β)، گاما (γ)، ڈیلٹا (δ) اور تیتھا(θ) وغیرہ. عام طور پر الفا، بیٹا اور گاما ریڈی ایشنز نیز ایکس ریز، گاما ریز، الٹراوائلٹ ریز، ریڈیو ویوز، مائکرو ویوز اور انفراریڈ وغیرہ جیسے موضوعات کو ہی موضوعِ سُخن بنایا جاتا ہے. لیکن آج ہم مصنوعی تابکاری شعاعوں کے اُن چھوٹے چھوٹے نقصانات کا احاطہ کریں گے کہ جن سے زندگی کو خطرہ لاحق ہے. اُن میں سرِ فہرست موضوعات یہ ہیں: تابکاری تباہ کاریوں میں صفِ اول پرندوں کو خطرہ شامل ہے. کیونکہ پرندے تابکاری کی وجہ سے اپنی یاداشت، عقل اور افزائشِ نسل کی صلاحیتیں کھو رہے ہیں. اب تک متعدد پرندے صفحہ ءِ ہستی سے تقریباً ناپید ہو چکے ہیں. اور جب صرف پرندے ہی نہیں رہیں گے، تو ہمارے شجر کاری اور زراعتی نظام کو نقصان ہو گا. کیونکہ پرندے مختلف اقسام کے دُشمن کیڑے مکوڑے وغیرہ کھا کر ہماری فصلوں اور باغات کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہیں. کئی پرندے ہمارا پھیلایا ہوا کچرا (آلائش و آلودگی) صاف کرنے کے ذمہ دار ہیں. لیکن اب حالت یہ ہے کہ ہمارے باغات و فصلیں اور ماحول اب صرف زہریلی ادویات کے چھڑکاؤ کرنے پر ہی منحصر ہو کر رہے گئے ہیں. نتیجہ میں ہمیں فطری و معیاری اغذیہ کھانے کو میسر ہی نہیں ہیں. اور ہمارا جسم غیر فطری ماحول و اغذیہ کی وجہ سے امراض کی آماجگاہ بن گیا ہے. متعدد انڈسٹریز و دیگر مصنوعی تابکاری تباہ کاریوں میں درجہ دوئم پر ہونے والا نقصان ہم انسانوں کو ہی پڑ رہا ہے. جس میں دِماغی صلاحیتوں میں بگاڑ، امراضِ تنفس، عمر میں کمی، جنسی بگاڑ، مہلک جِلدی امراض اور ماحولیاتی آلودگی (پولیوشن) بھی شامل ہیں. تاہم ہمیں ضرور ہی تابکاری خطرات کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے کہ: آنے والا مریض جِس علاقے سے تعلق رکھتا ہے، وہاں پر کتنے سیلیولر ٹاورز یا دیگر ایسی ہی تابکاری انڈسٹریز ہیں. کیونکہ ایسے افراد عموماً ان ہی تکالیف کا شکار ہوتے ہیں کہ تابکاری کے نتیجے میں لاحق ہوتے ہیں. تاہم علاج کے ساتھ ساتھ انھیں وہاں سے کہیں اور بھیجنا یعنی آب و ہوا اور ماحول بدلنا ہی ایک بہتر قدم ثابت ہوتا ہے. تابکاری تباہ کاری کا تیسرا اور قابلِ

غور نکتہ یہ ہی ہے کہ: مصنوعی تابکاری، آلودگی اور ہائبرڈ ٹیکنالوجی سے فطری تابکاری نظام و حصار متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ موسموں اور ماحولیات میں غیر فطری بدلاؤ آجاتا ہے. ظاہر ہے کہ یہ بدلاؤ ماحول وحیات کی بقاء و صحت کیلئے مضر ہے. اس بحث سے بھی یہ ہی واضح ہوتا ہے کہ سبب چاہے تابکاری ہو یا کوئی اور، لیکن ہمیشہ کیفیات ہی ماحول و حیات پر اثر انداز ہوتی ہیں. کیفیات کی کمی بیشی کو ہم عضوی مساکن کی علامات کے مطابق درست طریقے سے نفرادیت کے طور پر ناپ سکتے ہیں کہ کون سی کیفیت کتنی کم یا کتنی زیادہ ہے. جبکہ ایلوپیتھک و جدید سائنس کے مطابق انسانی جسم کی کیفیات کے درجات، محوِ گردش چاروں کیفیات سے نہیں بلکہ صرف اور صرف ایک سے، یعنی گرمی کی کیفیت کو ہی اس کی کمی بیشی کے مطابق ناپ کر جانا جاتا ہے. خاکہ دیکھیں:

کیفیت:	درجہءِ حرارت:		
	معتدل درجہء حرارت	حساس درجہء حرارت	مہلک درجہء حرارت
گرمی	> 36 c to < 37.5 c	> 38 c to <40 c	> 50 c and < 21 c

ہومیوپیتھی میں ہم گرمی کی کیفیت کو فطری توانائی کی کیفیت ہونے کے درجہ پر اور اسے طبعی حالتوں کے نام سے جان کر سوراء میازم مانتے ہیں. لیکن اس کے ساتھ لاحق دوسری کیفیات کو بھی مدِ نظر رکھتے ہیں. مثلاً: اگر گرمی گھٹ جائے تو کیا ہوگا اور اگر بڑھ جائے تو کیا ہو گا. خاکہ ہائے کیفیات ملاحظہ کریں:

گرمی:	بہت کم:	کم:	متوسط:	معتدل:	زیادہ:	بہت زیادہ:
درجات:	تر سرد	خشک سرد	خشک گرم	گرم خشک	گرم تر	تر گرم
علامات:	سوزشی امراض، ہائی بلڈ پریشر اور جسمیہ سکیڑ			آتشی امراض، لو بلڈ پریشر، کمزوری اور جسمیہ کشادگی		
میازم:	سفلس	سائکوسس	سائکوسس	سوراء	سوراء	سفلس
* سردی:	بہت کم:	کم:	متوسط:	معتدل:	زیادہ:	بہت زیادہ:
درجات:	گرم خشک	خشک گرم	خشک سرد	سرد خشک	سرد تر	تر سرد
پیمانہ:	کمی کی پیمائش →			بیشی / زیادتی کی پیمائش ←		

تحقیق 16: حواس اور حواس کی ماہیت و ضرورت:

جِس طرح سے ہمارے جسم میں ایک ایسا بھی رئیس عضوء ہے کہ وہ جسم کے تمام ضروری فیصلے لیتا ہے اور جسمانی حالات کی خبر رکھتا ہے. بالکل اسی طرح ہی ایک ایسا نظام بھی ہے جو تمام رئیس و شریف اعضاء کی خبر گیری رکھتا ہے اور تمام ضروری فیصلے لینے میں معاونت کرتا ہے. اِن فیصلوں پر عمل درآمد ارادی و غیر ارادی عضلات کے ذریعے عمل میں آتا ہے. یہ فیصلے و عمل درآمد کے اقدامات جسمانی طبعی حالت کو معتدل رکھنے کیلئے انتہائی ضروری ہوتے ہیں. اور یہ ہی وہ نظام ہوتا ہے کہ جو دِماغ کو بھی بروقت درست فیصلے لینے کے مشورے دیتا ہے. اگر اِس نظام میں خلل واقع ہو جائے تو تمام نظاماتِ بدن میں بھی خلل واقع ہو جائے گا. اِس نظام کو حواسی نظام کہتے ہیں. انگریزی میں اسے سینسز کہا جاتا ہے. اور ان ہی حواس کی بدولت دِل اور جگر کے نظامات و تمام خلیات کا بھی اپنا اپنا ایک الگ دِماغ وجود میں آجاتا ہے.

حواس جب بھی متاثر ہوتے ہیں تو سراپا بدن یا صرف متاثر حصے کے حواس کے (مخصوص حس یا) حواس ہی اپنا معتدل فعل سر انجام نہیں دے پاتے. حواس کے بگاڑ کی بھی دو حالتیں ہوتی ہیں: 1. حواس میں تیزی آجانا. اور 2. حواس میں کمزوری یا سستی آکر حواس کا فیل ہو جانا. یاد رکھیں کہ نفسیاتی بگاڑ اور حواس میں بگاڑ یہ دو الگ الگ حالتیں ہیں ایک جیسی یا ایک ہی نہیں. کیونکہ اگر عقلی طور پر ایک مکمل پاگل انسان کا جائزہ لیں تو اُسکے تمام حواس سالم و احسن طریقے سے اپنے طبعی افعال سر انجام دے رہے ہوتے ہیں. لیکن ایک بہت ہی عقلمند انسان کے حواس غیر معتدل ہو سکتے ہیں. حواس میں بگاڑ اور اعصابی بگاڑ میں بھی فرق ہے. یعنی یہ بھی مذکورہ بالا مثال کی طرح دو الگ الگ حالتیں ہیں.

احساسات یا حواس (Senses) سے متعلق کئی مختلف قسم کے نظریات پائے جاتے ہیں. جن میں حواسِ خمسہ اور حواسِ ستہ وغیرہ شامل ہیں. زیادہ تر اکثریت کے نزدیک، حواسِ ستہ ہی متصور ہیں. جبکہ درحقیقت حواس کی درست تعداد "بارہ" ہے.

حواسوں کی تفصیل سے پہلے، یہ جاننا اشد ضروری ہے کہ حواس کیا ہیں؟ اور ان کا تعلق کس نظام سے ہے؟ تو اس سلسلہ میں جواب بالکل آسان ہے کہ: حواسوں کا تعلق شعوری درجات اور نظامات البدن کی ارواح کے ساتھ ہے. اس کی تعمیل میں خاص طور پر دِماغ کے خبر گیر اور حکم رساں اعصاب اپنی خدمات سر انجام دیتے ہیں. حواس کا مطلب احساس اور ادراک کی وہ حس کہ جو ہمیں مختلف حالات و افعال کی معلومات فراہم کرے. اور ان حالات کو سمجھنے کیلئے، شعوری درجات اپنا اہم کردار ادا کرتے ہیں.

شعوری درجات واقسام کا تعارف:

درجہ:	اقسام:	حالتِ حواس:	انگریزی نام:
1	شعور	نظری دُنیا میں مادیت واحساس پر، سالم ہوش وحواس کی حالت	Conscious
2	تحت الشعور	شعوری ولاشعوری روابط کے تابع نیم شعوری حالت	Sub-Conscious
3	لاشعور	شعوری دُنیا سے منقطع و بے ہوش اور عالمِ باطنی کی حالت	Un-Conscious
4	بعید الشعور	وقت و کسی حاکم اور حالت و کیفیت کی قید و گرفت سے آزاد عالم	Off-Conscious

آج تک ماہرین و محققین کے علم میں صرف تین ہی، شعوری درجات مانوس ہیں. جن میں فقط شعور، تحت الشعور اور لاشعور ہی گنے جاتے ہیں. لیکن میری تحقیقات کے نتیجے میں فقط تین نہیں، بلکہ چار شعوری درجات ہیں. اور چوتھا "بعید الشعور" درجہ ہے. یہ درجہ شعور، تحت الشعور اور لاشعور تینوں ہی درجوں سے نہ فقط جدا گانہ، بلکہ ان تینوں ہی درجات کیساتھ اپنا کام / فریضہ ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے. زیادہ تر حواس کو یہ ہی چوتھا انوکھا درجہ یعنی بعید الشعور ہی چلا پاتا ہے. یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ جیسے تحت الشعور، شعور اور لاشعور کے درمیان روابط قائم کرنے والے ایک دروازہ یا کھڑکی (Window) اور گیلری کی حیثیت رکھتا ہے.

آیئے اب حواس کی تعداد اور ادراکی درجہ بندی کا بھی جائزہ لیتے ہیں:

	حس:	مقام:	ادراکی درجات:		
1.	دیکھنا	آنکھ	شعور	تحت الشعور	بعید الشعور
2.	سونگھنا	ناک	شعور	تحت الشعور	بعید الشعور
3.	چکھنا	زبان	شعور	تحت الشعور	بعید الشعور
4.	سننا	کان	شعور	تحت الشعور	بعید الشعور
5.	چھونا	جِلد / پوست، نظاماتِ شکم اور ہڈی	شعور	تحت الشعور	بعید الشعور
6.	اندازہ	جِلد اور عضلاتی اعصاب			بعید الشعور
7.	خواب	قلب، جگر، گردے و اعصاب	لاشعور	تحت الشعور	بعید الشعور
8.	مہک	قلب، جگر و اعصاب	لاشعور	تحت الشعور	بعید الشعور
9.	ذائقہ	قلب، جگر و اعصاب	لاشعور	تحت الشعور	بعید الشعور
10.	آواز	قلب، جگر و اعصاب	لاشعور	تحت الشعور	بعید الشعور
11.	چونکنا	ہڈی، گوشت، بال، غدد اور اعصاب	لاشعور	تحت الشعور	بعید الشعور
12.	غیب گوئی	قلب و اعصاب اور حالتِ یکسوئی			بعید الشعور

کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ حواس خمسہ کو عام حواس اور حواسِ ستہ کو چھٹی حس کے طور پر مانا جاتا ہے. لیکن کمال کی بات تو یہ ہے کہ یہ چھٹی حس کا درست نام، درست مقام اور درست کام اور نظام، بالکل بھی واضح نہیں کر پاتے ہیں. یہ ماہرین دوسری عجیب بات یہ کرتے ہیں کہ:- تمام حواس پھر چاہے خمسہ ہوں یا ستہ، دِماغ

اور اعصاب سے ہی تعلق رکھتے ہیں. انکی یہ بات بھی غیر تحقیقی ہے. کیونکہ حواس ستہ یعنی چھٹی حس کے افعال عموماً غدودوں اور عضلات کے نظام سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں. تو پھر انکا صرف دماغ و اعصاب والا کلیہ ذرہ نامکمل ثابت ہو جاتا ہے. مَیں نے باطنی حواس میں تمام رئیس و شریف اعضاء بمع اعصاب اسی لیئے لکھا ہے کہ حواسِ باطنی میں حواس منعکس نظام یعنی دوسری یا باطنی دُنیا، یعنی جگر، دِل اور دِماغ کے باطن سے جُڑ جاتے ہیں. میری تحقیق میں احساسات یا حواسوں کی تعداد بارہ پر مکمل ہوتی ہے. جس میں ظاہری و باطنی دونوں احساسات شامل ہیں. اس معاملہ میں کئی ماہرین، باطنی حواس اور چھٹی حس میں کیفیاتی صورتیں شامل کر دیتے ہیں. جو کہ اصولاً بھی غلط ہے. کیونکہ کیفیات کے احساس یا ادراک کو قوتِ لامسہ کہتے ہیں. جبکہ قوتِ لامسہ سے سردی، گرمی یا کیفیات کی حالتوں کا ادراک کیا جاتا ہے. قوتِ لامسہ ظاہری حواس کی چھونے والی حس سے ماخوذ ہے. تاہم باطنی امتیازی احساسات اور لمسی محسوسی کیفیات کا ادراک، دو جداگانہ موضوع ہیں، ایک نہیں.

کچھ ماہرین. کا کہنا ہے کہ چھٹی حس کڑی محنت اور ریاضت کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے. اور بارہویں حس مافوق الفطرت ادراک کی حامل ہے. انکی یہ بات بھی غلط ہے. کیونکہ تمام حواس صاحبِ حواس، کی پیدائش تا موت تک، خودکار نظام کے تحت کام کرتے ہیں. یہ چِلا کشی سے نہیں ملتے. ہاں یہ ضرور ہے کہ انسان کو ان چیزوں سے کم از کم ایک بار، واقفیت حاصل ہونا ضروری ہے. مثلاً اگر کسی نے کبھی بھی گلاب کے پھول کی خوشبوء نہیں سونگھی ہے، تو اسے باطنی طور پر، نہ مہک آسکتی ہے اور نہ ہی کوئی مہک آکر گلاب کا نام بتا سکتی. یعنی شخص اگر کسی بھی شے کے بارے میں کبھی کچھ نہیں سنتا یا اس سے غیر واقف ہے تو وہ شے یا اسکے خواص کبھی بھی باطنی طور پر تصوراتی تصویر بھی نہیں بنا سکتے. جس طرح تمام کائنات غیر مادی سے مادی ہے. اسی طرح حواس اسی نظام کے منعکس ہیں. یعنی مادی سے غیر مادی. جن میں پانچ حواس مادی ادراک دیتے ہیں، پانچ حواس غیر مادی ادراک اور

دو(چھ اور بارہ نمبر پر مندرج) روحانی(عقلی) اعلیٰ ادراکی حواس ہیں. اب باطنی حواس کا افعالی تعارف دیکھیں:

	حواس:	افعالی تعارف:
1.	اندازہ	گذشتہ و موجودہ واقعات، اوزان و پیمائش اور صحیح غلط کا قدرِ درست اندازہ لگالینا.
2.	خواب	باطنی طور پر آنکھوں سے دیکھے بغیر، حالتِ نیند و بیداری میں حقائق یا مناظر جان لینا.
3.	مہک	اصل مادہ کی غیر موجودگی میں بھی، اسکی مہک و تازگی کا احساس پالینا.
4.	ذائقہ	اصل مادہ کی غیر موجودگی میں بھی، اسکی لذت و خاصیت کا احساس کرلینا.
5.	آواز	کسی بھی عنصر کی غیر موجودگی میں، اسکی آہٹ یا ممکنہ خطرات تک محسوس کرلینا.
6.	چونکنا	کسی کی بھی غیر موجودگی میں، چونکنا اور اسکے ہونے کا یا آنے کا احساس و ادراک ہوجانا.
7.	غیب گوئی	مستقبل میں پیش آنے والے حالات و واقعات کا ادراکی درست قیاس و تجزیہ کرلینا.

کچھ ماہرین حواس کی تعداد بارہ تو بتاتے ہیں، لیکن ان کا نظریہ نا قابلِ تسلی ہے. کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ چھ بیرونی اور چھ اندرونی حواس ہیں. بیرونی حواس میں تو مذکورہ حواسِ ستہ ہی مانتے ہیں، جبکہ اندرونی حواس کچھ عجیب ہی نظریہ ہیں. ملاحظہ کیجئے: 1. نیند 2. بیداری 3. بول 4. براز 5. بھوک اور 6. پیاس کے احساسات. مَیں ان ماہرین کو صرف یہ ہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ حواس نہیں، بلکہ یہ اعصاب، قوتِ جاذبہ، قوتِ خارجہ اور غذائیت و ضروریات کی قوتوں کے افعال کے باب میں آتے ہیں نہ کہ حواسِ باطنی کے. تاہم انکو کسی معقول مقام پر بیان کیا جائے، حواس باطنی کے عنوان میں نہیں. کیونکہ حواس نظاماتی افعال نہیں بلکہ امتیازی اعمال ہیں.

یادداشت: حواس کا درست نہ ہونا یا غیر فعال ہونا، نظامات البدن کے ارواح میں خلل کی علامت ہے. علاج کے طور پر مقامی علامات کے مطابق دِماغی خلیات، قلبی خلیات یا جگر کے خلیات کے مطابق کیا جاتا ہے.

تحقیق 17: تشخیص الامراض:

تشخیص الامراض ایک ایسا عنوان ہے کہ جو ہر قسم کے طریقہ ہائے طِب سے منسلک معالجین کی اہم ضرورت ہے. عموماً طبی ماہرین یا ہومیوپیتھک معالجین بھی ایلوپیتھک طریقہ ہائے تشخیص کو اپناتے اور ترجیح دیتے ہیں. نیز متاثرین (مریضوں) کی ایک تعداد بھی ایلوپیتھک ڈائگنوسٹک پروسیجر کو پسند کرتی ہے. لیکن ہر دو صورتوں میں سوائے مالی نقصان کے کوئی خاص معاونت حاصل نہیں ہو پاتی. کیونکہ ایلوپیتھک ڈائگنوسٹک ٹولز صرف کیمیاوی و فزیولاجیکل بدلاؤ کی نشاندہی کرتے ہیں. کیفیاتی جانچ کرنے کیلیئے ابھی تلک کوئی معقول ٹولز ایجاد نہیں ہو پائے. مَیں نے ایسے کئی مریض دیکھے ہیں کہ جنہیں مختلف اقسام کی تکالیف نے نڈھال کر رکھا تھا لیکن ایلوپیتھک ڈائگنوسٹک ٹیسٹوں میں کسی قسم کی کوئی بھی نشاندہی نہیں ہو پارہی تھی. تب میرے ذہن میں یہ ہی سوال اُٹھ رہا تھا کہ: " یا تو یہ مریض غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں، یا پھر یہ ٹیسٹ لاحق تکالیف کی نشاندہی کرنے کے قابل نہیں ہیں". اگر یہ سارے ٹیسٹ محض فضول خرچی ہیں تو اِن کی ضرورت کیوں ہو؟ اِس سوال نے مجھے کافی بیتاب کِیا. اور بالآخر مسئلہ کا حل بھی مِل گیا. کیونکہ یہ بات تو صاف واضح تھی کہ تمام ڈائگنوسٹک پیتھالوجیکل ٹیسٹ ہمیشہ قابلِ بھروسہ نہیں ہوتے. یہ صرف تب ہی کسی حد تک کارآمد ہیں کہ جب جسم میں کیمیاوی بحران یا ہیجان واضح طور پر محسوس ہو. امراض کی ابتدائی حالت روحانی یعنی کیفیاتی بگاڑ سے ہی ہوتی ہے. تاہم ضروری ہے کہ کیفیاتی معیار پر تشخیص کی جائے، نہ کہ کیمیاوی معیار پر. (تحقیق نمبر 7 میں تفریق دیکھیں).

جب ایک ڈاکٹر اپنے کلینک پر مریضوں کا معائنہ کر رہا ہوتا ہے تو آنے والا ہر مریض اپنی کلائی ڈاکٹر کی طرف بڑھا کر کہتا ہے کہ: " ڈاکٹر صاحب: میری نبض چیک کریں، طبیعت بہت خراب ہے...". اور تب ڈاکٹر فرضی طور پر مریض کی کلائی غیر اصولی طور پر پکڑ کر پوچھتا ہے کہ: " کیا ہوا؟"... اور مریض اپنا سارا دکھڑا بیان کرنا شروع کر دیتا ہے. ان مریضوں میں کچھ تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ: " آپ ڈاکٹر ہو... چیک

کرو...". تب عموماً ڈاکٹر اپنی چھٹی حس کا سہارا لیتے ہوئے کچھ اندازے لگا کر سوالیہ نشاندہی کرتا ہے اور بلڈ پریشر وغیرہ چیک کر کے، پیتھالوجیکل ٹیسٹ لکھ دیتا ہے کہ فوراً یہ ٹیسٹ کروالو... اور مریض بھی بھاگم بھاگ میں مصروف ہو جاتا ہے. اتنی عقل استعمال کرنے کے بعد بھی مرض کے اصل حقائق تک پہنچنا مشکل ہی ہوتا ہے... اس قسم کے حالات سے دوچار تمام ڈکٹرز کیلیئے، نبض شناسی کا آسان فارمولا درج کر رہا ہوں کہ جِس کی بدولت وہ لاحق کیفیات کو بوجھنے کے قابل ہو جائیں گے اور اپنی پیشہ ورانہ خدمات میں اپنا نام و مقام بھی کما پائیں گے.

مریض کی نبض دیکھتے وقت سب سے پہلا نکتہ یہ ہی ہے کہ مریض کی دائیں ہاتھ کی کلائی کی نبض دائیں ہاتھ اور بائیں کلائی کی نبض بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیوں کی مدد سے پکڑنا چاہیئے. اب نبض کی حرکات (ٹھوکروں) کو سمجھنے کیلیئے، مریض کی کلائی پر رکھی ہوئی اپنی انگلیوں کو انتہائی شائستگی سے ہلکا سا دبائیں. اگر انگلیوں پر نبض کی ٹھوکریں محسوس ہو جائیں تو یہ نبض مزاج میں خشکی پر دلالت کرنے والی ہو گی. اور اگر اس نرم دباؤ پر کوئی واضح ٹھوکر محسوس نہ ہو تو ذرہ سا اور زور سے دبائیں. اگر اب نبض میں ٹھوکر محسوس ہو رہی ہے تو اسکا مطلب ہے اِس نبض کا مزاج گرمی پر دلالت کر رہا ہے. اگر اب بھی ٹھوکر محسوس نہ ہو تو پھر انگلیوں کو مزید دباؤ دیں. اِس دباؤ پر ٹھوکر محسوس ہونے کو تر مزاج یعنی رطب نبض کہا جائے گا. اِس طرح سے آپ میازمی نبض شناسی کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے. نبض کو سمجھنے کیلیئے ایک خاکہ بھی درج کر رہا ہوں. ملاحظہ فرمائیں:

	نبض پر انگلیوں سے دباؤ دینے کا تناسب و احساس:	مرکب کیفیت:	میازم:
1.	نرم (ہلکا) دباؤ دینے سے نبض کی ابھری ہوئی ٹھوکر کا احساس	خشک مزاج	سائکوسس
2.	درمیانہ درجے کا دباؤ دینے سے نبض کی ٹھوکر کا احساس	گرم مزاج	سوراء
3.	کافی (گہرا / نیچے) دباؤ دینے سے نبض کی ٹھوکر کا احساس	تر مزاج (رطب)	سفلس

مذکورہ بالیٰ خاکہ کی مدد سے آپ نبض کی مرکب کیفیات، اخلاط اور میازم جان لیتے ہیں. مگر ایک ہومیوپیتھ کو مرض کی مرکب حالت کے ساتھ مفرد حالت اور انفرادیت کو سمجھنا بہت ہی اہم ہوتا ہے. حالانکہ مَیں نے کوشش کی ہے کہ مفرد نبض کو بھی آسان طریقے سے واضح کروں. لیکن پھر بھی گذارش ہے کہ نبض کی مدد سے امزجہ وکیفیات کی مفرد حالتوں کو جاننے اور سمجھنے سے پہلے، تحقیق نمبر 14 میں پیش کردہ کیفیاتی مرکب ومفرد حالتوں کے خاکہ جات کا بغور مطالعہ کرلیں. تاکہ میازمی مفرد نبض کو سمجھنے میں آسانی ہوسکے...

مفرد نبض معلوم کرنے کیلئے مریض کی کلائی پر رکھی گئی معالج کی چاروں انگلیوں کی مدد سے ناپا جاتا ہے کہ ہر واحد منزل (گہرائی پر دباؤ دینے کی حالت) پر نبض کی لمبائی کتنی ہوتی ہے. مثلاً:- نبض کی ٹھوکریں انگشتِ شہادت تک ہی محسوس ہورہی ہیں، دوانگلیوں تک، تین انگلیوں تک یا پھر چاروں ہی انگلیوں تک یعنی انگشتِ شہادت سے لیکر چھوٹی انگلی تک نبض کی ٹھوکریں محسوس ہورہی ہیں. تفصیلات کیلئے خاکہ ملاحظہ کریں اور کیفیات کے درجہء حرارت سمجھنے کیلئے تحقیق نمبر 15 کے آخری حصے میں پیش شدہ خاکہ بھی مطالعہ کریں:
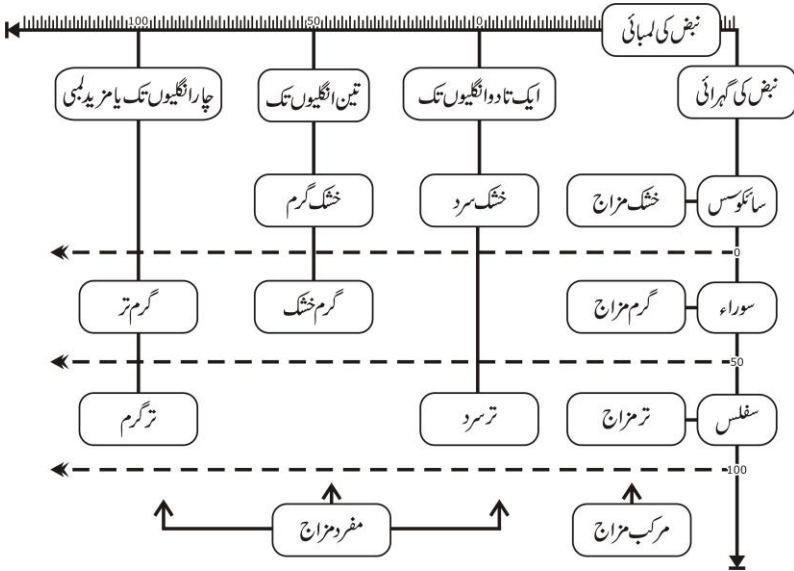
نبض کے بعد میازمی تشخیصی علامات، نشانیوں اور پیتھالوجیکل معیارات کا احاطہ بھی غور فرمائیے:

میازم:		سورا Psora	سفلس Syphilis	سائکوسس Sycosis	غیر میازمی حالت Non – Miasmatic Ailment
اخلاط:		صفراوی	بلغمی (رطب)	سوداوی	دموی
بافتیں:		Epithelial Tissues	Nervous Tissues	Muscular Tissues	Connective Tissues
نظامات:		Endocrine & Exocrine Systems	خبر گیری و حکم رسائی	ارادی و غیر ارادی تحرکات	انقباض و انبساط
امزجہ:	فعالی:	گرم خشک	تر سرد	خشک سرد	سرد خشک
	انفعالی:	گرم تر	تر گرم	خشک گرم	سرد تر
حالتِ مجاری:		پیچش	اسہال رقیق	قبض	مخلوط
رنگ:	فعالی:	زرد سرخ	سفید، نیلا	سیاہ زرد	مخلوط
	انفعالی:	زرد سفید	سفید زرد	سرخ زرد	مخلوط
عفونتی مادہ:		سوزشی یا خارشی مادہ	آتشکی مادہ	بواسیری یا سوزاکی مادہ	مخلوط
زہر:		Psoric Toxin	Syphilitic Toxin	Sycotic Toxin	Non – Miasmatic Disorders

Continued…

میازم:	سورا Psora	سفلس Syphilis	سائکوسس Sycosis	غیر میازمی حالت Non – Miasmatic Ailment
رطوبات:	Yellow Bile	Phlegmatic	Black Bile	Bone Marrow
ذائقہ: فعالی:	چرپرا	پھیکا، کسیلا	ترش	مخلوط
ذائقہ: انفعالی:	نمکین	میٹھا	کڑوا	مخلوط
دموی ترکیب:	W.B.C	Plasma	R.B.C	Composite
مراکز:	جگر	دماغ	دِل	خون اور ہڈیاں
اصطلاحِ مرض:	Physical Disease	Mental Disease	Emotional Disease	Neutral Disease
عضوی مساکن:	جسم کے تمام غدود	جسم کے تمام اعصاب	جسم کے تمام عضلات	الحاقی / مخاطی نظام
روح:	طبعی روح	نفسانی روح	حیوانی روح	اساسی روح (رُکنِ حیات)
شناخت:	خارش و سوزش	آبلہ و آتش	گوبی نما ابھار / مسے و ریاح	مخلوط
کیمیاوی ترکیب:	نمک / سالٹ	(کھار) الکلی / الکلائن	ترشہ (تیزاب) / ایسڈ	اساس (Neutral)
کیمیاوی جانچ:	PH Level 5 – 6	PH Level 8 – 14	PH Level 0 – 4	PH Level 7

دُنیائے طب میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ایک مشترکہ علامت کو کسی بھی ایک ہی قسم کی میازمی عفونت مان کر اُس کا سدباب کیا جاتا ہے۔ لیکن جب ہم کسی بھی واحد علامت کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ ہر میازمی و غیر میازمی حالت میں لاحق ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ معیاری و عام حالتوں پر مبنی مثال پیش کر رہا ہوں۔ تاہم اسی کلیہ پر تمام علامات کو میازمی و غیر میازمی کیفیات پر سمجھا اور تشخیص کیا جائے تو ضرور کامیابی حاصل ہو گی۔

خارش، نزلہ، کھانسی، درد، چھینکیں، ہچکی، دمہ اور بخار وغیرہ یہ تمام ہی علامات سوزشی مادہ کا نتیجہ ہیں۔ سوزشی حالت صرف سوراء میں ہی نہیں بلکہ سائکوسس، سفلس اور غیر میازمی کیفیت پر بھی لاحق ہو سکتی ہے۔ چونکہ ہر حالت پر سوزش کی وجہ سے سوراء ہی ذمہ دار ہوتا ہے۔ لیکن اصل میازمی حالت سے قطعی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ دیگر لاحق میازمی حالتوں میں سوراء ایک خودکار ترکیب پر عارضی سوزش پیدا کر کے لاحق مرض کا تنقیہ کرنے آتا ہے۔ مگر ہم جلد بازی میں اس عارضی حالتِ سوزش کو براہِ راست سوراء مان کر، دبانے یا ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن پھر یہ عارضی سوزش، دائمی حالت اختیار کر کے بعض درجات پر مریض کو جنونی و پاگل بھی بنا دیتی ہے ورنہ اصل مرض کو انتہائی پیچیدہ ضرور ہی بنا دیتی ہے۔ مندرجہءِ ذیل چارٹ و تفصیل اور تحقیق نمبر 14 کا بھی ایک بار بغور مطالعہ فرمالیں، تاکہ کیفیاتی درجات و تقسیم کو سمجھنے میں آسانی رہے:

سبب:	سوراء:	سفلس:	سائکوسس:	غیر میازمی سوزش:
سوزشی مادہ	Gi Ki_{2+} & Gi Ti_{2++}	Ti Gi_{2+} & Ti Si_{2++}	Ki Gi_{2+} & Ki Si_{2++}	Si Ki_{2+} & Si Ti_{2++}

یاد رکھیں کہ جب بھی کسی میازمی یا غیر میازمی حالت میں کوئی بھی کیفیت حالتِ کثافت میں قائم ہو جائیگی تو گرمی اپنی لطیف حالت میں برائے تنقیہ اثر انداز ہو کر سوزش لاحق کرنے کا سبب بن جائے گی۔ اور بدن کے جس حصے مرکز پر سوزشی حالت قائم ہو گی اُسی حصے اور ان ہی بافتوں میں بگاڑ یا سدھار قائم ہو گا۔ سوزش کو بھی

دو مختلف حالتوں میں تحقیق کیا جاتا ہے. تر سوزش، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی علامات میں تری یعنی رطوبتوں کی کثرت واضح پائی جاتی ہے. اور دوسری قسم میں خشک سوزش ہوتی ہے. اس کے نتیجے میں تمام سوزشی علامات میں خشکی اور ریاح کی کثرت تحقیق ہوتی ہے. یاد رکھیں کہ: بعض حالتوں میں مصنوعی سوزش قائم کر کے مرض کا تنقیہ کیا جاتا ہے اور بعض حالتوں میں لاحق سوزش کا دفیعہ کر کے مرض کا خاتمہ کیا جاتا ہے.

آتشکی، سوزاکی اور مخلوط حالتوں کو بھی اسی کلیہ پر ہی تحقیق کیا جاتا ہے. بس یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ لاحق حالت اپنے اسکیل میں کمی دِکھارہی ہے یا پھر زیادتی. کمی ہمیشہ اعضاء، بافتوں و عروق میں سکیڑ پیدا کرتی ہے اور زیادتی ہمیشہ کشادگی لاتی ہے. درجہءِ حرارت میں کمی کو ہم حالتِ کثافت اور اضافہ کو حالتِ لطافت سے جانتے ہیں. کیونکہ جب بھی کسی شے میں کمی لاحق ہو گی تو اس کا ہیز نیچے کو اور جب بھی زیادتی یا کثرت ہو گی تو ہیز بلندی کو جائیگا. کوئی بھی ہیز بیک وقت پستی و بلندی کی طرف کبھی بھی سفر نہیں کرتا. دورانِ خون بیشک ہر چہار سمت سفر کرتا ہے لیکن اسکو بھی یا تو کمی یا پھر زیادتی لاحق ہو گی. نوٹ: اگر کثافت کا حجم یا لطافت کا حجم اپنی اپنی حد سے بے حد تجاوز کر جائے تو اِن حالتوں کو ناقابلِ تلافی درجہ مانا جاتا ہے. معالجاتی اقدامات میں لاحق کمی کو پورا کیا جاتا ہے یا لاحق زیادتی کو گھٹایا جاتا ہے. مرضیاتی لاحق درجات Stages کا خاکہ ملاحظہ فرمائیں:

تشخیص:	حالت:	درجہ:	
سردی، گرمی، خشکی یا رطوبتوں کی کمی یا بیشی کا عام احساس.	کیفیاتی بگاڑ	ابتدائی درجہ	1.
خاص علامات پر مبنی تکالیف کا شدت سے اظہار. حاد حالت.	کیفیاتی شدت	درمیانہ درجہ	2.
علامات کا غیر واضح ہو جانا یا قابلِ برداشت شدت. کہنہ حالت.	کیفیاتی قبضہ	اونچا درجہ	3.
کہنہ مرض اچانک شدت اختیار کر کے فوراً پر سکون ہو جائے.	ناقابلِ تلافی حالت	آخری درجہ	4.

اس ساری بحث میں ایک سوال یہ بھی پایا جاتا ہے کہ چونکہ یہ میازمی یا غیر میازمی حالتیں تو اپنے اپنے جسمیہ مرکزہ پر ہی ہوتی ہیں تو ایسا کیسے ممکن ہے کہ سوراء، سفلس، سائکوسس یا غیر میازمی حالتوں میں سے کوئی بھی ایک ہی حالت لاحق ہو کر جسم کے مختلف حصوں یا دوسری کیفیات کے مراکز پر اپنے لیکن مختلف مختلف اثرات مرتب کرے؟ تو اس سوال کا جواب بھی بہت ہی آسان ہے کہ جسم انسانی اِن چار بنیادی بافتوں کا مرکب ہے. ہر ایک بافت تہہ در تہہ سراپا بدن ایک جال کی طرح پورے جسم کو گھیرے ہوئے ہے. ہر واحد بافت اپنی اقسام کی کُل فافتوں کے ساتھ حرکی (Dynamic) لہروں کے ذریعے متصل (Connected) ہے. اگر سر میں موجود Epithelial بافتوں میں بگاڑ لاحق ہو جائے، تو حرکی لہروں کی بدولت اسکی خبر بمعِ تاثیر، جسم میں موجود تمام ہی Epithelial بافتوں تک پہنچ جاتی ہے. اور اسی وجہ سے جسم میں مختلف مقامات سے ان ہی بافتوں سے متعلق مقامی تشویش و ہلچل کا اظہار ظاہر ہونے لگتا ہے. یہ تشخیصی نکتہ Nerve بافتوں، Muscular بافتوں اور Connective بافتوں پر بھی اسی ہی کلیہ پر لاگو ہوتا ہے. نیز یاد رکھیں کہ کل کائنات میں موجود ہر ایک ذرہ ذرہ اپنی اپنی قسم کے موجود دیگر ذروں سے اسی جسمیہ تحقیق پر ہی متصل و مقفل پایا جاتا ہے. یہ ہی وجہ ہوتی ہے کہ کسی ایک کہکشاں میں کسی بھی بگاڑ کے اثرات دوسری کہکشاؤں میں بھی اسی ہی نوعیت پر ظاہر ہونے لگتے ہیں. سو یہ ہی قانونِ فطرت ہے اور یہ ہی کلیہ ہائے تشخیص ہے.

ہم تمام میازمی حالتوں میں سوراء کا دخل کچھ اِس فارمولا پر تشخیص کرتے ہیں: جیسا کہ سوراء کی کیفیت گرم مزاج پر مبنی ہوتی ہے تو ہم تمام میازمی حالتوں میں گرمی کا درجہ و کردار ناپتے ہیں کہ یہ لاحق گرمی برائے تنقیہءِ مرض لاحق ہے یا پھر خود ہی مرضیاتی حالت بن گئی ہے. ہر دو صورتوں میں، مختلف میازمین کے اندر سوراء کس طرح موجود ہو سکتا ہے. اِس کو ہم مندرجہءِ ذیل خاکہ سے دیکھتے ہیں کہ سلفس میازم کی کیفیت تری یعنی رطب

مزاج کی حامل ہے اور سائکوسس کی کیفیت خشک مزاج کی حامل ہے. لیکن جب ان امزجہ کو مفرد حالتوں میں یعنی کیفیات کی انفرادیت کے طور پر دیکھتے ہیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ جس طرح تحقیق نمبر 5 میں درج اساسی یعنی غیر میازمی مزاج کا تمام میازمی حالتوں میں پایا جانا ثابت ہوتا ہے بالکل اسی طرح سے ہی سوراء کا عنصر بھی تمام ہی میازمی حالتوں میں پایا جاتا ہے. سوراء کے مزاج کو تمام میازمی حالتوں میں انڈرلائین کر دیا گیا ہے:

میازم:	سوراء		سفلس		سائکوسس	
مرکب مزاج:	گرم		تر		خشک	
مفرد مزاج:	گرم خشک	گرم تر	تر گرم	تر سرد	خشک سرد	خشک گرم
سوراوی پہچان:	گرم + ؟		؟+ گرم		؟+ گرم	

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جس طرح کوئی بھی مزاج ہمیشہ مرکب صورت پر ہی تشخیص ہوتا ہے. بالکل اسی طرح ہی مرض بھی ہمیشہ دو مختلف کیفیات کے غیر معتدل ٹکراؤ کے نتیجے میں ہی لاحق ہوتا ہے. مثلاً: گرمی میں خشکی یا تری کا غیر معتدل ہو جانا. تری میں گرمی یا سردی کا غیر معتدل ہو جانا اور خشکی میں سردی یا گرمی کا غیر معتدل ہو جانا. المختصر کہ اگر گرمی غیر معتدل ہو جائے تو مرض کا مرکز جگر قرار پائے گا اور تمام نظاماتِ جگر و افعال متاثر ہونگے. جب تری غیر معتدل ہو جائے تو مرض کا مرکز دِماغ قرار پائے گا اور تمام نظاماتِ دماغ و افعال متاثر ہونگے اور جب خشکی غیر معتدل ہو جائے تو مرض کا مرکز قلب قرار پائے گا اور تمام نظاماتِ قلب اور افعال متاثر ہونگے. کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کیفیات تو معتدل رہیں مگر امراض لاحق ہو جائیں.

مریض کو چیک کرتے وقت ہم ہمیشہ مرض کو ہی تشخیص کرتے ہیں کہ آیا مرض میازمی ہے یا غیر میازمی ہے. اور اس ظاہر شدہ مرض کو مختلف حالتوں و مدارج پر تقسیم کرتے ہیں کہ لاحق مرض میں کیا کمی واقع

ہوئی ہے اور کیا زیادتی یا بیشی پیدا ہوئی ہے. کیونکہ یاد رکھیں کہ جسم کے مختلف نظامات میں عدم توازن کو ہی مرض کہا جاتا ہے. تاہم اگر مرضیاتی حالت خون میں ہے تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ: خون کے سرخ ذرات میں کمی واقع ہوئی ہے یا زیادتی لاحق ہو گئی ہے. خون کے سفید ذرات یا دیگر موجود اجزاء میں بھی اسی بنیاد پر ہی تشخیص کرتے ہیں کہ کِس جز میں کمی یا بیشی پیدا ہونے کی وجہ سے مرضیاتی علامات ظاہر ہو رہی ہیں. اور اسی ہی طرح کمی بیشی کی مدد سے ہم لاحق تمام میازمی و غیر میازمی مرضیاتی حالتوں کو مخصوص و مختلف نام دیکر یعنی خاص اصطلاح سے یاد کر کے پہچانتے ہیں. مثلاً:- ھیپاٹائٹس، جوائنڈس، پیرالائسس، ہائی بلڈ پریشر، لو بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک، تھیلے سیمیا وغیرہ وغیرہ. یہ تمام ہی علاماتی حالتیں انفرادیت کی بنیاد پر، ہر فرد میں مختلف اسکیل پر حملہ آور ہوتی ہیں. تاہم اسی اسکیل یا درجہ کو پہچاننا ہی دراصل کُلیات و قانونِ ہومیوپیتھی ہے. یاد رکھیں کہ یہ تمام نام مرض کی کمی بیشی کی اصطلاح ہیں نہ کہ بذاتِ خود مرض. کیونکہ ہومیوپیتھک درست فلسفہ کے مطابق، مرضیاتی عفونتیں صرف چار کی تعداد پر ہی مانی جاتی ہیں. اور بیک وقت بہت ساری بیماریاں لاحق نہیں ہو سکتیں. تاہم ہر ہومیوپیتھک ڈاکٹر / معالج کو چاہیئے کہ وہ اِس بنیادی فلسفہ کے ساتھ ساتھ، اِن مرضیاتی علاماتی اصطلاحی ناموں سے بھی بخوبی واقفیت اور تمیز و تفریق کی جانکاری بھی رکھے؛ کہ کِس مرضیاتی علاماتی اصطلاح کی بنیاد کمی ہے اور کِس مرضیاتی علاماتی اصطلاح کی بنیاد زیادتی ہے. تا کہ علامات و مرضیات پر بلا تضاد فتح حاصل کر لے.

جسم میں توانائیاں بھی ایک خاص ترکیب پر کام کرتی ہیں. مثلاً: اگر آپکو "خطرہ" محسوس ہو تو نظاماتِ جسم اپنے دفاع میں ایک ایسی "بہادرانہ قوتِ مقابلہ و طاقت" پیدا کر دینگے کہ آپ اکیلے ہی دس پر بھاری ہو جاؤ. اور اگر آپکو "ڈر" محسوس ہو تو اسی ہی طرح سے اُس سے نمٹنے کیلیئے یا اُس سے متاثر ہو جانے کیلیئے حالات کے مطابق قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں. یہ بالکل ایسے ہی ہوتا ہے کہ اگر منفی توانائی (Negative Charge) لاحق ہو

جائے تو غیر جانبدار(Neutral Charge) توانائی حرکت میں آجائے گی. اور اگر نیوٹرل توانائی لاحق ہو جائے تو تو مثبت(Positive Charge) اور اسی ہی طرح سے مثبت توانائی لاحق ہونے پر منفی توانائی اثر انداز ہو کر لاحق حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے متحرک ہو جائے گی. یعنی جب نفسانی روح متاثر ہوتی ہیں تو حیوانی روح دفاع میں پیش پیش رہتی ہے. اور جب حیوانی روح لاحق ہوتی ہے تو طبعی روح دفاعی سرگرمیاں سنبھالتی ہے. اسی ہی طرح سے طبعی صورتحال پر نفسانی روح مقابلہ کرتی ہے. توانائیوں وارواحِ انسانی میں تعلق وترکیب کا خاکہ ملاحظہ کریں. نیز عناصر، کیفیات وتوانائیوں کے بنیادی تعارف کیلئے تحقیق نمبر 11 کا بغور مطالعہ فرمائیں.

عناصر:	توانائیاں:	ارواح:	میازم:
Electrons	Negative Charge	طبعی روح	سوراء
Neutrons	Neutral Charge	نفسانی روح	سفلس
Protons	Positive Charge	حیوانی روح	سائکوسس
Neutrinos	Gravitational Mass	اساسی روح	غیر میازمی حالت

انسانی یا کسی بھی زندہ جسم کی ارتقائی بناوٹ غیر معتدل کیفیات واجزاء پر کبھی بھی نہیں ہوئی ہے.

جس طرح سے کسی بھی میازمی یا غیر میازمی حالتوں میں بگاڑ کے ذمہ دار کیفیاتی اسباب کے سوائے کچھ دیگر اسباب بھی ہم نے مطالعہ کیئے ہیں. بالکل اسی طرح سے کچھ مخصوص عوارض کا تعلق مخصوص علاقہ جات یعنی خطوں سے بھی وابستہ ہوتا ہے. کیونکہ ہر علاقہ وخطہ کی آب وہوا اور موسم وماحول ایک دوسرے سے مختلف ہے. تاہم ایک معالج کو یہ بھی جاننا چاہیئے کہ میازمی یا مرضیاتی حالتوں میں پایا جانے والا بگاڑ کِس خطے سے تعلق رکھتا ہے. تاکہ وہ اُس بگاڑ کے مضر اثرات کا درست پیمانہ ڈھونڈ سکے. کیونکہ ایک خطے سے وابستہ بگاڑ دوسرے خطے میں

انتہائی کمزور ہو تا ہے. تاہم جاننا چاہیئے کہ دنیامیں پھیلنے سے پہلے، کون سا میازم کس خطے میں عفونت زدہ ہوا.

	میازم:	خلط:	عفونتی مادہ:	علامات:	جائے پیدائش:	متاثر نسل:
1.	سورا	صفراوی	سوزشی مادہ	خارش	ایشیاء	سامی
2.	سفلس	بلغمی	آتشکی مادہ	چھالے	یورپ	یافی
3.	سائکوسس	سوداوی	سوزاکی مادہ	مسے	افریقہ	حامی

واضح رہے کہ جس طرح ایشیائی امراض یورپ وافریقہ اور دیگر خطوں میں شدید نہیں ہوتے. اسی طرح سے ہی یورپی وافریقی امراض بھی دیگر خطوں میں اپنی اصل مرضیاتی شدت کا مظاہرہ بہت ہی کم پیمانہ پر کرتے ہیں. مثلاً:- سفلیٹک یا بلغمی امراض جیسا کہ نزلاوی حالتیں جنہیں (Influinza like illness) بھی کہا جاتا ہے، یورپ میں ہمیشہ وبالِ جان ہوتی ہیں. مگر دوسرے خطوں میں اس کا اثر قابلِ برداشت حد تک یا بہت ہی کم ہوتا ہے. لیکن سوزشی امراض چونکہ ایشیا سے تعلق رکھتے ہیں تو ہم اِن میں ہمیشہ گھرے رہتے ہیں. یہ سب مختلف علاقوں میں پائے جانے والے موسمی، ماحولیاتی اور خوردونوش اثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں. تاہم تشخیص میں مرض اور مریض کے علائقہ کی جانکاری ضرور ہی لینی چاہیئے. تاکہ علاج کی فراہمی سادہ اور آسان ہو سکے.

یہ تمام میازمی امراض دنیا بھر میں سیر وسیاحت، ہجرت، سرحدی قبضہ ولوٹ مار کرنے والے اور محقق گروہوں کی، ایک سے دوسرے علاقہ میں، آمد کی وجہ سے پھیلے. بین العلاقائی امراض کے پھیلنے کے تین بڑے اسباب ہیں. پہلا سبب جنسی تعلق وبے راہ روی، یعنی شادی کر کے یا پھر بالجبر وبالرضا زناکاری. دوسرا سبب سازشی اقدامات. اور تیسرا سبب تبادلہ ہائے تہذیب وتمدن، رہن سہن اور خوردونوش اشیاء ہیں. بین العلاقائی سطح کی طرح اندرونِ علاقہ جات میں بھی امراض کی شدت وافزائش میں تفریق پائی جاتی ہے. مثلاً: پہاڑی علاقہ

جات، میدانی علاقہ جات، ساحلی علاقہ جات، ریگستانی علاقہ جات، سر سبز جنگلات پر مبنی علاقہ جات، سرد علاقہ جات، گرم علاقہ جات، بارشی علاقہ جات، خشک علاقہ جات، چکنی زمینی حدود، زمینی شور حدود، صنعت و تجارت کے مراکز، کاشتکاری علاقہ جات، مختلف معدنی خزانوں سے لبریز علاقہ جات وغیرہ میں پائے جانے والے میازمی امراض میں بھی ایک دوسرے کے مقابلہ میں تفریق نمایاں ہوگی. یاد رکھیں کہ غیر میازمی امراض ہی ایسے امراض ہیں کہ جو انسان کی عمر و طاقت کا تعین کرتے ہیں اور انسان کی زندگی کی بقاء و فناء کی بنیاد ہیں. اسی وجہ سے غیر میازمی امراض کو اساسی و نیوٹرل امراض کے نام سے جانا جاتا ہے. جبکہ میازمی امراض نظامات البدن کی فنی خرابی کا نام ہیں. تاہم غیر میازمی امراض کبھی بھی میازمی امراض کی طرح ایک سے دوسرے انسان میں منتقل نہیں ہوتے. بلکہ ایک کی طرح دوسرے انسان میں بھی مشترکہ طور پر پائے جاسکتے ہیں.

سراپابدن جسم پر جسم میں تہہ در تہہ موجود، تمام مفرد خلیات اپنی اپنی جنس سے ہمیشہ حرکی توانائی کی بدولت رابطے میں رہتے ہیں. اسی وجہ سے تمام مفرد خلیات کے بگاڑ جسم کے مختلف مقامات پر بھی اپنے نشانات و علامات ظاہر کرتے ہیں. تاہم اب ہم کوشش کریں گے کہ امراض کی تشخیص کو جسم کے مختلف مقامات کے جائزہ سے آسان بنائیں. جسمانی ساخت کا جائزہ لیتے وقت ہمیشہ اُن اعضاء یا مقامات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ جن کا دیکھا جانا قابلِ اعتراض نہ ہو. جسم کے ایسے حصوں میں مریض کا منہ، ہاتھ، بازو، پیر، آنکھ، ناک، کان، زبان وغیرہ سرِفہرست ہیں. اِس قسم کی ظاہری نظری تشخیص کے علاوہ پیتھالوجیکل لیبارٹری ٹیسٹ میں الٹراساؤنڈ، ای سی جی، ای ای جی، ایکسرے و دیگر اسکین، ایل ایف ٹی، سی بی سی، اور پیشاب کی جانچ وغیرہ بہت حد تک قابلِ بھروسہ ہیں. ورنہ عموماً بقیہ تمام ہی لیبارٹری ٹیسٹ ناقابلِ اعتماد Unreliable ہوتے ہیں. ایکسرے اور تمام قسم کے اسکین تشخیص میں کافی معاون ہونے کے باوجود، اپنے تابکاری ضمنی اثر کی وجہ سے انتہائی مضرِ صحت بھی

ثابت ہوتے ہیں. تاہم انتہائی ضرورت کے علاوہ اِس قسم کے ٹیسٹ ہر گز نہ کروائے جائیں. اب ہم جسم کے ان خاص حصوں کا بھی ایک جائزہ لیں گے کہ جو اندرونی بگاڑ کے نشانات، ظاہری جسم پر مختلف علامات کی صورت میں ظاہر ہو کر منعکس نقوش دکھاتے ہیں:

1. ہاتھ:- ہر انسان کا ہاتھ نظاماتِ جسم کے اندرونی / باطنی نظامات کی منعکس نشاندہی / عکس بندی کرتا ہے. کلائی سے نبض کی جانچ ہوتی ہے. ہاتھ و بازو کی چمڑی کے رنگ اور خدوخال سے خلیات کو لاحق کمی بیشی کی جانچ ہوتی ہے. اور انگلیوں و ناخنوں سے رئیس و شریف اعضاء کی منعکس تصویر کی جانچ ہوتی ہے. ہر جانچ میں رنگ، خدوخال اور دیگر ظاہری حالتوں کو اصل اعضاء کا عکس مانا جاتا ہے. یہاں پر ہم صرف ہاتھ کی انگلیوں کے منعکس تعلق کی تصویر کشی کریں گے. لیکن یاد رہے کہ پاؤں کی انگلیوں کا تعلق بھی بالکل اسی ہی تحقیق پر تشخیص ہو گا:
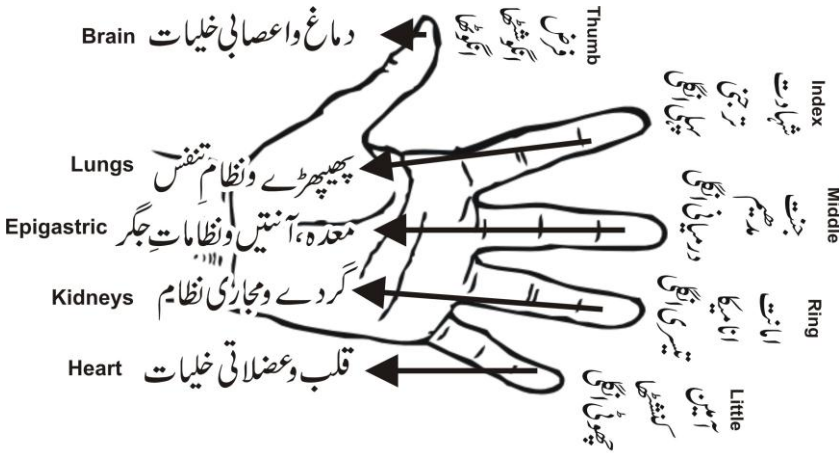
2. چہرہ:- چہرہ بھی باطنی اعضاء کی مکمل تصویر کشی کرتا ہے. اوائلی حکماء و اطباء کا ماننا ہے کہ چہرہ میں پورا یعنی سراپا بدن انسانی جسم کا عکس جھلکتا ہے. تاہم تمام خدوخال، حرکات اور رنگ و رونق کو مختلف

مقامات پر پا کر متعلقہ اصل عضوء کی صحت و حالتِ مرض کا روشن عکس جاننا چاہیئے.
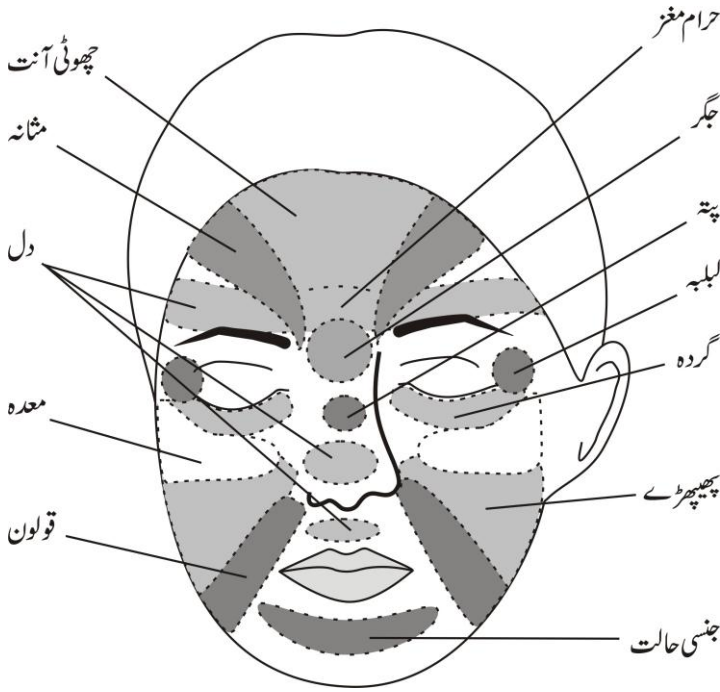
3. زبان:- مریض کی زبان کی مدد سے تشخیص کرتے وقت دو مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے. اول یہ کہ زبان کے حجم کا جائزہ لیکر خشکی، گرمی، تری یا سردی کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ زبان کون سا مزاج ظاہر کر رہی ہے. دوئم یہ کہ زبان کی ماہیت و کیفیت اور تمام نظر آنے والی حالت کا جائزہ لیا جاتا ہے. مثلاً:- خدوخال، رنگ اور حرکات وغیرہ کو نوٹ کر لینے کے بعد زبان پر مختلف مقامات کے عکس کو دیکھ کر اس مقام سے متعلقہ اصل عضوء کی حالت کا اندازہ لگایا جاتا ہے. کہ کون سا مزاج متاثر کر رہا ہے اور کون کون سے اعضاء میں کس بگاڑ کی نشاندہی / علامت ظاہر ہو رہی ہے وغیرہ.
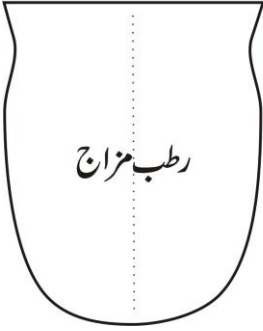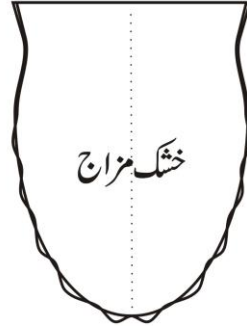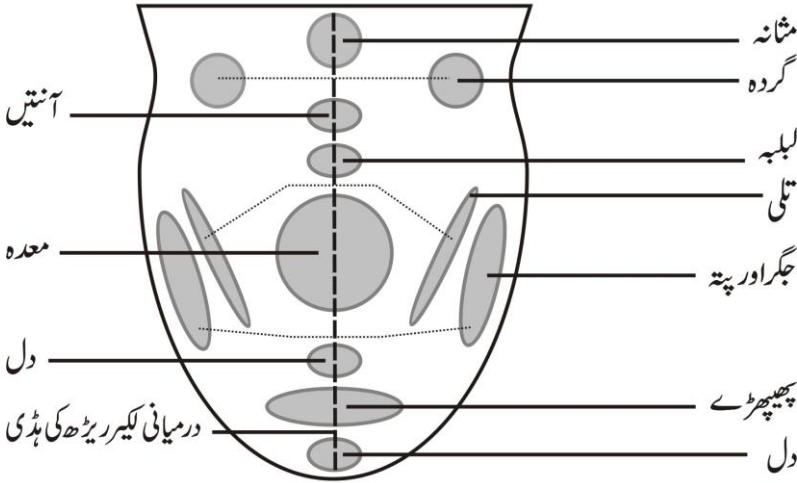
4. شکم:- امراض و علامات کی شدت زیادہ تر مقامِ شکم میں ہی ظاہر ہوتی ہے. تاہم ہر معالج کو جاننا چاہیئے کہ شکم میں کون کون سے حصے پائے جاتے ہیں. اور ہر واحد حصے میں کون کون سے اعضاء کار فرما ہیں؟ اس تشخیص کو آسان بنانے کیلیئے اطباء متقدمین نے شکم کو امزجہ کی طرح ہی نو(9) حصوں پر تقسیم کر

کے وضاحت کی ہے کہ اگر مریض شکم کے کسی بھی حصے میں تکلیف کی شدت کا اظہار کرے تو جاننا چاہیئے کہ اُس حصے میں کون کون سے اعضاء و نظامات متاثر ہو کر مطلوبہ شکایت کا باعث بن سکتے ہیں.
سب سے پہلے شکم کے حصے اور ان حصوں کے نام نوٹ فرمالیں:
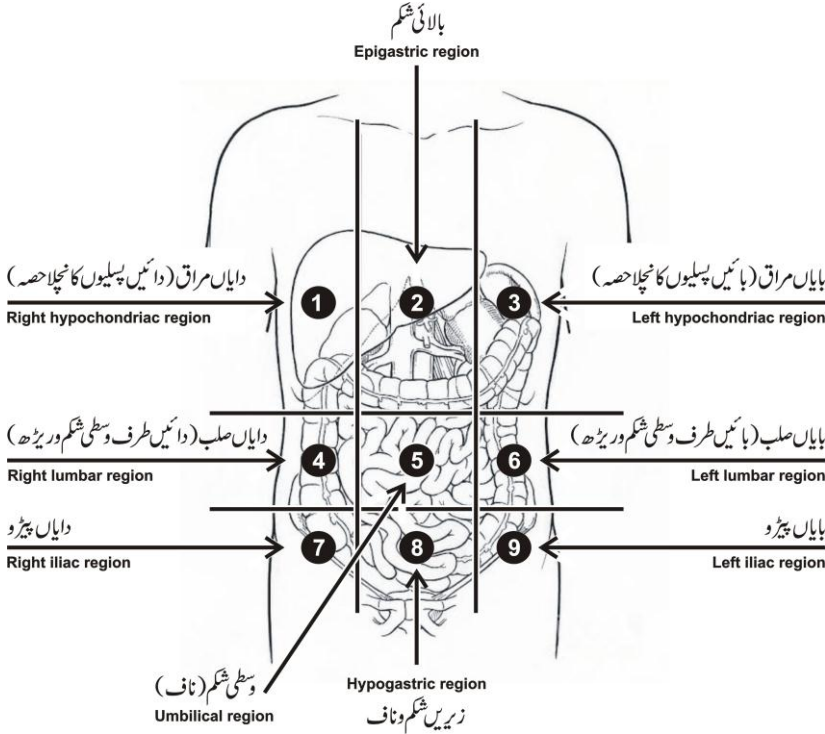
اس خاکہ کو سمجھ لینے کے بعد انتہائی ضروری قدم یہ ہو گا کہ شکم و جسم میں موجود اعضاء کی تشریح و افعال سے بھی مکمل یا ہر ممکنہ حد تک واقفیت حاصل ہو. تا کہ شکم کے متاثرہ حصوں میں متاثر عضوء کی بھی با آسانی نشاندہی کی جاسکے. نیز اسی جانکاری کی بدولت ضرورت پڑنے پر کوئی ٹیسٹ بھی کیا / کروایا جاسکے گا. مَیں یہاں پر عام طور پر میازمی مادہ سے متاثر ہونے والے شکمی و صدری اعضاء

کی تصویر پیش کر رہا ہوں. لیکن امید ہے کہ آپ علم تشریح الاعضاء Anatomy اور علم افعال الاعضاء Physiology کو بہت ہی باریک بینی سے ضرور مطالعہ فرمائیں گے. تاکہ شکم و تمام جسم کے متاثر حصوں کا بہتر طور پر تشخیص و علاج کر سکیں.
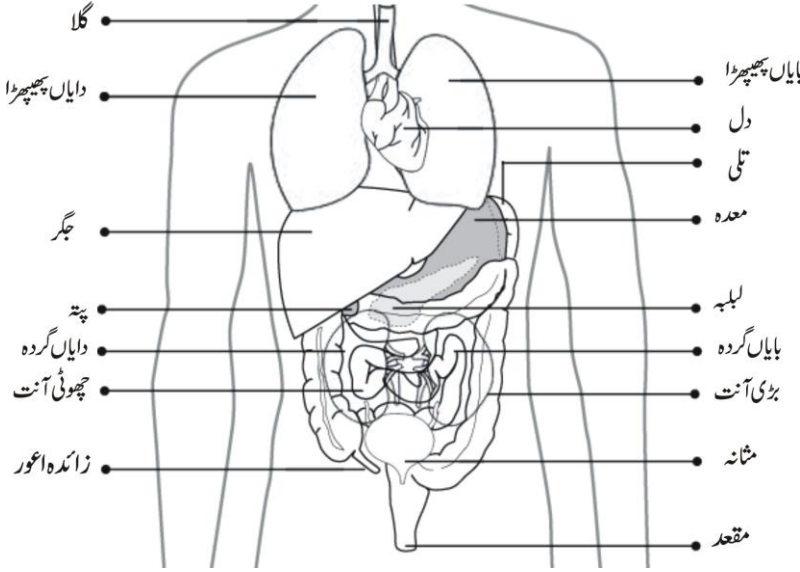
5. سراپا بدن:- پورے جسم کے بارے میں جب مَیں نے کیفیاتی اثرات کا مطالعہ کِیا تو بہت ہی عمدہ و حیرت انگیز انکشافات ہوئے. نیز شعوری طور پر یہ معلوم ہوا کہ ہم جسم کے کسی خاص حصے کیلئے کوئی خاص کیفیت رکھنے والی ادویات یا دیگر ریمیڈیز کا استعمال کس وجہ سے کرتے ہیں؟ جبکہ جسم کا دایاں حصہ گرم مزاج کا مسکن ہے تو اِس کے علاج میں عموماً گرم اغذیہ، ادویہ و حفظِ ماتقدم کیوں اپناتے ہیں. اور جبکہ جسم کا بایاں حصہ خشک مزاج کا مسکن ہے تو اس کے علاج میں خشک اغذیہ، ادویہ و حفظِ ماتقدم کیوں اپناتے ہیں؟ کیونکہ جب جسم کا دایاں حصہ متاثر ہوتا ہے تو عموماً جسم کے دائیں مزاج میں

گرمی بگڑ کر کیفیاتِ غیر میں بدل جاتی ہے.. یہ ہی صورت جسم کی بائیں طرف اور دِماغ کے ساتھ بھی لاحق ہے. حکماء و اطبائے متقدمین کی اِس کھوج نے مجھے واقعی یہ احساس دلایا کہ ہم جدید سائنس کے نام پر فقط کیمیاوی جال میں ہی پھنسے ہوئے ہیں. کیونکہ سچ تو یہ ہی ہے کہ علاج کا مقصد جسم کو لاحق کیفیات سے نکالنے کیلیئے مناسب و موزوں ماحول کا بندوبست کرنا ہے باقی جسم خودکار نظام کے تحت اپنی مرمت کرنا بخوبی جانتا ہے. اسی روشنی میں طبِ مشرق و طبِ قدیم نے علاج کو ہمیشہ دو مختلف طریقوں سے وضح کیا ہے. پہلا طریقہ جسم کو موزوں ماحول و کیفیات کی فراہمی کروانا اور دوسرا طریقہ کہ اگر کوئی مضر شے جسم میں داخل ہو جائے یا پھنس جائے تو اسے جسم سے باہر نکالنے کیلیئے مناسب اقدامات اُٹھانا ہے... کیفاتی بگاڑ اور تدابیری اختصار کیلیئے یہ تصویری جائزہ ملاحظہ فرمائیں:
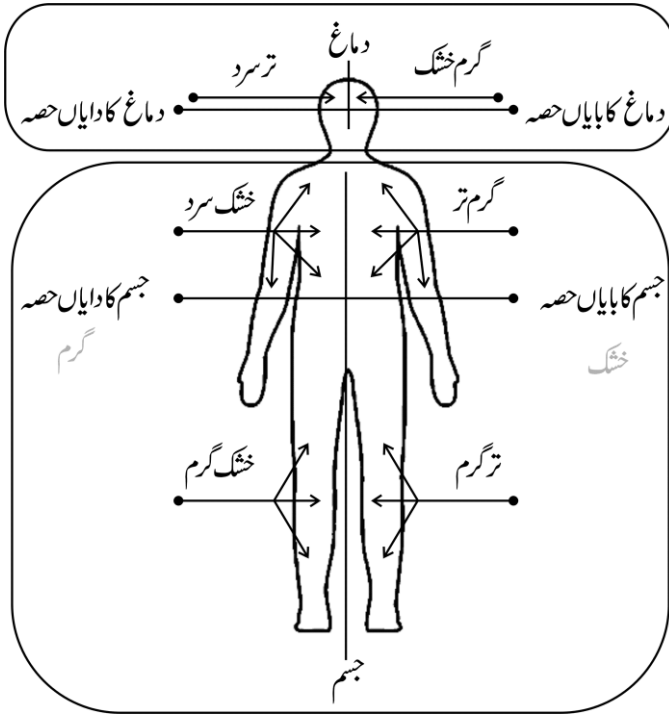
آپ سب ہی نے ضرور مشاہدہ کیا ہو گا کہ موسمِ سرما میں زیرِ زمین نکلا ہوا یعنی معدنی پانی گرما گرم نکلتا ہے جبکہ موسمِ گرما میں زیرِ زمین سے نکلتا ہوا پانی اتنا سرد ہوتا ہے کہ جیسے برف سے ٹھنڈا کیا گیا ہو... کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ یہ ہی تو نظام و قانونِ فطرت ہے اور اِسی نظام سے ہی ہم جسمانی فطری نظامات کے کلیات اخذ کرتے ہیں. مذکورہ بالی کیفیاتی بگاڑ کی تصویر کو بہتر طور پر سمجھنے کیلئے ایک فطری کلیہ پیش کرتا ہوں. امید کہ قانونِ فطرت کو سمجھنے میں معاون ثابت ہو گا: موسم سرما میں قدرتی طور پر اگنے والی فصلیں مزاج کے اعتبار سے سرد تر، سرد خشک اور سرد گرم ہوا کرتی ہیں. جبکہ موسمِ گرما کی فصلیں گرم خشک، گرم تر اور تر گرم ہوا کرتی ہیں. تا کہ ہم موسی بدلاؤ کے شکار نہ بن سکیں. چونکہ ہم موسمِ سرما میں پانی اور دیگر ایسی اشیاء کا استعمال بہت کم کرتے ہیں کہ جس کی وجہ سے جسم میں پانی، حرارت وضروری غذائیت کی کمی کو پورا کیا جا سکے. تاہم یہ مزاجی پھل اور سبزیاں ودیگر خوردونوش پیداواریں ہماری فطری ضرورت کو پورا کرنے کا سبب بنتی ہیں. یہ ہی صورت موسمِ گرما کی فصلوں کے ساتھ بھی لاحق ہے. تاہم تشخیص کرتے وقت موسم اور لاحق کیفیت کو سمجھنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے. کیونکہ جسم کو یہ ہی سب کچھ لاحق ہوتا ہے.

کچھ اہم تشخیصی نکات و مشاہدے بھی درج کر رہا ہوں تا کہ مریض کو دیکھ کر حالتِ مرض کی اندرونی جانکاری اور مرضیاتی اصطلاحی علاماتی نام و مقام کی معلومات حاصل کر لینے میں کچھ مدد میسر ہو سکے:

1. اگر مریض کا چہرہ دبلا پتلا ہو اور سر جھکانے سے سینے کی ہڈیاں نمایاں ہو جایا کرتی ہوں، چہرے کی رنگت سیاہی مائل، کان کے بیرونی حاشیوں پر معمول سے زیادہ سفیدی بچھی ہوئی ہو، آنکھیں باہر نکلی ہوئیں اور معمول سے ذیادہ بڑی ہو جائیں تو ایسا مریض بلا شبہ تپ دق میں مبتلا ہو گا. اس کے ساتھ ہی اگر نچلا ہونٹ سیاہی مائل ہو اور پسینے میں خاص قسم کی بُو آتی ہو

توسل کا بھی عارضہ جانیں.

2. جب کسی مہلک مزمن مرض کے مریض پر ہنسی خوشی اور مسرت کے آثار ہوں تو سمجھ لیں کہ مریض کی موت کا وقت قریب ہے اور قوتِ مدبرہ نے مرض کا مقابلہ کرنا چھوڑ دیا ہے.
3. جب مریض کے چہرے پر فکر کے آثار نمایاں ہوں اور اوپر کی طرف منہ کر کے پھر متفکر ہو جایا کرے تو خیال کرنا چاہیئے کہ وہ مزمنہ آتشک، سوزاک یا سوزش میں مبتلا ہے. نوٹ:- بحالتِ سوزاک مریض کا نچلا ہونٹ سیاہ ہوتا ہے. اور بحالتِ آتشک چہرے کی رنگت بھر بھری ہوتی ہے اور سوزش میں زرد رنگت کی نمایاں جھلک ہوتی ہے.
4. جب مریض کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوں اور پتلیوں کے گرد نیلے حلقے پڑے ہوئے ہوں اور ہاتھوں کے ناخن پیچھے سے سفید ہو گئے ہوں تو ایسا مریض یقیناً جریان میں ماخوذ ہو گا.
5. جب مریض کا چہرہ اور آنکھیں خشک نظر آئیں اور طبیب سے نظر نہ ملا پائے بلکہ شرم محسوس کرے تو وہ مجلوق اور ضعفِ باہ کا شکار ہو گا.
6. ہیضہ، طاؤن اور دیوانگی میں مریض کا چہرہ خوفزدہ ہوتا ہے.
7. مریض صرع کا چہرہ بیوقوفی، سستی اور کاہلی کی علامات ظاہر کرتا ہے.
8. ضعفِ جگر میں چہرہ کا رنگ پھیکا اور چہرہ پھولا ہُوا ہو گا. مرض سرطان میں چہرہ نیلگون، آتشک میں مٹیالے رنگ کا. یرقان میں زرد اور عظم طحال میں میلا اور پھیکا رنگ ظاہر کرتا ہے.
9. امراضِ قلب میں چہرہ کی رنگت مٹیالی بعض اوقات سیاہی مائل ہوتی ہے.
10. حمیات شدید کی ابتدا میں چہرہ سرخ و بارونق ہوتا ہے اور بوقتِ انحطاط ہونٹ خشک، چہرہ زرد،

سفید آنکھیں اور غم کے آثار نمودار ہوتے ہیں.

11. جگر چھوٹا ہوگیا ہو، گردہ میں ورم ہو، خون میں سمیت کا اثر ہو تو آنکھیں معمول سے زیادہ باہر نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہیں

12. اگر مریض ٹکٹکی باندھے رہے اور آنکھیں ایک ہی جگہ گڑی رہیں تو یہ علامت ہے غشی کے طاری ہونے اور حواسوں کے سست ہونے کی.

13. جنون کے مریض کے کانوں پر خونی رسولی پیدا ہو جاتی ہے.

14. نقرس اور گھٹیا کے مریض کے کانوں کی لُو میں کنکر جیسی سخت گلٹیاں نمودار ہو جاتی ہیں.

15. ورم معدہ شدید میں زبان کی نوک اور اسکے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں.

16. ضعفِ ہضم اور ورم معدہ میں زبان بڑی اور ڈھیلی ہوجاتی ہے. اور اکثر اس پر سفید یا زرد رنگ کا میل جم جاتا ہے.

17. اورام جگر سوئے ہضم یا دم گُھٹنے کی حالت میں زبان کا رنگ نیلگون یا بیگنی ہو جاتا ہے.

18. ذات الریہ میں زبان پر گاڑھا میل اور لیسدار مادہ جم جاتا ہے.

19. ورم طحال اور کمئ خون میں زبان کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے.

20. حلق اور تالو کے امراض میں زبان سرخ رہتی ہے.

21. تپِ محرکہ اور ہذیان میں زبان تھر تھراتی ہے.

22. زبان میں لکنت آنا (صاف گوئی نہ ہونا) کمزوریء بخار یا امراضِ دماغ کی علامت ہے.

23. خسرہ و چیچک میں زبان پر چھالے نمودار ہو جاتے ہیں.

24. پیچش میں زبان مرجھا سی جاتی ہے.

25. بد ہضمی اور قبض میں زبان کا رنگ سفید اور اس پر میل جما رہتا ہے.

26. زبان کا کانپنا تمام حاد امراض میں خراب علامت اور امراضِ مزمنہ (کہنہ) میں معمولی بات ہے.

27. دماغی دباؤ اور تھکان میں زبان آہستہ سے باہر نکل کر کھلی پڑی رہتی ہے.

28. زبان دبیز ہو اور اس پر دانتوں کے نشان بن جائیں تو یہ خرابیٔ معدہ ہوگی.

29. زبان تیز اور نکیلی ہو جائے تو دماغی ورم ہو گا.

30. زبان چمکدار سرخ ہو تو معدہ یا انتڑیوں کی رطوباتی جھلیوں کا ورم ہو گا.

31. زبان پر سفید فر کا جما ہونا ورمِ معدہ اور موٹی زردی مائل فر صفرا کی علامت ہے.

32. زبان پر سیاہ اور بھورا میل بخار کی علامت ہے.

33. زبان پر سیاہ سیسہ کی مانند فر اور تکان و منہ آنا موت کا پیغام ہے.

34. زبان زرد ہو تو نقص جگر میں ہے. اور سیاہ بھورے رنگ کی ہو تو یہ زندگی کو قائم رکھنے والی طاقتوں کے ختم ہونے اور خون میں زہر کے اثر انداز ہونے کی دلیل ہے. سرے و کنارے صاف ہونا صحت کی دلیل ہے.

35. زبان موٹی اور چوڑی و رنگ میں زرد ہو تو یہ پیشاب میں نشاستہ آنے اور کمیٔ خون کی علامت ہے. اس حال میں عمل جراحی اور مرکباتِ سیماب کھلانا ممنوع ہے. فولاد کھلایا جائے بہتر ہو گا.

36. زبان کا گوشت کے ہمرنگ نیز صاف اور چمکدار ہونا ذیابیطس کی موجودگی کی علامت ہے.

37. زبان تر ہو اور فر سے پوشیدہ ہو تو بد ہضمی اور قبض کی علامت ہے.

38. زبان منہ سے نکالنے پر تھرتھرا ئے اور اس پر دانے نکلے ہو ئے ہوں تو یہ عصبی کمزوری کی دلیل ہے. شراب خوروں کی ایسی زبان خوفناک ہذیان کا مظہر ہے، ترکِ شراب کا مشورہ دیں.
39. اگر مریض کو زبان باہر نکالنے کا کہا جا ئے اور وہ کبھی زبان باہر نکالے اور کبھی اندر لے جائے یعنی قابو میں نہ رکھ سکے تو یہ عقل میں فتور اور دماغ میں خلل کی علامت ہے.
40. اگر زبان باہر نکالنے پر ایک جانب خمیدہ ہو جائے تو یہ جانبِ مخالف لقوہ کی علامت ہے.
41. اگر زبان پر سرخی مائل سیاہ دھبے پیدائشی پائے جاتے ہوں تو صاحبِ زبان کو انہسورزم (سلعہ شریانی) ہونے کا گمان کریں.

42. زبان کے کناروں پر متعد زخموں کی موجودگی علامتِ آتشک ہے.
43. اگر مریض زبان باہر نہ نکال سکے یا نکالے تو فوراً اندر لے جائے تو اسے مرض کوریا ہے. (کوریا ایک عصبی بیماری ہے جس میں مریض سے غیر اختیاری حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جو کہ لوگوں کو ہنسا دیتی ہیں).

44. اگر زبان کی سطح تمام فر سے پوشیدہ ہو مگر کہیں کہیں سے فر اڑ کر دھبے پڑ جائیں تو مریض کو خطرہ میں سمجھیں. ایسے مریض کو اگر صحت ہوگی تو بدقت ہوگی. اگر زبان نوک اور کناروں پر سے بتدریج فر سے صاف ہو رہی ہو تو یہ مریض کے روبصحت ہونے کی دلیل ہے.

45. مزمن امراض میں جب زبان پر آبلے پیدا ہوجائیں تو یہ پیغام موت سمجھیں.
46. زبان تر اور سفید فر سے پوشیدہ ہو تو امراضِ بلغمی کی دلیل ہے.
47. زبان خشک اور بھورے فر سے پوشیدہ ہو تو یہ سوداویت کی علامت ہے.

48. گہرا زرد رنگ کا پیشاب صفرا ظاہر کرتا ہے.

49. سیاہ یا بھورا سیاہ پیشاب خون کے خراب ہونے کو ظاہر کرتا ہے.

50. پیلا پیشاب ہونے کی وجہ پانی، شکر اور یوریا کی زیادتی ہوتی ہے.

51. بغیر رنگ کا پیشاب ہسٹریا کی علامت ہے. مگر مشروبات یا چھاچھ پینے سے بھی ایسا ہوتا ہے.

52. پیشاب میں زرد، نارنجی یا گلابی رنگ کی تلچھٹ یورئیٹس کی علامت ہے.

53. پیشاب میں سرخ رنگ کی دانہ دار صاف تلچھٹ یورک ایسڈ کی علامت ہے.

54. پیشاب میں سیاہ رنگ کی تلچھٹ خون کی موجودگی کی علامت ہے.

55. پیشاب کی گریویٹی 1010 سے لیکر 1020 تک بحالتِ تندرستی ہوتی ہے. شکر اور یورک ایسڈ اگر پیشاب میں موجود ہوتو اس کا وزن بڑھ جاتا ہے. خون کی کمی ہو، پیشاب زیادہ آتا ہو اور اختناق الرحم کی بیماری ہو تب پیشاب کا وزن کم ہو جاتا ہے.

56. اگر مریض کو دردِ سر ہو کر اس کا پیشاب رقیق ہو جائے اور ٹکٹکی لگاکر ایک سمت غور سے دیکھتا رہے، روشنی سے نفرت کرے، زبان زیادہ خشک ہو جائے اور بولنے سے تلفظ غلط نکلیں تو سرسام کا شبہ کریں.

57. اگر مریض سرسام کو سبز یا سرخ قے آئے اور مریض ٹکٹکی باندھے دیکھے یا سانس اکھڑ جائے، متواتر تنگی کے ساتھ سانس آئے آنکھیں قدرے باہر نکل آئیں، پیشاب قطرہ قطرہ آئے تو موت کی نشانی ہے.

58. اگر مریض کی آنکھوں میں چنگاریاں سی اٹھتی ہوں تو یہ ضعف معدہ، ضعف دماغ یا جریان کی

علامات میں سے ہے۔

59. اگر مریض کی آنکھوں میں دھند زیادہ دیر تک رہے تو رسولیٔ دماغ، موتیا بند یا کرم امعاء کی علامات کا خدشہ کرنا چاہیئے۔

60. اگر مریض کی آنکھوں کی پتلیاں موٹی ہوں تو ضعف دماغ، ضعف اعصاب ہے یا اس سے پیشتر مریض کو دردِ ال رہ چکا ہے۔

61. اگر آنکھوں میں سرخ ڈورے بالکل ہی نابود ہوجائیں تو ضعفِ باہ کی علامت ہے۔

62. اگر بدبوءِ دہن ہو تو بدہضمی، ماسخورہ (پائیوریا) اور امراضِ گلو کی دلالت ہے۔

63. اگر کسی مریض کو قطرہ قطرہ پیشاب آئے اور اس میں رقیق خون کی آمیزش ہو، پیڑو اور سیون کے پاس درد ہو تو امراضِ مثانہ کی نشاندہی ہے۔

64. اگر مریض کو پیچش کے ساتھ ہچکی اور قے شروع ہو جائے اور ساتھ ہی اختلاط عقل بھی پیدا ہو جائے تو سمجھ لیں کہ مریض کی موت قریب ہے۔

65. اگر درد شکم ناف کے ارد گرد ہو اور مسہل سے بھی درد زائل نہ ہو تو استسقا کا خطرہ ہے۔

66. اگر مریض کو اسہال الدم کی کثرت، بخار و بھوک شدید ہو تو موت کی پیشگوئی ہے۔

67. اگر کسی مریض کے بدن میں اضطرار ہو اور پیشاب بادل کی طرح ہو تو وہ گردہ کا مریض ہے۔

68. اگر کسی مریض کے پاخانے میں مختلف رنگ ہوں تو وہ سوزشِ جگر کا مریض ہے۔

69. اگر مریض کا چہرہ زرد، ناک زردی مائل اور نوک پتلی ہوکر کسی جانب خمیدہ ہو جائے تو یہ علاماتِ موت میں سے ایک ہے۔

70. اگر بخار کے مریض کو فوراً ہی اختلاجِ قلب کی شدت ہو جائے اور قبض و ہچکی بھی بکثرت ہو تو وہ مریض قریب المرگ ہے.

71. ناک کے اطراف سیاہ نشان ہوں یا پسینہ آتا ہو تو یہ پیشاب میں جلن وخرابی کی علامات ہیں.

72. ناک اور رخساروں پہ سرخی مائل نشانات دلالت ہیں سلسل البول کی.

73. آنکھ کے بالائی حصے میں سیاہ دائرہ نما حلقے علامت ہیں سر میں چکر آنے کے.

74. آنکھ اور بدن کے دیگر حصوں کا پھڑکنا فالج کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے. احتیاط کروائیں.

75. آنکھوں کا رنگ سبزی مائل ہونا معدہ، جگر و پیٹ کے دیگر ملحقات کے امراض کی علامت ہے.

76. بدن کی کھال / چمڑی(جِلد) خشک اور چھوٹے جوڑوں کی جِلدی سطح پر سیاہی چڑھنا جسم میں دوَرانِ خون اور شکر کی کمی کی نشانی ہے.

77. ناخنوں پر کھردرا پن اور لکیریں ہونا امراضِ مثانہ، گرمی، جگر اور کمیٔ کیلشیم کی نشانی ہے.

78. ہونٹوں کی کھال خشک ہوکر اترنا پر میل کی دلالت ہے.

79. خواتین کے چہرہ، رخسار اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے و جھائیاں نسوانی امراض و لیکوریا کی علامات میں سے ہیں.

80. معدہ کا منہ جگر کے اوپر سے اگر زور زور سے پھڑکے اور مریض کو سانس لینے میں دقت آئے تو یہ قلبی و معدوی دمہ اور امراضِ قلب کی دلیل ہے.

81. دماغی کمزوری میں جماع سے لذت حاصل نہ ہوگی.

82. دل کی کمزوری میں جماع کی خواہش نہ ہوگی.

83. جگر کی خرابی میں مرد عورت پر قادر نہیں ہوسکتا.

84. بدہضمی کی صورت میں جماع کے بعد کمزوری اور ناطاقتی کا احساس رہے گا.

85. مثانہ میں گرمی یا سردی کی سبب قوتِ ماسکہ کمزور ہوگی تو سرعت انزال کا عارضہ ہوگا.

86. بدن کے نچلے حصے میں ریح کے پیدا نہ ہونے پر ضعفِ باہ کی شکایت رہے گی.

87. نفسیاتی تناؤ، خوف، دکھ، پریشانی یا امراضِ مزمنہ کے باعث بھی ضعفِ باہ کی شکایات ہوتی ہیں.

88. بانجھ مرد و زن کا مادہءِمنویہ پانی پر تیرتا ہے.

89. اسباب درد کمر و پشت میں بلغم، بادی، امراضِ گردہ، کثرتِ جماع، خواتین میں بندش حیض ہیں.

90. شقاق اللسان ہوتو معدہ کی خشکی، خرابیٔ ہضم اور تیز اشیاء کا کثیر استعمال سبب ہوگا.

91. سرد مادہ کے سبب غلیظ ریح کے اجمود پر اعضاء پھڑکتے ہیں: آنکھوں کا پھڑکنہ معدہ کی خرابی، منہ کا پھڑکنا لقوہ کی دلالت، پورے بدن کا پھڑکنا فالج کی دلیل، پیٹ کی کھال کا پھڑکنا علامتِ صرع یا مالیخولیا میں سے ہے.

92. بواسیر الانف اور ورم لوزتین میں مریض کو ناک سے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے تاہم وہ منہ سے سانس لیتا ہے اور آواز میں گنگناہٹ معلوم ہوتی ہے.

93. اگر مریض کو پانی کی پیاس بکثرت لگتی ہے تو خشک مزاج ہوگا.

94. اگر مریض کو پانی کی پیاس بہت کم لگتی ہے یا پانی سے ڈرتا ہے تو رطب (تر) مزاج ہوگا.

95. اگر مریض کو پانی کی بے ترتیب پیاس لگتی ہے تو گرم مزاج ہوگا.

96. بعد از مجامعت اگر عورت کے سر میں درد ہوتا ہو تو یہ علامت ہے رحم کے منہ کے ٹل جانے کی.

97. بعد از مجامعت اگر عورت کا جسم کانپتا ہو تو یہ دلالت ہے رحم میں ریح بھر جانے کی.

98. بعد از مجامعت رحم میں خاص مقام پر ہی درد ہونا رسولیء رحم یا بد گوشت بڑھنے کو ظاہر کرتا ہے.

99. بعد از مجامعت اگر عورت کے پیروں کے تلوؤں میں درد ہو تو یہ دلیل ہے کرم رحم کی.

100. بعد از مجامعت اگر عورت کے سینے میں درد ہوتا ہو تو یہ رحم میں سردی کی علامت ہے.

101. بعد از مجامعت اگر عورت کی ناف کے گرد درد ہوتا ہو تو اسے رحم میں گرمی جانیں.

102. درجہءِ حرارت یا عمر کے مطابق نبض کی اندازاً معتدل رفتار مندرجہءِ ذیل خاکہ سے معلوم کریں:

زمانہ / عمر	فی منٹ رفتارِ نبض	
پیدائش تا بڑھاپا:	جاگتے ہوئے:	سوتے ہوئے:
پیدائش کے وقت	100 -205	90-160
نوزائدہ	100-180	90-160
ایک تا دو سال	98-140	80-120
تین تا پانچ سال	80-120	65-100
چھ تا سات سال	75-120	60-90
جوانی میں	60-100	50-90
بڑھاپے میں	80-120	65-100

درجہءِ حرارت	فی منٹ رفتارِ نبض
98°	70
100°	80
101°	90
102°	100
103°	110
104°	120
105°	130
106°	140

بیشتر معالجین کو تشخیص میں یہ ہی ایک اہم مسئلہ درپیش ہے کہ وہ میازمی عفونت یعنی میازمی مادہ اور میازمی مرض کی حالتوں میں عدم وضاحت کی وجہ سے الجھن کا شکار پائے جاتے ہیں. اور یہ فیصلہ نہیں کر پاتے کہ

مرض میازمی ہے یا غیر میازمی. تاہم انہوں نے اپنی اِس پریشانی کا حل ڈھونڈنے کیلیئے کچھ نئے نئے میازم بھی بنا ڈالے ہیں... لیکن در حقیقت یہ فطری اور حقیقی تحقیق کے خلاف ہیں. کیونکہ میازم کا مطلب جسم میں کار فرما / لاحق معتدل و غیر معتدل کیفیاتی بخارات ہے. نہ کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اسے نئے میازم سے تحقیق و تشریح کرنے کا نام. لہٰذہ ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو میازمی مادہ اور میازمی مرض میں مماثلت و تمیز کا راز ضرور ہی معلوم ہونا چاہیئے. میازمی تکالیف کو ہم دو حالتوں میں تقسیم کرتے ہیں: پہلی حالت کو براہِ راست میازمی حالت کی جنسی مرضیاتی قسم (میازمی جنسی امراض) اور دوسری حالت کو سراپا بدن نظامات میں میازمی بگاڑ پیدا کرنے والے میازمی مادہ کی قسم سے جانتے ہیں (میازمی عام امراض). میازمی مادہ کا عام بگاڑ حاد اور مزمن ہر دو حالتوں میں تحقیق ہوتا ہے جبکہ میازمی جنسی حالت ہمیشہ ہی مزمن حالت سے تعلق رکھتی ہے. یعنی جسم میں جو بھی میازمی مادہ عام بگاڑ پیدا کر رہا ہے وہی میازم اپنے زمانہ ہائے کہنہ میں جنسی مرضیاتی صورت میں ظاہر ہو گا. تاہم میازمی تحقیق کرتے وقت میازمی بگاڑ کے کہنہ / مزمن ہونے کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ میازمی مادہ کے ابتدائی بگاڑ سے ہی تشخیص کی جائے تاکہ نہ تو مرض پیچیدہ و کہنہ ہونے کی نوبت آئے اور نہ ہی کبھی میازمی جنسی حالت غلبہ پا سکے. اختصار کیلیئے مندرجہءِ ذیل خاکہ ملاحظہ کریں:

میازم:	جنسی امراض:	دائرہءِ جنسی امراض:	عام مرضیاتی میازمی مادہ:	علامت:
سوراء	خارش	جِلد اور جنسی اعضاء	سوزشی / خارشی مادہ (گرمی)	خارش و سوزش
سفلس	آتشک	جِلد اور جنسی اعضاء	آتشکی مادہ (تری)	چھالے و جلن
سائکوسس	سوزاک	جِلد اور جنسی اعضاء	سوزاکی مادہ (خشکی)	مسے و اُبھار

عام مرضیاتی میازمی مادہ اپنی کیفیاتی خصوصیت کی بناء پر مندرجہ ءذیل خاکہ کے مطابق جسم کو متاثر

کرتا ہے. تاہم دورانِ تشخیص میازمی جنسی امراض اور میازمی عام امراض میں مماثلت و تفریق کو کوئی نئی شکل نہ دی جائے بلکہ حقائق کے درست موازنہ و تقاضہ ہائے قانونِ فطرت پر درست تشخیص و تصدیق کی جائے.

میازمی مادہ:	تکالیف و علامات کی شکل (ظاہری حالت):
سوراء	بے ترتیب حالت پیدا ہو کر، سوزش کا باعث بنتی ہے. جس سے جسم کے تمام مجاری و داخلی نظامات کے افعال میں پیچیش نما واضح تنگی پائی جاتی ہے. بھوک ندارد. خلیات میں خراش لاحق ہوتی ہے.
سفلس	رطوبات جذب ہونے کی بجائے بے قائدہ ہو کر جسم میں رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے. الٹی، بلغم، دست یا پیشاب یعنی تمام مجاری میں کثرت ہوتی ہے. آبلے نما چھالے و جلن پائی جاتی ہے.
سائکوسس	خشکی کا غلبہ ہوتا ہے. تمام مجاری ناکامیاب لیکن بہت زور لگاتے ہیں. تمام مجریٰ نظام ریح و قبض میں مبتلا ہو جاتا ہے. جس سے گومڑ نما ابھار اور مسے پیدا ہو جاتے ہیں. حالت سوزشناک ہوتی ہے.

امراض کی ماہیت و حقیقت کو جاننا ہی تشخیص کا اہم رکن ہے. لٰہذہ یاد رکھیں کہ اول روح متاثر ہوتی ہے. جسکی وجہ سے نظاماتِ جسم میں خلاء پڑ جاتی ہے. اور اس خلاء کے باعث کیفیات میں کمی بیشی واقع ہوتی ہے. کیفیات میں کمی بیشی معتدل مزاج میں خرابی و نقص پیدا کرتی ہے. اور ان بگاڑ کی وجہ سے مساکن (اعضاء) میں تبدیلی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے. یاد رکھیں کہ بس اِسی سلسلہ وار غیر معتدل حالت کا نام مرض ہے. اور کسی بھی لاحق مرضیاتی حالت کے سبب کو ڈھونڈنے یا جاننے کا نام تشخیص ہے. ہومیوپیتھی کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہم قانونِ فطرت کے بنیادی اصولوں کو ہی قائم رکھتے ہیں. مثلاً: لاحق مرضیاتی علامات کو دباتے نہیں ہیں بلکہ ان ہی لاحق علامات کو کھل کر پیدا کرنے والی تدابیر سے کام لیتے ہیں. کیونکہ علامات ہمیشہ مرض کا تنقیہ کرنے کیلئے ہی لاحق ہوتی ہیں. لٰہذہ ہم ایلوپیتھی کی طرح اِن علامات کو دبا کر مرض کو پیچیدہ نہیں بناتے بلکہ مرضیاتی

حالت ختم کر کے صحت کو بحال کرنے کی کوشش کرتے ہیں. ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی کی بنیادی تفریق جاننے کیلئے تحقیق نمبر 7، 8 اور 9 کا مطالعہ فرمائیں. نیز مرض اور تنقیہ ونشاندہی کرنے والی علامات کی ترتیب ملاحظہ کریں:

متاثر میازم:	سوراء	سفلس	سائکوسس
تنقیائی علامات:	سفلس	سائکوسس	سورا
کیفیاتی معالجہ:	Gi Ti_{++}, Ti Gi_{++}, Ti Si_{++}	Ki Si_{++}, Ki Gi_{++}, Gi Ki_{++}	Gi Ki_{++}, Gi Ti_{++}, Ti Gi_{++}

تحقیق 18: تشخیص وتصدیق سے متعلق ایک اہم سوال کا مدلل جواب:

جب بھی کیفیات کی بات آتی ہے تو عموماً اہلِ ہومیوپیتھی و دیگر مختلف حلقہءِ محققین کی جانب سے یہ ہی سوال اٹھایا جاتا ہے کہ: "ہومیوپیتھی تو میازمیٹک علاج اور علامات کی بنیاد پر ہی بحث کرتی ہے. تو اِس میں کیفیات اور عضوی ترکیب یعنی سردی، گرمی، خشکی اور تری کی حالتوں اور دِل، دِماغ، جگر یا خون وہڈیوں کی وجہ سے امراض کا فلسفہ کہاں ہے؟"... تو اِس سوال کے جواب میں مَیں ہمیشہ یہ ہی عرض کرتا ہوں کہ: چونکہ نظامِ جسم صرف غیر مرئی کیفیات ہی کو پہچان کر عمل یا ردِ عمل ظاہر کرتا ہے. تاہم "اندر سے باہر اور مرکز سے محیط کا فلسفہ غور سے مطالعہ فرمائیں تو جواب انتہائی آسان ہو گا"... کیونکہ اندر سے باہر یعنی مرض کی بنیادی و اصل ابتداء کا ذکر ہے اور مرکز سے محیط میں مرض کس مرکز پر لاحق ہے اور کِس دائرہءِ کار میں محوِ گردش ہے کا خلاصہ ہے. نیز آرگینن آف میڈیسن میں امراض کی تعداد اور پہچان پر غور فرمائیں. کیونکہ آرگینن آف میڈیسن میں مرضیاتی حالتوں کو دو مختلف حصوں میں منقسم کِیا گیا ہے. پہلا حصہ میازمی امراض ہے. جس میں تین میازم ہیں. اور دوسرا حصہ غیر میازمی امراض ہے، جسے ہم مرکب المیازم بھی کہہ سکتے ہیں. چاروں اقسام پر لاحق مرضیاتی حالتوں کی جو نظری پہچان یا تشخیص بتائی گئی ہے اور ساتھ میں کمی بیشی سے متعلق کیفیات کا ذکر ہے وہی

سردی، گرمی، خشکی اور تری کی حالتوں پر دلیل ہے. جب ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ "مرکز سے محیط کی طرف"... تب ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ: اِس لاحق حالت کا مرکز کیا ہے اور کہاں ہے؟ کیونکہ مراکز خوامخواہ اپنی جگہیں نہیں بدلتے بلکہ ہمیشہ ہی مراکز ایک خاص مقام پر قائم رہ کر اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں. اسی تشریح کیلیئے سب سے پہلے امراض کی بنیادی تعداد وشناخت کے مطابق ہی مرض کو ڈھونڈیں گے تب ہی معما سلجھ پائے گا ورنہ شاید کچھ مشکل ہے. تاہم مرضیاتی اعتبار سے لاحق حالتوں کے مراکز کا یہ خاکہ ملاحظہ فرمائیں:

میازم:	کیفیت:	خلط:	مرکز:	محیط در محیط سراپابدن بافتیں:
سوراء	گرم	صفراء	جگر	غدودی / لمفاوی بافتیں
سفلس	تر (رطب)	بلغم	دِماغ	اعصابی بافتیں
سائکوسس	خشک	سوداء	دِل	عضلاتی بافتیں
غیر میازمی حالت	سرد	دموی	خون وہڈیاں	مخاطی / الحاقی بافتیں

مرکز سے محیط کی خاصیت یہ ہی ہے کہ اگر مریض کے جسم میں کسی بھی ایک مقام سے کوئی ایک غدودی بافت متاثر ہو جائے، تو اُس کے زیرِ اثر، ایک دوسرے کے ساتھ تعلق میں جڑے رہنے کی وجہ سے، سر سے لیکر پاؤں تک کی تمام غدودی بافتیں بھی متاثر ہو جائینگی. اور چونکہ ہر بافت جسم کے ہر حصہ پر مختلف نظامات کی نگران و ذمہ دار ہے تاہم ایک ہی بافت کے خراب ہونے پر وہ تمام ہی نظامات بھی متاثر ہونگے کہ جو اُس بافت کے بافتی فطری نظامات ہیں. یہی تشریح اعصابی، عضلاتی اور مخاطی بافتوں پر بھی لاگو ہوتی ہے. لہٰذہ یہ واضح ہو جاتا ہے کہ امراض کے مراکز رئیس واساسی اعضا اور محیط کی طرف سفر ان ہی رئیس و مخاطی اعضاء کی بافتوں کے مطابق ہی تشخیص کیا جاتا ہے.

کچھ محققین اِس غلط فہمی کا بھی شکار ہیں کہ: "ایک ہی وقت میں غدودی واعصابی مرض بھی ایک ساتھ ہی لاحق ہو جاتا ہے. یعنی غدودی بافتیں اور اعصابی بافتیں بیک وقت متاثر ہو جاتی ہیں. اور اسی طرح سے ہی دیگر تمام ہی بافتوں کی مختلف ترتیب پر مرکب حالت پائی جاتی ہے"... جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ایک وقت میں غدودی بافتیں متاثر ہو کر قلب کی غدودی بافتوں اور دِماغ کی غدودی بافتوں کو تو اس لاحق بافتی مرض میں مبتلا کر سکتی ہیں. لیکن غدودی بافتیں اوراعصابی بافتیں بیک وقت متاثر نہیں ہو سکتیں. اگر ایسا ہو جائے تو کوئی ایک بافت اپنی تکلیف یامرض سے نجات پالے گی. کیونکہ ایک وقت میں جسم میں صرف ایک ہی مرض لاحق ہو سکتا ہے دو نہیں. کبھی کبھی مریض کی علامات مخلوط قسم پر تشخیص ہوتی ہیں. تو اِس حالت کو مخاطی بافتوں اور اساسی یا غیر میازمی مرض سے تشخیص کرناچاہیئے نہ کہ امراض کے مجموعہ سے.

نوٹ:- واضح رہے کہ ایک جسم میں بیک وقت مجموعہ ہائے علامات(Syndrome) توضرور ہوتی ہیں، لیکن مجموعہ ہائے امراض(Multiple Diseases) کبھی بھی نہیں ہو سکتے.

تحقیق 19: کلیات برائے انتخاب واستعمالِ ادویات اور سنگل ریمیڈی :

طِبی خدمات دو مختلف اقسام پر انجام پاتی ہیں. پہلی قسم کو پیشہ ورانہ طبی خدمات یعنی Professional Medical Services کہا جاتا ہے. اِس قسم میں ظاہری مرضیاتی حالت کو دبا دینا اور طِبی کاروبار یعنی میڈیکل بزنس کرنا/ چمکانا ہی مقصود ہوتا ہے. دوسری قسم کو ماہرانہ طبی خدمات یعنی Experts Medical Services کہتے ہیں. اِس قسم میں امراض کی تہہ تک پہنچ کر آغازِ مرض سے مرضیاتی حالت کو جڑ سے ختم کرنا یعنی مسیحائی خدمات پیش کرنا مقصود ہوتا ہے. تاہم مَیں تمام معالجین کو دِلی مشورہ دیتا ہوں کہ طبی فرائض کو مسیحائی خدمت جان کر ادا کیجئے. اس کی تکمیل میں ہمیشہ یادرکھیں کہ 1. کسی بھی مرض کا علاج کرتے وقت، خاص خاص طور پر

مرض کی ابتدا میں علاج بالتدبیر سے کام لیا جائے، یعنی جن جن خورد و نوش اشیاء و ماحولیاتی وغیرہ اثرات سے مرض کی شدت میں کمی محسوس ہوتی ہو. صرف ان ہی سے استفادہ حاصل کیا جائے. اگر اس سے کامیابی نہ ہو تو پھر 2. اسکے ساتھ ساتھ مفرد دوا سے کام لیا جائے، اگر یہاں بھی ناکامی ہو تو پھر 3. پہلے والے دونوں اقدامات کیساتھ مرکبات یعنی منتخب مفرد دوا کی معاون ادویات کی طرف بھی رجوع کیا جا سکتا ہے. یکدم کسی مرض کو دبانے کی کوشش نہ کی جائے کیونکہ ایسا کرنے سے انتہائی درجہ تک ضمنی اثرات کا خدشہ رہتا ہے. مثال کے طور پر علاج بالضد میں نزلہ ہونے پر فوراً پینسلین کا ٹیکہ وغیرہ دے دیا جاتا ہے جس سے مرض تو فوراً رک جاتا ہے مگر اس کے بد اثرات بدن کے دیگر افعال پر انتہائی مضر اثرات مرتب کرتے ہیں اور پھر بعد میں اصلاحی تدبیریں وغیرہ بیکار ثابت ہو جاتی ہیں.

سنگل ریمیڈی کیلئے بھی مختلف ماہرین میں اختلافِ رائے پائی جاتی ہے. مگر مَیں یہاں پر پوری دیانتداری سے سنگل ریمیڈی کے معما کو سلجھا کر پیش کر رہا ہوں، تاکہ آسان، جَلد اور مکمل شفاء کا حصول ممکن ہو سکے. سنگل ریمیڈی کو سمجھنے سے پہلے دوا (Medicine) اور معالجہ [ریمیڈی(Remedy)] کی بنیادی تفریق کو سمجھنا چاہیئے. دوا کا مطلب صرف اور صرف خام دوا یا ضروری مراحل سے گذر کر تیار شدہ دوا ہے. دوا ہمیشہ غذا کی ضد ہوتا ہے. جبکہ ریمیڈی کا مطلب محض دوا ہی نہیں بلکہ شفاء کی راہ استوار کرنے والے تمام اقدامات کو ریمیڈی کہا جاتا ہے. مثلاً: اگر آپ کسی کی صرف حوصلہ افزائی کر کے ہی اُسے کسی بھی قسم کے لاحق خدشہ سے نکال رہے ہیں تو یہ بھی ریمیڈی ہے. اور اگر آپ آب و ہوا کی تبدیلی کر / کروا رہے ہیں تو یہ بھی ریمیڈی ہے. اور اگر آپ اصولی طور پر علامات و کیفیات کے مطابق درست دوا کا انتخاب کر رہے ہیں تو یہ بھی ریمیڈی ہے. نیز یاد رکھیں کہ خورد و نوش اشیاء کا استعمال و پرہیز اور اچھی دیکھ بھال و نگہداشت ممکن کرنا بھی، خصوصیت سے

ریمیڈی کے زمرے میں ہی آتا ہے. سو واضح رہے کہ ایسے تمام ہی معالجاتی اقدامات کو ریمیڈی کہا جاتا ہے، کہ جن کے نتیجے میں مریض اچھا محسوس کرے اور صحت کی بحالی میں آسانی و تیزی ممکن ہو سکے.

اب کلینکل سنگل ریمیڈی (Law of Simplex) یعنی اصولی آسان اور بالمثل علاج کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں. ایک معالج کا مقصد و فریضہءِ اولین یہ ہی ہے کہ مریض کو جلد، آسان اور مکمل شفاء کے حصول میں معاونت کرے. اس مقصد میں اٹھائے گئے اصولی معالجاتی اقدامات کو سنگل ریمیڈی کہا جاتا ہے.

جب بھی کسی مریض کیلئے بالمثل دوا کا انتخاب کِیا جاتا ہے. تو واضح رہے کہ ہر واحد منتخب دوا کی کچھ امدادی یعنی معاون ادویات بھی ہوتی ہیں. اور بالضرورت خاص معاون ادویات کا استعمال کروانا. بھی سنگل ریمیڈی ہی ہوتا ہے. لیکن ایک سے زائد ادویات استعمال کروانے کیلئے بھی دو حصوں پر مشتمل ایک کلیہ موجود ہے. اب ہم اسی کلیہ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے. تاکہ سنگل ریمیڈی کے پریکٹیشنر ہونے کے طور پر ہم سب کو کوئی ابہام باقی نہ رہے. اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پوری دنیا میں ایک مریض اپنی انفرادیت کی وجہ سے صرف اور صرف ایک ہی دوا کا مریض ہے تو یہ بالکل بھی غیر تسلی بخش بلکہ غلط سوجھ بوجھ ہے. کیونکہ ہر واحد دوا کے اَن گنت مریض ہوتے ہیں. انفرادیت مریض کو لاحق مرض کے درجہ میں ہوتی ہے. مثلاً:- ایک ہی تکلیف میں مبتلا بہت سارے مریض ہوں تو ہر مریض میں مرض کی شدت، دورانیہ، اور متاثر اعضاء یا حصوں میں تفریق ہو گی. اسی تفریق کو انفرادیت کہا جاتا ہے. اسی بنیاد پر اگر ان تمام مریضوں کی ایک ہی دوا ظاہر ہو جائے تو ہر مریض کو اس کے مرض کی شدت و دیگر حالتوں کے مطابق، منتخب دوا کی مختلف طاقتیں اور مختلف معاون ادویات تجویز کی جائیں گی. اسی کو در حقیقت انفرادیت پر سنگل ریمیڈی کہا جاتا ہے. سنگل ریمیڈی میں جو کلیہ اہم ہے وہ یہ ہی ہے. ایک منتخب طاقت کے ساتھ اگر آپ معاون ادویات بھی دیتے ہیں تو ان معاون ادویات کی طاقت بھی اولین

منتخب دوا کی طاقت کے برابر ہی ہو. اگر آپ ایک دوا تیس طاقت میں، ایک دو سو طاقت میں اور ایک ون ایم طاقت میں دے رہے ہیں تو یہ بالکل بھی سنگل ریمیڈی نہیں ہو سکتی. کیونکہ اس طرح کے انتخاب مرض کا تنقیہ نہیں کرتے بلکہ مرض کو دبا دیتے ہیں. سنگل ریمیڈی کلیہ کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ منتخب و معاون ادویات ایک خاص ترتیب و ترکیب پر یکے بعد دیگرے دی جائیں. مثلاً: ایک دوا صبح، ایک دوپہر اور ایک رات... یہ ترکیب و ترتیب مٹیریا میڈیکا اور انسائیکلوپیڈیا میں موجود ہوتی ہے. کہ کون سی دوا کس دوا سے پہلے، بعد، درمیان، آخر میں یا ایک ساتھ بہتر کام کرتی ہے. اس کیلئے ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو مٹیریا میڈیکا اور انسائیکلوپیڈیا وغیرہ کتب کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے. تاکہ علم ہمیشہ تازہ ہوتا رہے. یاد رکھیں کہ کسی بھی موضوع کا بار بار مطالعہ کرنے سے ہر بار نئے انکشافات بھی ہوتے ہیں. یاداشت کیلئے سنگل ریمیڈی کے کلیہ کا خاکہ پیش کر رہا ہوں:

حصے:	کلیہ ہائے سنگل ریمیڈی
الف:	منتخب اور معاون ادویات کی طاقتیں بھی یکساں یعنی ایک جیسی (برابر / بالمثل) ہی ہوں.
ب:	ادویات یکے بعد دیگرے، اپنے خاص اثر پذیری وقت و دوہرائی کی مدت و حالت پر ہی دی جائیں.

ادویات کو متفرق طاقتوں کی آمیزش پر مرکب دوا بنانے سے متعلق بھی ایک کلیہ موجود ہے . کہ منتخب مرکب میں ہر مفرد دوا کی کیفیت کے درجات کا حاصل شدہ مفرد درجہ اور مریض کے مزاج میں یقینی مماثلت ہونی چاہیئے. اگر منتخب مرکب کی کیفیت کا درجہ اور مریض کو لاحق کیفیت کا درجہ غیر مماثل ہو، تو یہ مرکب ناقابلِ استعمال ہو گا. لیکن مماثل ہو تو بہت ہی مفید ثابت ہو گا. اس طرح کے مرکبات عموماً فزیولاجیکل واضح تبدیلی نظر آنے والے یا کبھی کبھی حاد امراض کی صورت میں زیادہ منافع بخش ثابت ہوتے ہیں. لیکن باوجود اس کلیہ کے کوشش یہ ہی کرنی چاہیئے کہ ادویات کے مرکب نہ بناتے ہوئے، یکے بعد دیگرے

(Alternate) اصولوں کی مناسبت سے منتخب دوا و معاون ادویات کا استعمال کروانا چاہیئے. نوٹ:- سنگل ریمیڈی کی معیاری ترتیب وترکیب، اسی تحقیقی باب (تحقیق:19) کے ابتدائی پیراگراف میں درج ہے.

واضح رہے کہ سنگل ریمیڈی کا مطلب مریض کی انفرادیت کے بالمثل معالجاتی تجاویز ہے. تجاویز میں ادویات کے علاوہ تمام تر احتیاطی تدابیر و دیگر ضروری ہدایات بھی شامل ہوتی ہیں. معالجاتی طور پر اٹھائے جانے اقدامات کیلئے نتائج اور شفاء و حفظِ ماتقدم کی مناسبت سے پرہیز و احتیاط کا اگر جائزہ لیں، تو واضح ہو جاتا ہے کہ غریب، محنت کش، مزدور اور دیگر طبقات سے تعلق رکھنے والے ایسے تمام، لوگ کہ جو فطرت سے بہت ہی قریب تر اپنی زندگی گذارتے ہیں. انہیں عموماً بیماری بالخصوص امراض کی مہلک حالتوں میں مبتلا نہیں پایا جاتا. کیونکہ دراصل وہ اپنی ریمیڈی خود ہی بطور حفظِ ماتقدم کر رہے ہوتے ہیں. مثلاً: سردی، گرمی، مٹی، گردوغبار اور بہت ساری فطری ماحولیاتی حالتوں کا سامنا کرنا. موسمی پھل، سبزیاں اور تمام میسر خوردونوش اشیاء کا استعمال کرنا. سورج، چاند اور دیگر فطری تابکاریوں کو جھیلنا. اور ہر طرح کی غیر ضروری فکر و غم کی حالتوں کے مقابلہ میں خوش اور مل جُل کر رہنے کو ترجیح دینا. انکے فطری دفاعی نظام کو انتہائی مضبوط بنا دیتا ہے. اور وہ لوگ ان سے متاثر نہیں ہو پاتے، نیز انکی قوتِ مدافعت انہیں اس طرح کی ہر حالت کا سامنا کرنے کیلئے مضبوط بنا دیتی ہے. اس کے مقابلہ میں ایسے تمام لوگ کہ جو ہر ایک قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہیں. ایسے وہی لوگ رپورٹ ہوتے ہیں کہ جنہیں امراض کی مہلک حالتیں متاثر کر رہی ہوتی ہیں. کیونکہ انکی قوتِ مدافعت نے کبھی بھی اس قسم کی حالتوں کو دیکھا ہی نہیں ہوتا. تو انکا دفاعی نظام انہیں ان حالتوں سے لڑنے و مقابلہ کرنے کی قوت ہی نہیں دے پاتا. لہٰذہ یاد رکھیں کہ: فطرت کے ساتھ روبرو ہوتے رہنا بھی، ایک ناقابلِ تعریف اور ناقابلِ متبادل فطری ریمیڈی ہے.

بالضرورت فطری اغذیہ کا استعمال ایک بہت ہی عمدہ اور سوفیصد فطری ریمیڈی ثابت تو ہوتی ہے،

لیکن افسوس کہ آج کل پھلوں، سبزیوں اور اناج سے لیکر ہر قسم کی خوردونوش اشیاء وپیداوار کو بھی، اب فطری نہیں کہا جاسکتا. کیونکہ تمام ہی فطری پیداوار کو ہماری جدید سائنس نے ہائبرڈ کر کے غیر فطری بنادِیا ہے. اب شاید وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب ہمیں کوئی بھی فطری پیداوار یا فصلیں، پھر وہ چاہے کوئی بھی عام ہی جڑی بوٹی کیوں نہ ہو، کبھی دیکھنے کو بھی میسر نہ رہے. مَیں نے کافی مشاہدہ کیا ہے اور نتائج یہ ہی نکلے کہ ہمیں میسر ہر قسم کی ہائبرڈ پیداوار کو بہت جلد کیڑا الگ جاتا ہے. اناج یا پھلوں وسبزیوں کا حجم ووزن تو بیشک بڑھ جاتا ہے لیکن ان میں غذائیت بالکل بھی نہیں ہوتی. یقیناً ان اشیاء کا ہائبرڈ کیا جانا ہی اہم وجہ ہے کہ اب ہربل یا تمام اقسام کی ہومیوپیتھک ادویات کی اثر پذیری میں بھی بتدریج تبدل و تفریق واقع ہو رہی ہے. اگر اغذیہ و ادویہ کو فطری بنانا ہے تو پھر بہت ہی اہم اور ضروری قدم یہ ہی ہے کہ تمام پیداوار کو غیر ہائبرڈ رکھا جائے اور فصلوں و باغات میں زہریلی ادویات کے چھڑکاؤ کو محدود کر کے آہستہ آہستہ ختم کر دیا جائے. جس طرح زمین ماضی میں فطری و مقوی پیداوار دیتی تھی. اب بھی اسی طرح سے ہی زمین کو اپنا کام اپنے ڈھنگ سے کرنے دِیا جائے. تانہ ہو کہ بطور ریمیڈی فطری پیداواریں اپنی جگہ، مگر ہمیں زندہ رہنے کیلیئے بھی کوئی فطری ومقوی خوراک ہی میسر نہ ہو.

قانونِ فطرت میں جِس طرح تمام نظام ایک خاص ترتیب وترکیب پر افزائش پانا چاہیئے، ہم نے اُسے اُس طرح یا اُس کے اصولوں کے عین مطابق محدود نہیں رکھا. بلکہ ہم نے قانونِ فطرت کے فطری اعمال وافعال میں بے حد وبے انتہا مداخلت کر دی ہے. اگر اب بھی ہم نے کوئی بہتر قدم نہیں اُٹھایا، تو ہمیں قانونِ فطرت سے بغاوت کرنے کے نتائج ضرور بھگتنا پڑیں گے. تاہم ایک معالج ہونے کے ناطے، فطری اصولوں و فطری طریقت کو متعارف و قائم کروانا ہم سب کا فریضۂ اول ہے. اسکی دو بڑی وجوہات ہیں: 1. ہمیں تمام اقسام کی اغذیہ فطری ضرورت کے عین مطابق دستیاب ہونگی. نتیجہ میں ہم متعدد مرضیاتی حالتوں سے محفوظ رہیں گے. 2. اگر مرضیاتی

حالتیں لاحق ہو جائیں، تو ہم تمام ادویات (پھر چاہے وہ ہربل ہوں، ہومیو پیتھک ہوں، کیمیکل ہوں یا کسی بھی طریقہ پر مبنی ہوں) کو بھی فطری موثر حالت میں پاسکتے ہیں. کیونکہ تمام ادویات کے ماخذ ذریعے بھی فطرت کی ہی بدولت ملتے ہیں. اگر ہر چیز غیر فطری ہو جائے، تو کیسے ممکن ہے کہ فطری غذا یا فطری علاج کی دستیابی ہو؟

منتخب ادویات کی طاقتوں کے چناؤ کیلئے بھی ایک معیاری کلیہ اخذ کیا گیا ہے. اور ہر معالج کا اس کلیہ کو جاننا انتہائی ضروری ہوتا ہے. ہومیو پیتھک ادویات کو تین مختلف اسکیلز پر بنایا جاتا ہے. اور اِن میں سے موزوں انتخاب کو بھی تین مختلف حالتوں پر تقسیم کیا جاتا ہے. خاکہ جات ملاحظہ فرمائیں:

اسکیل

	اسکیل:	نشان:	فارمولا:	
1.	ڈیسی مل اسکیل	X	1 X 10	1 + 9 = 10
2.	سینٹی سی مل اسکیل	C	1 X 100	1 + 99 = 100
3.	ففٹی ملی سی مل اسکیل	LM	1 X 50,000	1 + 4999 = 50,000

طاقتیں

	طاقتوں کا درجہ:	طاقتوں کی تقسیم:	طاقتوں کا انتخاب برائے استعمال:
1.	چھوٹی طاقتیں	1 to 12	واضح نظر آنے والے فزیولاجیکل / طبعی بدلاؤ
2.	درمیانی طاقتیں	12 to 200	امراض کی حاد (شدت پذیز) حالت
3.	اونچی طاقتیں	200 to Higher potencies	مزمن امراض وسار کوڈ، نوسوڈ اور اِم مٹیریل دوا

اسکیل اور طاقتوں کے انتخاب کی جانکاری کے ساتھ ساتھ دوا کی مقدار خوراک اور دوہرائی کا دورانیہ بھی ضرور ہی جاننا چاہیئے. کہ منتخب درجہ اور طاقت کی دوا، کس عمر میں کتنی مقدار میں دینی ہے. اور کتنے عرصہ کے وقفہ کے بعد دوسری خوراک دوہرائی جانی چاہیئے. مقدار خوراک اور دوا کی دوہرائی کا بھی ایک باضابطہ کلیہ و قانون مقرر ہے. دوا کو ہمیشہ اسی کلیہ پر استعمال کیا جائے تو نا قابلِ یقین نتائج حاصل ہو سکتے ہیں.

مقدار خوراک

عمر	مایع دوا	گلوبیولز	گولی	سفوف
شیر خوار بچے	¼ قطرہ	1عدد	½ عدد	¼ گرین
بڑے بچے	½ قطرہ	2عدد	1عدد	½ گرین
بالغ افراد	1قطرہ	4عدد	2عدد	1گرین

دوا کو دوہرانے کا اصولی کلیہ یہ ہی ہے کہ: ایک خوراک اور دوسری خوراک کے بیچ کا وقفہ محض اتنا ہی ہونا چاہیئے کہ جب تک پہلی خوراک کا فائدہ یا اثر زائل نہ ہو جائے. یعنی مریض کو پہلی خوراک دینے کے بعد تب تک انتظار کرنا چاہیئے کہ جب تک تکلیف دوبارہ عود کر نہ آئے. عموماً ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض آکر کچھ خاص علامات کی شکایت کرتا ہے، لیکن دوا لینے کے بعد اس کی شکایت کردہ پہلی علامات بدل کر دوسری نئی علامات میں تبدیل ہو جاتی ہیں. ایسی صورت کو ہم متفرق (Random) تنقیاتی مرحلہ کہتے ہیں. یعنی پہلی واضح علامات نے اپنا تنقیہ مکمل کر دیا اور اب دوسری ایسی تنقیاتی علامات ظاہر ہو رہی ہیں کہ جو ابتدائی تنقیہ میں رکاوٹ کی وجہ سے ظاہر نہیں ہو رہی تھیں. تاہم ایسی صورت میں ہم ظاہر ہونے والی نئی علامات کے مطابق دوا کے انتخاب میں ردوبدل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں. تا کہ نئی علامات بھی ہو کر مرض کا تنقیہ کر دے. اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض کی ابتدائی شکایت کردہ علامات بہت ہی زور کے ساتھ شدت اختیار کر لیتی ہیں. یہ اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ علامات کا تنقیاتی مرحلہ اپنا سفر با آسانی طے نہیں کر پاتا. تاہم ایسی صورت میں دوا کی منتخب طاقت میں ردوبدل

کیا جانا چاہیئے. یہ ہی وہ خاص وجوہات ہیں کہ مریض کو، یک مشت کافی عرصہ کی دوا دیکر رخصت نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ؛مرحلہ وار بالترتیب واصولی طور پر طبی نگہداشت(Clinical Follow-up) میں رکھنا چاہیئے.

دوا کی دوہرائی کا دورانیہ، اصولی اصولوں پر ہی متعین کرنا چاہیے. یہ اصولی اصول بالکل ایسے ہی ہیں کہ جیسے آپ کو ایک بار کھانا کھاچکنے کے بعد دوبارہ پھر کتنے وقفہ سے بھوک کا احساس ہوتا ہے؟ عموماً آپ ہر دس منٹ بعد کھانا نہیں کھاتے، بلکہ ایک اور دوسرے کھانے کے بیچ میں ہر روز یا مختلف حالات میں، مختلف مدت کا مشاہدہ ہوتا ہے. بالکل اسی طرح ہی دوا کی دوہرائی بھی مانی جانی چاہیئے. دوا کی دوہرائی کے سلسلہ میں طاقتوں کی متوقع اثر رکھنے والی مدت کا بھی ایک اندازہ موجود ہے. کہ کون سی طاقت جسم میں کتنے عرصہ تک اپنا اثر برقرار رکھ سکتی ہے. لیکن یاد رکھیں کہ یہ اثر کی مدت محض عام نتائج پر مشتمل ایک معیاری اندازہ ہے. کلینکل مختلف تحقیقات کے نتیجے میں اخذ ہونے والے دوا کی دوہرائی کے دورانیہ میں متوقع وقفہ کا چارٹ ملاحظہ فرمائیں:

دوا کی دوبارہ دوہرائی کیلیئے متوقع عرصہ کے وقفہ کا چارٹ					
چھوٹی طاقتیں:		درمیانی طاقتیں:		اونچی طاقتیں:	
طاقت:	وقفہ:	طاقت:	وقفہ:	طاقت:	وقفہ:
1 to 3	15 منٹ	12 to 30	3 گھنٹے	1M to 10M	15 دِن
3 to 6	30 منٹ	30 to 200	24 گھنٹے	10M to 50M	28 دِن
6 to 12	55 منٹ	200 to 1M	5 دِن	50M to CM	3 ماہ
نوٹ:- اِس چارٹ کے مطابق دوا دیتے ہوئے بھی، دوا کی دوہرائی کے بنیادی کلیہ کو ہی مدِ نظر رکھا جاتا ہے.				CM to DM	6 ماہ
				DM to MM	6ماہ تا 1سال

یاداشت: چھوٹی طاقتوں میں خام دوا کے مادی عناصر مرحلہ وار 1/10 کی مناسبت سے قلیل و تقسیم ہو کر موجود ہوتے ہیں. درمیانی طاقتوں میں ان مادی عناصر کی کچھ اکائیاں پائی جاتی ہیں. لیکن اونچی طاقتوں میں یہ مادی عناصر و اکائیاں غیر مادی توانائیوں کی حالت میں بدل کر ہیولائی توانائیاں بن جاتی ہیں. یہ ہی علاج بالمثل کی عمدہ تعریف بھی ہے کہ: مرض کی مادی حالت میں جِسے فزیولاجیکل واضح تبدل کا نام دیا گیا ہے، مادی عناصر پر مبنی دوا یعنی چھوٹی طاقتیں، حاد یعنی شدت پر بدلتی ہوئی مخلوط حالتوں میں درمیانی طاقتیں یعنی مادی عناصر کی اکائیوں پر مشتمل مخلوط حالت دوا، اور کہنہ و غیر مادی حالتوں میں غیر مادی توانائیوں پر مشتمل اونچی طاقتیں دینا ہی علاج بالمثل ہے. تعفنات، جوہرِ حیات اور تابکاریات پر مشتمل ادویات بھی اونچی طاقتوں میں اسی وجہ سے دی جاتی ہیں. کیونکہ عموماً ان ادویات کو چھوٹی طاقتوں میں دینا غیر منافع بخش، غیر محفوظ یا پھر تکالیف میں شدت کا باعث بن جاتا ہے.

ہومیوپیتھک ادویات کو چار مختلف راستوں (ذرائع) سے جسم میں داخل کیا جاتا ہے. 1. منہ کے ذریعے (دوا کو پِلا کر)، 2. سانس کے ذریعے (دوا کو سنگھا کر)، 3. جِلد کے ذریعے (دوا کو بیرونی طور پر / جِلد پر لگا کر) اور 4. براہِ راست (دوا کو آنکھ، کان، ناک وغیرہ جیسے متاثر مقامات پر براہِ راست استعمال کر کے).

مختلف ہومیوپیتھک ادویات کا استعمال بھی مختلف طریقہ جات پر مرتب ہے. لیکن عام طور پر ہومیوپیتھک ادویات کو خالص حالت میں براہِ راست زبان پر قطرہ ڈالنا، گولیوں، گلوبیولز، شگر آف ملک اور ایک دو گھونٹ پانی میں مِلا کر دیا جانا معیاری طریقے ہیں. لیکن یاد رکھیں کہ کچھ ادویات براہِ راست زبان پر خالص حالت میں اور کچھ ادویات ہمیشہ کسی معقول وہیکل میں ملا کر دینا ہی مفید ثابت ہوتی ہیں. تاہم ہمیشہ دوا دیتے وقت یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ ہم نے جس دوا کا براہِ راست زبان پر استعمال تجویز کیا ہے کیا وہ اصولی و تجرباتی طور پر درست بھی ہے یا نہیں. کیونکہ جس دوا کو براہِ راست خالص حالت میں یعنی بغیر کسی مناسب وہیکل (مثلاً: پانی،

گولی، گلوبیولز یا شگر آف ملک) کے دیا جانا غیر محفوظ ہو، اسے ہمیشہ کسی مناسب وہیکل میں ملا کر ہی پلانا چاہیئے.

پرہیز و احتیاط کی غرض سے مناسب اغذیہ و ماحول کی ہدایات کیفیات و مزاج کے مطابق دینی چاہیئے. اگر کیفیات و مزاج کا درست اندازہ لگا پانا کچھ مشکل معلوم ہو یا کیفیات و مزاج کے مطابق اغذیہ وغیرہ کا علم نہ ہو. تو مریض کو ہر وہ چیز کھانے کی اجازت دی جائے اور ہر اس ماحول میں رہنے کی ہدایت دی جائے کہ جس سے اُس کو لاحق تکالیف کی شدت میں کمی یا آرام محسوس ہوتا ہو. پرہیز کے طور اُس ماحول و غذا سے مکمل احتیاط کی ہدایات دی جائیں کہ جس سے مریض کے مرض و مرضیاتی علامات میں اضافہ یا بے چینی وغیرہ لاحق ہوتی ہو. اِن تمام مراحل و اقدامات کا اصولی طور پر اپنانا و استعمال کرنا ہی سنگل ریمیڈی اور لاء آف سمپلیکس ہوتا ہے.

تحقیق 20: میٹیریا میڈیکا کا معیاری استعمال:

میٹیریا میڈیکا کا مطلب ہے " خزائن الادویات" یعنی دواؤں کا خزانہ (ذخیرہ). ہومیوپیتھک میٹیریا میڈیکا میں ایسی ادویات کو رقم کِیا جاتا ہے کہ جو اپنی خام حالت میں کسی صحت مند انسان پر مرضیاتی علامات ظاہر کر دیں. یعنی کوئی بھی عنصر / شے اپنی خام / اصل (غیر ادویاتی) حالت میں قلیل و کثیر استعمال پر جو اثرات مرتب کرتی ہے، اُسی عنصر / شے کو پوٹینٹائز کر کے بطور ریمیڈی قابلِ استعمال بنائی ہوئی ادویات.

مریض کی مخصوص علامات اور ادویات کی رہنما علامات میں مماثلت ڈھونڈ کر تجویز کرنا ہی میٹیریا میڈیکا کا معیاری استعمال ہے. عام طور پر میٹیریا میڈیکا میں رہنما علامات کو انڈر لائین (شہ سُرخ) کر دیا جاتا ہے یا پھر وضاحت ہوتی ہے کہ یہ علامات اِس دوا کی رہنما / مرکزی علامات ہیں. مختلف عام علامات میں مماثلت کی وجہ سے ممکنہ طور پر ظاہر ہونے والی دوسری ادویات کے نام بھی درج ہوتے ہیں. جس کا مطلب یہ ہے کہ اِن ادویات کو بھی پڑھ لیجیئے، تاکہ یقین ہو جائے کہ آپکا انتخاب درست ہے یا نہیں. نیز ہر دوا کی کچھ معاون اور دافعِ اثر ادویات کا بھی تذکرہ ہوتا ہے. تاکہ بوقتِ ضرورت کوئی معقول معاون یا دافعِ اثر دوا استعمال کروائی جا سکے.
میٹیریا میڈیکا کا غیر معیاری استعمال یہ ہے کہ: دوا کی رہنما علامات یا عام علامات کو ذہن میں رکھ کر اس دوا کیلیئے کوئی

مریض ڈھونڈنا. مثلاً: درد کیلئے آرنیکا موٹانا ایک مشہور دوا ہے، اور معالج ہر قسم کے درد والے مریض کو صرف آرنیکا ہی تجویز کر دے، تو یہ دوا کیلئے مریض کا انتخاب کہلائے گا نہ کہ مریض کیلئے دوا کا انتخاب. جبکہ ہومیوپیتھی مریض کیلئے ریمیڈی کے انتخاب کو معیاری اور فطری طریقہ مانتی ہے. نیز یاد رکھیں کہ اِس خزانہ ہائے ادویات میں جو ریمیڈیز بحث ہوتی ہیں. وہ تمام ہی ان مندرجہءِ ذیل ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں.

ریمیڈیز / ادویات کے ذرائع:			
	انگریزی نام:	اردو نام:	وضاحت:
1.	Plants	نباتات	جڑی بوٹیوں یعنی پیڑ پودوں کے مختلف اجزاء پر مشتمل ادویات
2.	Animals	حیوانات	حیوانات کے مختلف اجزاء پر مرتب ادویات
3.	Minerals	معدنیات	معدنی اشیاء کے مختلف اجزاء پر مشتمل ادویات
4.	Nosodes	تعفنات	مختلف اقسام کی عفونتی رطوبات یعنی بیمار مادوں پر مرتب ادویات
5.	Sarcodes	جوہرِ حیات	جوہرِ حیات یعنی حیوانی حیاتی رطوبات و مادوں (ہارمونز) پر مبنی ادویہ
6.	Immaterials	تابکاریات	غیر مرئی عناصر یعنی شعاعوں وغیرہ جیسی توانائیوں پر مرتب ادویات

ہر واحد ذریعہ سے مختلف اجزاء کس طرح حاصل کر کے، کن کن مراحل سے گذار کر کوئی بھی دوا اپنے آخری یعنی قابلِ استعمال درجہ تک کس طرح پہنچتی ہے. ان تمام سوالوں کے مفصل جواب ہومیوپیتھک فارمیسی میں موجود ہیں. اگر کسی معالج کو کوئی دوا بنانی نہیں آتی، تو بھی اُس کی ماہرانہ صلاحیتوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بشرطیکہ وہ معالج دوا کے ماخذ ذریعہ کے تمام اوصاف و استعمال سے واقف ہو. تمام اقسام کی ادویات کے اوصاف و انکا مناسب استعمال ہومیوپیتھک مٹیریا میڈیکا اور انسائیکلوپیڈیاز میں مفصل درج ہوتے ہیں. واضح رہے کہ ہومیوپیتھک ادویات، مریض کیلئے ہوتی ہیں، ادویات کیلئے مریض نہیں ہوتا. تاہم اگر ایک معالج ہر واحد دوا کی علامات کا مکمل جانکار ہو گا. تو وہ مریض کیلئے دوا منتخب کرنے میں کامیاب ہو گا. بصورتِ دیگر وہ ایلوپیتھک کی طرح، محض معلوم دوا کیلئے ہی مریض ڈھونڈتا رہے گا. تمام ادویات کو مرحلہ تقلیل و تقسیم کے ذریعہ سے

مختلف طاقتوں میں منقسم کِیا جاتاہے. طاقتوں کے ان درجات کو مندرجہءِذیل نشانات سے ظاہر کیا جاتا ہے:

اردو میں وضاحت:	انگریزی میں وضاحت:	علامات:
مدر ٹنکچر (بنیادی ابتدائی تقلیل و تقسیم)	Mother Tincture	Ø
اعشاریہ پیمانہ (دہائی / دس کا پیمانہ)	Desimal Scale	X
فیصدی پیمانہ (سیکڑا / سو کا پیمانہ)	Centisimal Scale	C
ہزاریہ پیمانہ (ہزارواں / ہزار کا پیمانہ)	(Fifty) Millesimal Sacle	M (LM)
ایک ہزار کی طاقت	1,000 (Potency)	1M
دس ہزار کی طاقت	10,000 (Potency)	10M
پچاس ہزار کی طاقت	50,000 (Potency)	50M
ایک لاکھ کی طاقت	100,000 (Potency)	CM
پانچ لاکھ کی طاقت	500,000 (Potency)	DM
دس لاکھ کی طاقت	1,000,000 (Potency)	MM

بایوکیمک یعنی حیاتی کیمیاوی طریقہ ہائے علاج. جس کا اصولی آغاز 1883ءمیں ڈاکٹر ڈبلیو ایچ سشلر Dr. W.H. Schussler نے کیا تھا. بایوکیمک ادویات بھی ہومیوپیتھک مٹیریا میڈیکا میں بحث ہوتی ہیں.

حالانکہ فلسفہ کے مطابق اصولی طور پر بایوکیمک ادویات، ہومیوپیتھک ادویات و مٹیریا میڈیکا میں سے نہیں ہیں... کیونکہ بایوکیمک ادویات کے فلسفہ کے مطابق جسم میں پائے جانے والے 12 نمکیات کی کمی کو پورا کرنا ہی خاص اہمیت کا حامل تھا. اس طریقہ ہائے علاج میں دیگر ذرائع سے معالجاتی معاونت حاصل کرنا غیر اصولی قرار تھا. کیونکہ ڈاکٹر سشلر کے مطابق جسم میں صرف چند خاص حیاتیاتی نمکیات میں بگاڑ کی وجہ سے ہی امراض لاحق ہوتے ہیں. یعنی بایوکیمک طریقہ میں کیفیات بنیادی بگاڑ نہیں بلکہ نمکیات بنیادی بگاڑ متصور تھے. جبکہ ہومیوپیتھک طریقہءِ طب میں کیفیات ارواح کو متاثر کرتی ہیں، ارواح میں خلل کی باعث جسمانی، ذہنی اور جذباتی

بگاڑ پیدا ہوتے ہیں. جس کے نتیجہ میں طبعی حالتوں و اجزاء میں کمی بیشی لاحق ہو جاتی ہے. لٰہذہ ازاں بعد بایوکیمک نمکیات کو ہومیوپیتھک مٹیریامیڈیکا میں اس وجہ سے شامل کیا گیا کہ ہومیوپیتھک ریمیڈیز کی طرح ان کو بھی عمل تقلیل و تقسیم سے گذارا جاتا ہے. نیز بایوکیمک ادویات کمی بیشی کو پورا کرنے کیلئے فطری اصولوں کے مطابق ہومیوپیتھی میں بھی معاون کار ثابت ہوسکتی ہیں. بایوکیمک بارہ بنیادی نمکیات کی تفصیل یہ ہے:

	نمک:	مخصوص علامات:
1	کالی فاس	ہر قسم کے اعصابی اور دماغی امراض
2	نیٹرم فاس	نظام ہضم کی خرابی اور جوڑوں کے درد
3	فیرم فاس	ہر قسم کے حاد امراض، التہابی یا سوزشی تکالیف
4	مگنیشیا فاس	ہر قسم کے شدید درد، اعصابی درد، درد شکم، درد رحم اور تشنجی کھانسی
5	کلکیریا فاس	ہیضہ، ٹائیفائیڈ، اسہال، خون و وزن کی کمی، کمزور کند بیماری اور بچوں کے دانت نکلتے وقت تکالیف
6	کالی میور	نزلہ زکام، کھانسی اور نمونیہ کے دوسرے درجہ کیلیئے
7	نیٹرم میور	نزلہ وزکام کا پتلا اخراج، نوبتی بخار، اور جِلدی امراض
8	کالی سلف	ہر قسم کے نزلی اور سوزشی علامات کے آخری درجہ کیلیئے
9	نیٹرم سلف	امراض جگر، ملیریا اور صفراء کی زیادتی
10	کلکیریا سلف	جِلدی امراض، پرانی بواسیر، وریدی امراض اور امراضِ صدر
11	کلکیریا فلور	متورم اور بڑھے ہوئے غدودو، وریدیں، گلٹیاں اور بواسیری مسے
12	سلیشیا	جلدی امراض، پرانے زخم، خنازیر، قلتِ باہ اور کثرتِ بول

ایک معالج کے لیئے پہلا اور بنیادی قدم یہ ہے کہ وہ مریض سے چند سوالات پوچھنے کے ذریعہ سے

مرض کی نوعیت، کمی بیشی اور مدت کے ساتھ ساتھ خاندانی ہسٹری بھی دریافت کرے. مریض سے حاصل شدہ اس قسم کی تمام دریافت کو ہی علامات لینا کہا جاتا ہے. اِن علامات کی روشنی میں مٹیریا میڈیکا میں موجود ادویات میں سے مناسب دوا یا ادویات کا انتخاب کرنا پڑتا ہے. علامات کے مطابق مٹیریا میڈیکا میں سے دوا کے انتخاب کا مطالعہ، مندرجہءِ ذیل، تین مختلف درجات پر جانچ / پرکھ کر مکمل کیا جاتا ہے:

علامات:		تفصیل:
عام علامات	General symptoms	عام طور پر مختلف امراض میں یکساں پائی جانی والی علاماتِ عامہ
مخصوص علامات	Particular Symptoms	کمی بیشی، وقت، حالت، متاثر مقام اور سمت ومُدتِ مرض
مشترکہ علامات	Common Symptoms	ایک سے زائد ادویات میں پائی جانے والی مشترکہ علامات

ایک معالج کیلئے مٹیریا میڈیکا میں سے ادویہ کے انتخاب کیلئے، مریض کی مخصوص علامات ہی دراصل انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں. کیونکہ وہ ان ہی مخصوص علامات کی روشنی میں، مشترکہ علامات رکھنے والی بہت سی ادویات کی ریپرٹری میں سے بالمثل دوا کا انتخاب کرتا ہے. جبکہ عام علامات میں کچھ عام سی حالتیں ہی نظر آئیں گی. جو کہ عموماً تنقیاتی اور شدت و تکلیف کا اظہار و بیان کرنے والی حالتوں میں سے ہوتی ہیں، مرضیاتی نہیں. عام علامات ہمیشہ مریض کی مخصوص علامات کے گرداگرد
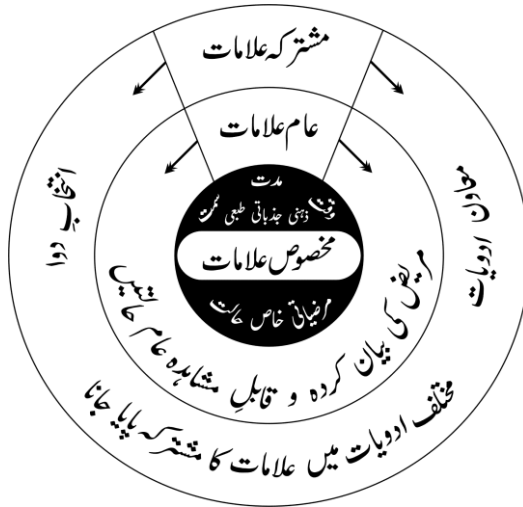
چکر لگاتی ہوئی پائی جاتی ہیں. مثلاً:- سوزشی مادہ کے گرد چکر لگانے والی عام علامات کچھ تفریق پر عموماً ایک جیسی یعنی سوزشی ہی پائی جاتی ہیں. اسی طرح ہی سوزاکی مادہ اور سفلسی مادہ کی ہر واحد و جداگانہ مرضیاتی حالتوں کے گرد

بھی عام علامات ہمیشہ کچھ تفریق پر تمام ہی مریضوں میں اپنے اصل مادہ پر مشتمل ہی پائی جاتی ہیں. اسی وجہ سے عام علامات کے مدِ نظر دوا کا انتخاب نہیں ہو تا بلکہ مخصوص علامات کے مطابق بالمثل دوا کا انتخاب کِیا جاتا ہے.

ایک اور خاکہ ملاحظہ فرمائیں کہ جس میں مخصوص علامات کے مرکزے میں نمونیہ کو دکھایا گیا ہے.
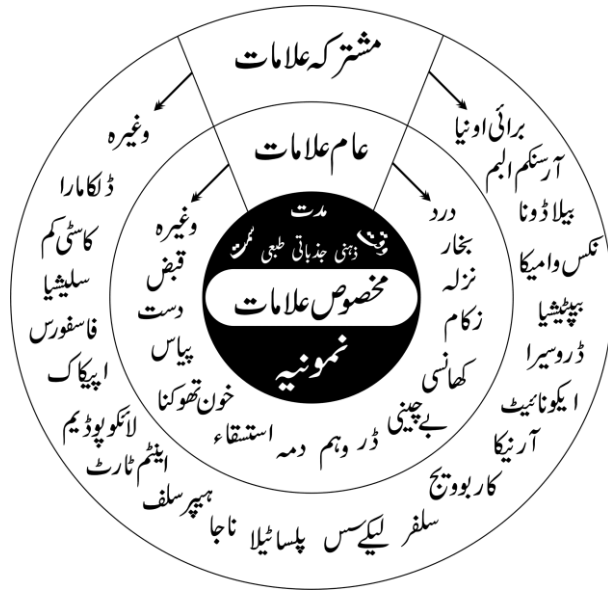
اور عام علامات کے دائرے میں لاحق مختلف حالتیں بیان کی گئیں ہیں. اس کے ساتھ ساتھ مشترکہ علامات رکھنے والی ادویات کے دائرے میں ایک جامع ریپرٹری درج ہے. ایک معالج مریض کی مخصوص حالت کو جاننے کے بعد تکالیف میں شدت کی کمی اور بیشی کا وقت اور مختلف صورتوں و حالتوں کے بارے میں جائزہ لیتا ہے. لاحق مرض کی مدت کی معلومات کرتا ہے اور جسم کے جس حصے (طرف / سمت) میں تکلیف نمایاں ہے، اُس کا بغور مطالعہ کرتا ہے. نیز ذہنی، جذباتی اور طبعی کیفیات و حالتوں کے بارے میں بھی مفصل جانکاری حاصل کرتا ہے. یُوں یہ تمام ہی مخصوص علاماتی حالتیں بالمثل دوا کے انتخاب میں مشترکہ علامات رکھنے والی متعدد ادویات میں سے کسی ایک معیاری و بالمثل دوا اور معاون ادویات کو منتخب کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں.

مخصوص علامات / علامت (Key Symptoms) کو مرکزی علامات، کلیدی علامات، خاص علامات، رہنما علامات اور مرضیاتی علامات وغیرہ ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے. مخصوص علامات میں مرض کی کمی بیشی کا وقت یا کوئی دوسری خاص حالت کہ جس کی وجہ سے تکلیف میں کمی یا زیادتی لاحق ہوتی ہو بہت ہی اہم ہے. نیز

خاص طور مرضیاتی تکالیف کی سِمت کو اگر ہم مخصوص علامات کی رہنما حالت قرار دیں تو بیجا نہ ہو گا. مذکورہ بالیٰ خاکہ کی روشنی میں ہی نمونیہ کی سمت / طرف (اطراف) کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کرتا ہوں. تا کہ سمت کی اہمیت وافادیت ک بخوبی اندازہ ہو جائے:

ذات الجنت	نمونیہ	ذات الریہ
بایاں پھیپھڑا -(معتدل مزاج خشک)		دایاں پھیپھڑا -(معتدل مزاج گرم)
منتشر مزاج گرم خشک ++.		منتشر مزاج خشک سرد ++.
عفونتی مادہ سوراء. (سوراء اور سائکوسس کا بگاڑ)		عفونتی مادہ سائکوسس. (سائکوسس اور سفلس کا بگاڑ)
گرم خشک اغذیہ، ادویہ وماحول اور موسم سے بائیں پھیپھڑے میں سوزش، ورم اور درد ظاہر ہونگے.		خشک سرد اغذیہ، ادویہ وماحول اور موسم سے دائیں پھیپھڑے میں سوزش، ورم اور درد ظاہر ہونگے.
غدودی پر تیں صفراء اور سوداء سے متاثر ہو جاتی ہیں.		عضلاتی پر تیں سوداء اور بلغم سے متاثر ہو جاتی ہیں.
سانس لینے اور کھانسنے سے بائیں پھیپھڑے میں شدید درد ہوتا ہے. سانس لینے میں تنگی پیش آتی ہے.		سانس لینے اور کھانسنے سے دائیں پھیپھڑے میں ناقابلِ برداشت درد ہوتا ہے. سانس رک رک کر آتا ہے.
بائیں طرف کی پسلیوں میں گڑھا پڑتا ہے.		دائیں طرف کی پسلیوں میں گڑھا پڑتا ہے.
پیشاب کا رنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے.		پیشاب کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے.
علاج غلط ہونے پر استسقاء الصدر ہو سکتا ہے.		علاج غلط ہونے پر ٹی بی لاحق ہو سکتی ہے.
کھانسی و بلغم میں خون نہیں پایا جاتا.		کھانسنے سے عموماً خون آمیز غلیظ بلغم کا اخراج ہوتا ہے.
بخار شدید نہیں ہوتا بلکہ گھبراہٹ شدید ہوتی ہے.		بخار شدید ہوتا ہے لیکن گھبراہٹ نہیں ہوتی.
خفقانِ قلب کی شکایت پائی جاتی ہے.		اختلاجِ قلب کی شکایت پائی جاتی ہے.

یہ ہی وجہ ہے کہ مخصوص علامات میں دیگر حالتوں کی جانکاری کے ساتھ ساتھ وقت اور سمت کی مکمل معلومات حاصل کرنا، مریض کو لاحق منفرد تکلیف کیلئے منفرد دوا کے انتخاب میں مدد دیتی ہے. مثلاً:- اگر بائیں

جانب خشکی اور سردی میں کمی واقع ہوگئی ہے تو اِس لاحق کمی کو کیسے پورا کیا جائے؟ یا اگر دائیں جانب گرمی میں کمی واقع ہوگئی ہے تو اِس کمی کو کیسے پورا کیا جائے. مختلف حالات و وجوہات میں دوسری یہ صورت بھی لاحق ہو سکتی ہے بائیں جانب سردی یا خشکی میں شدید اضافہ / زیادتی ہو جائے یا دائیں جانب گرمی میں شدید اضافہ / زیادتی ہو جائے. تو اِس صورت میں لاحق زیادتی کو کم کرنے والے اقدامات اپنائے جانے میں معاونت کیلئے سمت کا جائزہ بہت ہی معاون کار اور تکلیف کی انفرادیت کو واضح کرنے کا بہترین ذریعہ ہے.

مٹیریا میڈیکا میں موجود ادویات مندرجہ ذیل تین مختلف تاثیرات پر منقسم ہوتی ہیں:

1.		2.		3.	
براہِ راست عفونت پیدا کند ادویات		پیدا شدہ عفونت کا تریاق ادویات		مخلوط و متفرق تاثیرات	
سوزشی (سوراء)	Psoric	دافعِ سوراء	Antipsora	مقویات	Nutrients
آتشکی (سفلس)	Syphilitic	دافعِ سفلس	Antisyphilis	مسہلات	Cathartic
سوزاکی (سائکوسس)	Sycotic	دافعِ سائکوسس	Antisycosis	قابض	Constipate

عموماً طاقتوں کے درجاتی اعتبار سے بھی ادویات کو تین مختلف اثر پذیری حالتوں میں وضع کیا جاتا ہے:

طاقتیں:	عمومی اثرات:	
1 to 12	سالماتی مقوی	Contained nutrients, supplements and molecular mass.
12 to 200	دفاعی معاون	Reactivating succor to vital-force, immunity and/ or any system.
200 to higher	روحانی تریاق	Antidotes and a curative mystic of natural and classical remedies.

اختصار:

مٹیریا میڈیکا کا اصولی استعمال یہ ہے کہ مریض اور لواحقینِ مریض سے تمام لاحق عام علامات طلب

کی جائیں اور تمام ضروری کلینکل تشخیصی مشاہدات کیئے جائیں. حاصل شدہ علامات و مشاہدات کی روشنی میں مخصوص علامت کو ڈھونڈا جائے. اور حاصل شدہ مخصوص علامت / علامات کے مشابہ علامات رکھنے والی متعدد ادویات میں سے بالمثل دوا کا انتخاب کیا جائے. واضح رہے کہ کسی معلوم دوا کی علامات پر مریض نہ ڈھونڈا جائے. بلکہ مریض کی حاصل شدہ علامات کیلیئے دوا کی تلاش کی جائے. اِس تلاش کو ریپرٹرائزیشن کرنا کہتے ہیں. اور مخصوص / مرکزی علامات کے گرد چکر لگانے والی عام علامات کو مجموعہ ہائے علامات کی خاص ترکیب پر ظاہر ہونے والی حالتیں (Syndrome) کہا جاتا ہے. مرض نہ تو مخصوص علامات کو اور نہ ہی تمام مجموعہ ہائے علامات کو کہا جاتا ہے. بلکہ متاثر کرنے والے عفونتی مادہ کو مرض (Disease) کہا جاتا ہے. تاہم کسی بھی مٹیریا میڈیکا میں امراض کے نام پڑھ کر، اُن ناموں کو خالصتاً مرض نہ سمجھا جائے بلکہ مجموعہ ہائے علامات کی خاص اصلاح کے طور پر مطالعہ کیا جائے. مثلاً: یرقان (Hepatitis) یعنی سوزشِ جگر. تنقیاتی و مرضیاتی، ہر دو حالتوں میں سوراء ہی سوزش کا سبب ہوتا ہے. لیکن سوراء کی پیائش میں کہیں پر کمی تو کہیں پر زیادتی تشخیص ہوتی ہے. لہٰذہ مٹیریا میڈیکا کے مطالعہ کے وقت مذکورہ بالا مثال کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہوئے، مرضیاتی، مخصوص اور عام حالتوں کے ساتھ ساتھ مجموعہ ہائے علامات کے اصطلاحی ناموں پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہیئے. کیونکہ ہر عفونت اختیار کرنے والے مادہ کی، ہر واحد مریض میں مجموعہ ہائے علامات کی پیائش ہمیشہ منفرد تفریق پر ہی ظاہر اور تشخیص ہوتی ہیں.

اگر مریض کو لاحق علامات اور مرضیاتی حالت کے بالمثل کوئی دوا، مٹیریا میڈیکا میں موجود نہ ہو تو جس سبب سے وہ مرضیاتی کیفیات لاحق ہوئی ہیں، اُسی عنصر / شے کی یا تعفن سے ہی دوا بنائی / بنوائی جائے. یوں یہ اس سے بہتر ہو گا کہ ہم مریض پر مختلف تجربات کر کے مرض کو کہنہ و پیچیدہ بنانے کا ایک سبب بن جائیں.

یاداشت: اگر مزمن مریض کی علامات پیچیدہ یا غیر واضح ہوں، تب دوبارہ علامات لینے اور تشخیصی و معالجاتی مشاہدہ کرنے سے پہلے، مریض کو نکس وامیکا یا / اور سلفر کا استعمال کروایا جائے. تاکہ یا تو سابقہ غیر فطری و غیر اصولی اقدامات کے نتیجہ میں لاحق مضر اثرات کا خاتمہ ہو جائے اور / یا پھر سابقہ لاحق دبی ہوئی تکالیف و علامات کھل کر سامنے آجائیں. تاکہ بالمثل دوا کے انتخاب میں آسانی پیدا ہو.

مذکورہ بالیٰ نمونیہ کی مثال میں مبحث خاکہ میں درج ادویات کو سامنے رکھ کر، کلاسیکل مٹیریا میڈیکا مرتب کرنے کیلئے ایک تجویز پیش کر رہا ہوں. تاکہ ادویات و علامات کو کلاسیکل بنانے کے فن و ہنر میں بہتر معاونت حاصل ہو سکے. اِس خاکہ میں بھی ہر مٹیریا میڈیکا اور ہر انسائیکلوپیڈیا کی طرح مخصوص علامات بحث ہوتی ہیں. نیز اُس مرکزی نکتہ کو بھی انڈرلائین (شہ سرخ) کیا جاتا ہے کہ جس کے گرد بقیہ تمام عام و خاص علامات گردش کرتی ہیں. تکالیف میں کمی بیشی سے متعلق حقائق کی وضاحت ہوتی ہے. سمت، وقت ، دوا کے ماخذ ذریعہ، معاون ادویات اور دافعِ اثر ادویات یا دُشمن ادویات کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے. تاکہ بر وقتِ ضرورت کوئی ہنگامی قدم اُٹھانے میں علم و سہولت، پہلے سے معلوم و میسر رہے. یاد رہے کہ: لفظ "نمونیہ" بھی ایک اصطلاح ہے. جسکا مرضیاتی مطلب پھیپھڑے کے گرم مرکزہ میں خشکی (جسے طبی اصطلاح میں "ذات الریہ کہتے ہیں) یا خشک مرکزہ میں گرمی (جسے طبی اصطلاح میں "ذات الجنت کہتے ہیں) کا اثر انداز ہو جانا ہے.

کلاسیکل مٹیریا میڈیکا:

01	ریمیڈی:	آرسنکم البم	ذریعہ:	معدنیات	نام:	سم الفار سفید
	مخصوص علامات:	شدید بے چینی و کمزوری، گھونٹ آدھ گھونٹ پانی کی بار بار پیاس، تمام مجاری بدبودار، خون آمیز پیچش نُما اخراجات، سرد پسینہ، منشیات کے بد اثرات، پیپ کی چھوت، جلن، حیرانی، (چوروں، اندھیرے، تنہائی اور موت کا ڈر)، دماغی و جسمانی نقاہت اور سانس کی تنگی.				
	کمی بیشی کا عالم:	گرمی سے افاقہ. سردی، سرد و مرطوب موسم و خورد و نوش اشیاء اور کھلی ہوا سے زیادتی.				
	مخصوص سمت:	دائیں جانب.				
	مخصوص وقت:	دوپہر کے بعد یا / اور آدھی رات کے بعد اگلے تین سے چار گھنٹوں تک شدت / حملہ.				
	معاون ادویات:	کاربو ویج، فاسفورس، تھوجا، لیکے سس، پائرو جینم، اسکیل کار، سلفر، پلسٹیلا، ایلم اسٹائیوا...				
	دافعِ اثر ادویات:	او پیم، چائنہ، ہیپر سلفر، نکس وامیکا، کیمفر، فیرم میٹالیکم، آیوڈیم، اپیکاک، ٹوبیکم...				

02	ریمیڈی:	آرنیکاموٹانا	ذریعہ:	نباتات	نام:	پہاڑی تمباکو
	مخصوص علامات:	جدید و قدیم چوٹ کا یا چوٹ لگنے جیسا درد یا دکھن، جِلد پر نیلے سیاہ داغ، چہرہ سرخ، بخاروں میں مجاری بدبودار وخون آلود، غنودگی کا غلبہ، سر گرم و جسم ٹھنڈا، غم و فکر اور ڈر، سانس کی تنگی، انجمادِ خون، پکنے سے قبل مرجھائی ہوئی پُر درد پھنسیاں، چھوت، نمونیہ اور جلن.				
	کمی بیشی کا عالم:	اضافہ: مرطوب و سرد کیفیات، حرکت و چھُوا جانا. کمی: آرام سے، سر نیچے کر کے لیٹنے سے.				
	مخصوص سمت:	تمام چوٹ والے / جیسے دردوں میں سراپا بدن. بافتوں میں بائیں جانب. نیز نچلی پسلیاں.				
	مخصوص وقت:	دِن کے ٹھنڈے اوقات، رات کا وقت اور حادثاتی حالتوں یا ریشوں کی تباہی میں کبھی بھی.				
	معاون ادویات:	ایکونائیٹ، اپیکاک، سورائینم، رسٹاکس، وریٹرم البم، ہائپریکم، کلکیریا کارب...				
	دافعِ اثر ادویات:	کیمفر، کافیا، آرسنک، چائنا، اگنیشیا...				

03	ریمیڈی:	اپی کاکوانہ (اپیکاک)	ذریعہ:	نباتات	نام:	انت مول
	مخصوص علامات:	حاد یا مزمن ایسی متلی جو کہ قے ہو جانے کے باوجود بھی نہ رُکے، پیاس ندارد مگر منہ میں پانی کی کثرت، مخارج سے سرخ رنگ کا ابل کر نکلنے والا خون، نوبتی بخار، پھیپھڑوں میں منجمد بلغم کی آواز، چھینکیں، دموی ونزلاوی یا نمونیہ والی کھانسی، بلغمی دمہ اور پیچش نُما دست.				
	کمی بیشی کا عالم:	اضافہ: وقتِ مقررہ پر، گرم مرطوب موسم و ہوائیں، کھٹی اغذیہ سے، لیٹنے سے، روشنی سے اور حرکت کرنے سے. کمی: دبانے سے، آنکھیں بند کرنے سے اور کھلی ہوائیں...				
	مخصوص سمت:	دماغ کا دایاں حصہ اور جسم کا بایاں حصہ.				
	مخصوص وقت:	نوبتی یعنی اپنے مقررہ وقت پر یا مزاج کے متاثر ہو جانے پر متلی کا دَورہ ہونا.				
	معاون ادویات:	کیوپرم میٹالیکم، آرسنکم البم، آرنیکا موٹانا...				
	دافعِ اثر ادویات:	چائنا، ٹوبیکم، نکس وامیکا...				

04	ریمیڈی:	ایکونائٹم نپلس	ذریعہ:	نباتات	نام:	میٹھاتیلیہ
مخصوص علامات:		موت کا خوف شدید گھبراہٹ اور بے چینی کے ساتھ، پسینہ یا زکام اور حیض وغیرہ جیسی مجاری رطوبات کا اچانک دب جانا، مریض اپنی موت کے مقررہ وقت کی پیشنگوئی اور غیب بینی کرے، شدید گرمی کی وجہ سے لاحق تکالیف مگر ٹھنڈے پسینہ کے ساتھ سردی اور گرمی باری باری لگے، خونی بلغم وقے، سانس کی تنگی، پیشاب کی مقدار کم، ٹھنڈے پانی کی پیاس لیکن پانی پیتے ہی قے کر دے، خوفناک خواب آئیں اور جلن دار دردیں ہوں.				
کمی بیشی کا عالم:		کھلی ہوا میں کمی اور گرم گھر، منشیات کے استعمال اور خشک سرد ہوا میں زیادتی.				
مخصوص سمت:		بائیں جانب.				
مخصوص وقت:		عموماً مرضیاتی نوبتی اوقات نہیں ہوتے لیکن شام اور رات کا وقت شدت ظاہر کرتا ہے.				
معاون ادویات:		سلفر، برائی اونیا، بیلاڈونا، آرنیکا، فاسفورس، ملی فولیم...				
دافعِ اثر ادویات:		کافیا، نکس وامیکا...				

05	ریمیڈی:	اینٹی مونیم ٹارٹ	ذریعہ:	معدنیات	نام:	سنگ سرمہ
مخصوص علامات:		کمزور اور ناتواں اشخاص کے پھیپھڑوں میں بلغمی و مستقل کھردری خرخراہٹ، بچوں اور بوڑھوں کو لاحق کمزوری، دمہ، برانکائٹس، نمونیہ کا آخری درجہ، پھیپھڑوں کا فالج، چیچک نُما پیپ دار دانے، ٹائیفائیڈ، بخار کے ساتھ کھانسی اور غنودگی یا نیند میں بجلی جیسے جھٹکے لگنا.				
کمی بیشی کا عالم:		حاروسرد تر موسم و ترش اشیاء سے زیادتی. دائیں کروٹ لیٹنے، ڈکار اور کف تھوکنے سے کمی				
مخصوص سمت:		بائیں جانب نیز زیریں شکم.				
مخصوص وقت:		شام یا رات کو سونے کے بعد کا وقت.				
معاون ادویات:		فاسفورس، بریٹا کارب، اپیکاک...				
دافعِ اثر ادویات:		پلسٹیلا، چائنہ، اوپیم...				

06	ریمیڈی:	بیپٹیشیا	ذریعہ:	نباتات	نام:	جنگلی نیل
مخصوص علامات:	تیزی سے لاحق تپِ محرکہ و دماغی ہذیانی کیفیت اور بدبودار اخراجات، دکھن اور دردیں، مریض اپنی کہانی بیان کرتے غنودگی و مدہوشی میں کھو جائے، کسی کروٹ آرام نہ پائے، ٹھوس غذا نہ کھا سکے محض مائعات پیئے، دمکشی، پیچش، متعدی حالتیں اور متعدد قسم کے بخار.					
کمی بیشی کا عالم:	مرطوب گرمی، کہر اور گھر میں شدت. باہر کھلی فضا میں کمی.					
مخصوص سمت:	دائیں جانب.					
مخصوص وقت:	دوپہر سے پہلے نیز انفلوئنزا کے پھیلنے والے دنوں میں.					
معاون ادویات:	برائی اونیا، آرسنکم البم...					
دافعِ اثر ادویات:	سنگوینیریا، فائی سوسٹگما...					

07	ریمیڈی:	برائی اونیا ایلبا	ذریعہ:	نباتات	نام:	انگور دشتی
مخصوص علامات:	تکلیف حرکت سے بڑھے، ساکن رہنے و دبانے سے کم ہو، خشکی و پیاس کی شدت اور چبھن دار دردیں، خشک کھانسی، پستان پتھر کی طرح سخت، اٹھ کر بیٹھنے سے متلی اور نقاہت، سانس کی تنگی، پلیوریسی، ورم، خشک پاخانہ، درد والی جانب لیٹنا اور استسقائی یا پیپ دار جِلد.					
کمی بیشی کا عالم:	پسینہ آنے، ڈکار، اندھیرے اور سرد اغذیہ سے کمی. گرمی، حرکت اور غصہ سے زیادتی.					
مخصوص سمت:	دائیں جانب نیز زیریں شکم.					
مخصوص وقت:	صبح کے وقت اور شام سونے سے قبل.					
معاون ادویات:	ایلومینا، رسٹاکس، سلفر، لائکوپوڈیم، بیلاڈونا، کالی کارب، سیپیا...					
دافعِ اثر ادویات:	ایکونائیٹ، کیمومیلا، نکس وامیکا، کیمفر، پلسٹیلا، فیرم میور...					

08	ریمیڈی:	بیلاڈونا	ذریعہ:	نباتات	نام:	جنگلی مکوہ
مخصوص علامات:	تکالیف کا یکایک لاحق ہو کر شدت اختیار کرنا جس میں گرمی، سرخی، تپکن اور جلن ہو، سر گرم اور پاؤں ٹھنڈے، نیند میں چونکنا و ڈرنا، ہذیان اور تشنج، دردیں لاحق ہو کر یکایک ختم ہوں، جنون اور وحشت، خشکی مگر پانی پینے سے نفرت، چکر آنے سے بائیں طرف یا پیچھے کی جانب گر پڑے، سانس کی تنگی، کراہنا، خون تھوکنا، بخار، نکسیر، ذکی الحس اور غدود متورم.					
کمی بیشی کا عالم:	چھوا جانا، شور، سرد ہوا اور روشنی سے اضافہ. گرمی، حرکت کرنے اور آرام کرنے سے کمی.					
مخصوص سمت:	دائیں جانب نیز زیریں شکم.					
مخصوص وقت:	دوپہر کے بعد نیز رات کے وقت.					
معاون ادویات:	بوریکس، مرک سال، نیٹرم میور، کلکیریا کارب...					
دافعِ اثر ادویات:	ایکونائیٹ، کیمفر، پلسٹیلا، ہیپر سلفر، ہائی اوسیامس، کافیا، اوپیم...					

09	ریمیڈی:	پلسٹیلا و لگیرس	ذریعہ:	نباتات	نام:	گُلِ پاسکل
مخصوص علامات:	بدلتی ہوئی علامات، رونے والا مزاج، پیاس ندارد مگر منہ خشک، غیر تیزابی زرد رطوبات، کھلی ہوا کی طلب، خسرہ و مرکباتِ فولاد کے بد اثرات، بدن کی ایک جانب پسینے، تنہائی و اندھیرے اور غائبات کا خوف، پیٹ میں گڑگڑاہٹ، گرم و مرغن ثقیل اغذیہ سے تکلیف، سبز یرقان، بائیں کروٹ لیٹنے سے سانس میں تنگی، سردی سے بخار اور عدم بخار میں سر درد.					
کمی بیشی کا عالم:	گرمی سے زیادتی. سردی سے کمی					
مخصوص سمت:	دائیں جانب نیز وسطی شکم اور زیریں شکم. (عورتوں کی خاص دوا)					
مخصوص وقت:	شام اور رات کے وقت نیز صبح کے وقت.					
معاون ادویات:	برائی اونیا، لائکوپوڈیم، آرسنکم البم، زنکم میٹالیکم، سیپیا، کالی سلف، سلیشیا...					
دافعِ اثر ادویات:	کیمومیلا، اگنیشیا، سلفر، نکس وامیکا، سٹینم، کافیا...					

10	ریمیڈی:	ڈروسیرا	ذریعہ:	نباتات	نام:	کرم خور بوٹی
مخصوص علامات:		کالی کھانسی، خشک تشنجی کھانسی، سل، کھانسنے سے قے اور متلی ہو، نرخرے اور غدودوں کی ٹی بی، منہ اور ناک سے خون کا اخراج، کھانسنے سے بلغم کا بکثرت اخراج، دمکشی، سوزشِ معدہ، تپِ لرزہ، پیاس ندارد، چہرہ کا بایاں حصہ سرد، بائیں طرف گرنے کا اندیشہ، ہر وقت حتیٰ کہ بستر میں بھی سردی لگے، آواز کا بگڑ جانا، گلے کی خراش، بولنے سے گھٹن اور لاغری.				
کمی بیشی کا عالم:		کھانستے وقت چھاتی پکڑنے سے کمی. بستر کی حرارت، لیٹ جانے اور بولنے سے زیادتی.				
مخصوص سمت:		دائیں جانب.				
مخصوص وقت:		آدھی رات کے بعد.				
معاون ادویات:		کاربو ویج، نکس وامیکا، سلفر...				
دافعِ اثر ادویات:		کیمفر...				

11	ریمیڈی:	ڈلکامارا	ذریعہ:	نباتات	نام:	مکوہ
مخصوص علامات:		دو بدلتے موسموں کے مرطوب اثرات، بارش کی ٹھنڈ سے ناک کا بند ہونا، نزلہ و زکام، درد، ھے فیوَر، کھانا للچا کر کھائے، معدہ میں جلن، سرد مشروبات کی خواہش، دلخراش کھانسی، دمہ، سانس کی تنگی، ہتھیلیوں پر پسینہ، پاؤں سرد، ورم غدود، خارش اور آبلے دار دانے.				
کمی بیشی کا عالم:		اضافہ: سردی، تری، خشکی اور موسمِ برسات میں. کمی: چہل قدمی اور بیرونی حرارت سے.				
مخصوص سمت:		سر کی پُشت نیز وسطی و زیریں پُشت و شکم.				
مخصوص وقت:		شام اور رات کے وقت.				
معاون ادویات:		ایلومینا، نیٹرم سلف، بریٹا کارب...				
دافعِ اثر ادویات:		کیمفر، اپیکاک، مرک سال...				

12	ریمیڈی:	سلفر	ذریعہ:	معدنیات	نام:	گندھک آملہ سار
	مخصوص علامات:	ہاتھوں، پاؤں اور سر کی چوٹی میں جلن، پسینہ بالکل نہ ہو، جِلد خشک، جلن دار خارش، جسم کے تمام سوراخ برنگ سرخ، نہانے سے نفرت، پیاس شدید، بھوک کم، کندھے آگے کو جھکے ہوئے، تمام اخراجات بدبودار، خود غرض، پرانا خشک نزلہ، خون حیض سیاہ خراشدار، غیر ارادی پیشاب، سانس میں تنگی، پلیوریسی اور معمولی چوٹ یا خراش میں بھی پیپ پڑ جانا.				
	کمی بیشی کا عالم:	کمی: گرمی خشکی اور دائیں کروٹ لیٹنے سے. زیادتی: نہاتے دھوتے اور آرام کرتے وقت.				
	مخصوص سمت:	سر کی پُشت، بائیں جانب اور زیریں شکم.				
	مخصوص وقت:	صبح دوپہر سے پہلے اور آدھی رات. (نمونیہ و دیگر حاد امراض میں ایکونائیٹ کے بعد موثر)				
	معاون ادویات:	ایلوز، سورائینم، آرسنکم البم، بیلاڈونا، پائرو جینم، نکس وامیکا، پیر ارا...				
	دافعِ اثر ادویات:	کیمفر، کیمومیلا، چائنہ، تھوجا...				

13	ریمیڈی:	سلیشیا	ذریعہ:	معدنیات	نام:	سنگِ چمق
	مخصوص علامات:	پیپ پڑنے کی کیفیات، دنبل، پھوڑا، زخم، ناسور، بھگندر، بواسیر، خنازیر، کساح، گوہانجنی، سر درد، تشنج، مرگی، مریض آگ تاپنا چاہے اور گرم کپڑے پہنے، کمزور طبع، بیقرار، ضِدی زکام و نمونیہ، گاڑھے زرد گانٹھ دار بلغم والی کھانسی، غدود متورم اور پاؤں کا پسینہ بدبودار.				
	کمی بیشی کا عالم:	سردی سے زیادتی. گرمی سے کمی.				
	مخصوص سمت:	دائیں جانب اور سر کی زیریں پُشت تا بالائی حصہ تک.				
	مخصوص وقت:	سرد مرطوب اوقات اور موسم نیز صبح کے وقت.				
	معاون ادویات:	پلسٹیلا، لائکوپوڈیم، سلفر، فاسفورس، سینی کیولا...				
	دافعِ اثر ادویات:	کیمفر، ہیپر سلفر، فلورک ایسڈ...				

14	ریمیڈی:	فاسفورس	ذریعہ:	معدنیات	نام:	فاسفورس
مخصوص علامات:	علامات اچانک آئیں، ہتھیلیوں اور کندھوں کے درمیان جلن، سرد پانی کی پیاس جو گرم ہونے پر قے ہو جاتا ہے، نہ جمنے والا جریانِ خون، چھاتی پر بوجھ کا احساس، خشک کھانسی، خون تھوکنا، نمک کھانے کی خواہش، بار بار بھوک، اسہال رقیق، قبض میں پاخانہ خشک لمبوترا، کثرتِ مشت زنی و جماع کے بعد کی کمزوری، انسانی آواز کا بہرہ پن، ورم، سوزش، آتشک، ماہواری کی بجائے نکسیر چلے، پرانہ نزلہ، نمونیہ، سانس تیز، یرقان اور بے آرامی.					
کمی بیشی کا عالم:	شدت: گرم اشیاء، گرمیوں میں بھیگنا، چھوا جانا. کمی: اندھیرے سے، سردی اور نہانے سے.					
مخصوص سمت:	ہاتھ سے اوپر کی طرف نیز دائیں جانب. (تکالیف کا احساس و حملہ بائیں کروٹ لیٹنے سے)					
مخصوص وقت:	طوفان آنے سے پہلے، طلوعِ آفتاب کے وقت اور شام سے آدھی رات تک.					
معاون ادویات:	آرسنکم البم، ایلم سیپا، کاربو ویج، اپیکاک، لائکوپوڈیم، سنگوینیریا، سلفر، ٹیوبر کولینم...					
دافعِ اثر ادویات:	نکس وامیکا، کافیا، سیپیا، کیمفر...					

15	ریمیڈی:	کاربو ویجی ٹیبلس	ذریعہ:	نباتات	نام:	لکڑی کا کوئلہ
مخصوص علامات:	تمام امراض کا آخری درجہ، آکسیجن کی نامکمل کھپت، پنکھا جھلانے کی شدید خواہش، ریاح، اپھارہ، ڈکار، مروڑ، چھوت، نمونیہ، تپِ محرکہ، ہیضہ، خسرہ، کالی کھانسی کے بعد دمہ، جسم کے اندر آگ جبکہ باہر ٹھنڈک، بدبودار اخراجات، بدہضمی، درد اور قریب المرگ حالت.					
کمی بیشی کا عالم:	زیادتی: دودھ و ثقیل اشیاء، سردی، مرطوب گرم اور کھلی ہوا سے. کمی: ڈکار اور پنکھا جھلنا.					
مخصوص سمت:	تمام اعضائے تنفس و عروقِ شعریہ اور ریڑھ تا سینے کی طرف نیز دائیں جانب.					
مخصوص وقت:	شام اور رات کے وقت.					
معاون ادویات:	فاسفورس، چائنا، لیکے سس، آرسنکم البم، ڈروسیرا، کالی کارب...					
دافعِ اثر ادویات:	کیمفر، کافیا، کاسٹی کم، فیرم میٹالیکم...					

16	ریمیڈی:	کاسٹی کم	ذریعہ:	معدنیات	نام:	شورہ
	مخصوص علامات:	مقامی فالج، کھانسی کے ساتھ پیشاب کا نکل جانا، چھل جانے کا احساس، قبض، بار بار پاخانہ کی ناکام حاجت، پیچش، وضع حمل کے بعد پیشاب کا بند ہو جانا، معدہ میں چونا جلنے جیسی جلن، کھنچاؤ والے درد، جِلد خراب، نزلہ، زکام، چہرہ پر کیل و پھنسیاں اور آواز کا دب جانا.				
	کمی بیشی کا عالم:	خشک و سرد موسم میں زیادتی. گرم و مرطوب موسم میں افاقہ.				
	مخصوص سمت:	دائیں جانب نیز زیریں شکم (لنگڑی کے درد میں بائیں طرف).				
	مخصوص وقت:	صبح اور شام کا وقت.				
	معاون ادویات:	کاربو ویج، گریفائٹس، لیکیے سس، اسٹے فس اگیریا، لائیکو پوڈیم، سٹینم، مرک کار...				
	دافعِ اثر ادویات:	کافیا، کالوسنتھ، نکس وامیکا...				

17	ریمیڈی:	لائیکوپوڈیم	ذریعہ:	نباتات	نام:	سدابہار کلب کائی
	مخصوص علامات:	بھوک شدید لیکن دو چار نوالوں سے ہی پیٹ بھر جائے، حاد و مزمن امراض، ریاح، قبض، نفخ، میٹھی چیزوں کی خواہش، پیشاب میں ریت، کمر و گردوں میں درد، سوجن، ورم، ہرنیا، نامردی، ایک پاؤں گرم دوسرا ٹھنڈا، نوبتی بخاروں میں سردی پھر پسینہ اور پیاس باری باری، کھٹی ڈکاریں، نمونیہ کا آخری درجہ بمعِ جگر کی خرابی، نزلہ وزکام، استسقاء اور ڈفتھیریا.				
	کمی بیشی کا عالم:	سردی اور سرد اشیاء سے زیادتی. گرمی اور گرم اشیاء سے کمی.				
	مخصوص سمت:	دائیں جانب، دائیں سے بائیں جانب منتقلی اور وسطی وزیریں شکم.				
	مخصوص وقت:	دِن سہ پہر کے بعد سے لیکر رات کے پہلے پہر تک.				
	معاون ادویات:	چیلی ڈونیم، سلفر، لیکیے سس، اگنیشیا، اپیکاک، فاسفورس...				
	دافعِ اثر ادویات:	کیمفر، کاسٹی کم، ایکونائیٹ، کیمومیلا، نکس وامیکا...				

18	ریمیڈی:	لیکیے سس	ذریعہ:	حیوانات	نام:	جنوبی امریکہ کے سانپ کا زہر
مخصوص علامات:	سوزش یا زخم سے جِلد پر نیلے داغ، ڈفتھیریا، چھوت، خون کا پتلا پن و انجماد، ذکی الحس جِلد، ہذیان، لرزہ، گھبراہٹ، تنہائی پسند، مغموم، جنون، وہم، شکی، زکام ہونے سے پہلے سر درد، الرجک دمہ، چھینکیں، ورم لوزتین، پتلی چیز نگلنے سے درد، کمر اور گردن پر کپڑا برداشت نہ ہو، سوئی گڑنے جیسا درد، گہرے سانس لے، سرخ بادہ، نوبتی بخار، گرم پسینہ اور آبلے۔					
کمی بیشی کا عالم:	زیادتی: گرم پانی سے نہانا، چھوا جانا، گرم مشروبات۔ کمی: رطوبات بہہ نکلنے پر، سینکنے سے۔					
مخصوص سمت:	بائیں جانب، بائیں سے دائیں منتقلی۔					
مخصوص وقت:	بہار کا موسم، نیند کے وقت، رات کا وقت۔ (زہریلے حشرات کے کاٹنے / ڈسنے کے بعد)					
معاون ادویات:	لائیکوپوڈیم، ہیپر سلفر، آیوڈیم، فاسفورس، آرسنکم البم، کاربوویج...					
دافعِ اثر ادویات:	آرسنکم البم، مرکیورس، سیڈرون...					

19	ریمیڈی:	ناجاٹرپ	ذریعہ:	حیوانات	نام:	سُم اُفعی
مخصوص علامات:	مرضیاتی حالتوں کا دِل واضح مرکز ہو، امراضِ قلب جب کہ کسی دیگر دوا کی علامات واضح نہ ہوں، فالج، دھڑکا، کمزوری، درد، دل کے فیل ہونے کا احساس، دل کی حاد سوزشی حالتیں، ڈفتھیریا اور وباؤں کے بعد تکالیفِ قلب، قلبی دمہ و زکام، مدہوشی اور خودکشی کی خواہش۔					
کمی بیشی کا عالم:	محرک اشیاء کے استعمال سے زیادتی۔ کھلی ہوا میں چلنے یا سفر کرنے سے آرام۔					
مخصوص سمت:	بائیں طرف، سر کی پشت کی جانب نیز نیچے سے اور بائیں پیڑو سے اوپر دل کی جانب منتقلی۔					
مخصوص وقت:	برساتی موسم، شام اور رات کا وقت (نیز حشرات و سانپ کے کاٹنے / ڈسنے کے بعد)۔					
معاون ادویات:	اسکی معاون ادویات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تقابل ممکن ہے: لیکیے سس، سپونجیا...					
دافعِ اثر ادویات:	ٹوبیکم، ایمونیا...					

20	ریمیڈی:	نکس وامیکا	ذریعہ:	نباتات	نام:	کچلہ
مخصوص علامات:	غیر معتدل زندگی بسر کرنا، پاخانہ کی نامکمل بار بار حاجت، چڑچڑاپن، کچھ کھانے پینے کے بعد تکلیف ہو، سوئی گڑنے اور کچلے جانے جیسے درد، بد ہضمی، ہربل و ہومیوپیتھک اور ایلوپیتھک ادویات کے نقصانات، بواسیر، وضع حمل کی بے قائدہ دردیں، سر درد، کھانسی، سردی سے بخار، زکام رات کو بند دِن کو چالو، سانس پورا نہ لے سکے، ماہواری جلد جلد، عیب بینی، اجتماعِ خون، احتلام، کثرت جماع کے بد نتائج، غلبہءِ شہوت، ہرنیا، نوبتی بخار اور ناخن نیلے پڑنا.					
کمی بیشی کا عالم:	گرم اور مرطوب اشیاء و موسم سے آرام. سرد موسم و ہوا اور سرد اشیاء سے زیادتی.					
مخصوص سمت:	وسطی و زیریں شکم اور پُشت و کمر نیز دائیں جانب. (مَردوں کی خاص دوا)					
مخصوص وقت:	رات کے تیسرے پہر سے لیکر صبح تک.					
معاون ادویات:	سیپیا، برائی اونیا، کیمومیلا، فاسفورس، پلسٹیلا، سلفر، کالی کارب...					
دافعِ اثر ادویات:	کافیا، اگنیشیا، کیمفر، تھوجا، آرسنکم البم، بیلاڈونا...					

21	ریمیڈی:	ہیپر سلفیورس کلکیری ایم	ذریعہ:	معدنیات	نام:	کیلشیم سلفائیڈ
مخصوص علامات:	بیرونی اثرات کو با آسانی قبول کر کے متاثر ہونے یا پیپ پڑنے کی کیفیات و رجحان، خنازیر، غدودوں کی سوجن، خناق، نزلہ، پھوڑہ پھنسی، زخم، سوزش، دم گھٹنے والی کھانسی، ناراض طبع، کھٹا کھانے کی خواہش، جسم سے کھٹی بُو، پسینہ کی کثرت اور پیشاب آہستہ آہستہ خارج ہو.					
کمی بیشی کا عالم:	زیادتی: خشک و سرد ہوا، چھوا جانا. کمی: گرم و مرطوب موسم اور کچھ کھا لینے کے بعد.					
مخصوص سمت:	دائیں جانب.					
مخصوص وقت:	صبح، شام اور رات کے وقت (سیماب کا زہر چڑھنے کے بعد).					
معاون ادویات:	آیوڈیم، سلیشیا، کیلنڈولا...					
دافعِ اثر ادویات:	بیلاڈونا، کیمومیلا، سلیشیا، کالی آیوڈائیڈ...					

ہم نے اب تک ابتدائی انتخاب کی بنیاد پر نباتات، معدنیات اور حیوانات سے ماخوذ ادویات کا مفصل جائزہ لیا. اب تعفنات (Nosodes)، جوہر حیات (Sarcodes) اور تابکاریات (Imponderable) میں سے بھی نمونیہ کیلئے بالضرورت ممکنہ ریمیڈیز کا تعارف ملاحظہ کرتے ہیں تاکہ کوئی بھی ممکنہ پہلو تجزیہ سے محروم نہ رہے:

ذریعہ:	علامات کے مطابق / بالمثل ممکنہ ریمیڈیز:
تعفنات	ہائیڈروفوبینم، انفلوئنزینیم، ڈفتھیرینیم، ٹیوبرکولینیم، بیسی لینیم، نیوموکوسینیم، پائروجینیم ...
جوہرِ حیات	ہیموگلوبن، لمف گلینڈ، تھائروڈینیم، کارسینوسن لنگ، کولیسٹرینیم، ریٹینا ...
تابکاریات	ایکسرے، سیٹلائیٹ ویوز، سَنلائیٹ، پوزیٹرونیم، مُونلائیٹ، فائر، ارتھ، واٹر، وِنڈ ...

تمام ادویات کے حالات میں کمی بیشی خاص اہمیت اور توجہ کی حامل ہوتی ہے. کمی بیشی کو ہم دو مختلف معیارات پر تشخیص کرتے ہیں. 1. کمی کی واضح حالت اور 2. بیشی کی واضح حالت. مَیں نے مذکورہ بالٰی مٹیریا میڈیکا کے پیش کردہ خاکہ میں کمی کی واضح حالت کی مناسبت سے تمام ممکنہ ریمیڈیز کا خلاصہ پیش کیا ہے. لٰہذہ واضح رہے کہ اسی طرح ہی بیشی کی واضح حالت کو مدِ نظر رکھ کر ریمیڈیز کا انتخاب کیا جاتا ہے. کمی اور بیشی کی واضح حالتوں کو جداگانہ کیفیات کے مطابق سمجھنے کیلئے یہ خاکہ مطالعہ کریں:

نکتہ:		کیفیت:	واضح حالت:
1.	کمی	گرمی	گرمی کے مرکزہ یعنی غدودی / لمفاوی نظام میں گرمی کی کمی پائی جاتی ہے.
		تری	تری کے مرکزہ یعنی اعصابی نظام میں تری کی کمی پائی جاتی ہے.
		خشکی	خشکی کے مرکزہ یعنی عضلاتی نظام میں خشکی کی کمی پائی جاتی ہے.
2.	بیشی	گرمی	گرمی کے مرکزہ یعنی غدودی / لمفاوی نظام میں گرمی کی زیادتی پائی جاتی ہے.
		تری	تری کے مرکزہ یعنی اعصابی نظام میں تری کی زیادتی پائی جاتی ہے.
		خشکی	خشکی کے مرکزہ یعنی عضلاتی نظام میں خشکی کی زیادتی پائی جاتی ہے.

نوٹ: سردی کی واضح حالتوں کی تشخیص بھی اسی مذکورہ بالٰی چارٹ کی طرح ہی ہوتی ہے. مٹیریا میڈیکا سے مماثل

دوا کا انتخاب کرنا ہی کلاسیکل ریمیڈی سلیکشن کہلاتا ہے. امید ہے کہ مذکورہ بالٰی خاکہ سے اب کافی آسان ہو گیا ہو گا کہ: ہم مٹیریا میڈیکا کو کِس طرح کلاسیکل و کونسٹیٹیو شنل بنیادوں پر منتخب و استعمال کرتے ہیں.

معیاری و غیر معیاری معیارات :

ہم نے اپنی روزمرہ زندگی میں کچھ غیر معیاری حقائق کو ہی ایک عالمگیر مشترکہ معیاری معیار بنا رکھا ہے. مثلاً:- جو شخص غربت و افلاس، بے روزگاری و تنگدستی جیسے حالات سے عاجز آ کر، اپنی روزی روٹی کی ناجائز دستیابی کی نیت و غرض سے عامل و فاضل بن جاتا ہے. ہم اسی کے پاس اندھا اعتقاد باندھ کر اپنے لیئے ذریعۂ معاش، کاروبار و روزگار اور کشادگیِ رزق کی دُعائیں لینے (خریدنے) جا رہے ہوتے ہیں. اِن ہی اقسام کے اعمال سے متعلق معیارات ہی غیر معیاری معیارات ہوتے ہیں. تشریحاً کچھ مزید مثالیں پیش کرتا ہوں، تاکہ ہمیشہ ہر بار کسی معیار کا درست انتخاب و استعمال کرتے وقت ہمیں خاص معاونت حاصل ہو سکے:

اختلافِ رائے رکھنے والے عمل کو بدتمیزی کہتے ہیں، سچ بولنے والے عمل کو بے ادبی کہتے ہیں اور خاموشی اختیار کر لینے والے عمل کو منافقت کرنا کہتے ہیں. باوجود اس کے اپنی زبانوں سے یہ ہی اعتراف کرتے ہیں کہ سب کو اختلافِ رائے رکھنے کا مکمل حق حاصل ہے، ہمیشہ سچ بولنا چاہیئے اور خاموشی بھی ایک عبادت ہے. ہمارے قول و فعل میں پائے جانے والے یہ ہی غیر معیاری تضاد نہ تو ہمیں ترقی کرنے دیتا ہیں اور نہ ہی حقائق کو سمجھنے میں آسانیاں پیدا کرنے کا سبب بن پاتے ہیں.

دراصل کوئی حادثے نہیں ہوتے، سب کچھ ہمارے قول و فعل اور کردار و اعمال کا ہی نتیجہ ہوتا ہے. حوادث و مجرمانہ تصدیق کیلیئے بھی ہم نے الگ ہی معیار قائم کر رکھے ہیں. مثلاً:- ہم اپنی جانب سے سرزد لاپرواہی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے نتائج کو حادثہ کہتے ہیں. اور کسی دوسرے کی جانب سے سرزد ہونے والی غلطی کو

جرم کا نام دیتے ہیں. یہ سب غیر معیاری معیارات ہم نے خود کو بار بار غلطیاں کرنے پر قائم رکھنے کیلئے ایک جھوٹی تسلی کے طور پر مرتب کر رکھے ہیں. تا کہ ہم خود کو ہی خود دھو کا دے کر خوش رہ سکیں. تندرستی و حفظانِ صحت سے متعلق بھی ہم نے ایک عجیب مگر غیر معیاری نظام مرتب کر رکھا ہے کہ ہم اپنی غیر فطری طرزِ حیات کو قائم رکھنے کیلئے، اِس قسم کی منفی سوچ کو جدید سوچ اور ماڈرن و لگژری (جدید) لائف اسٹائیل کا نام دے کر تسلی و اطمنان پا لیتے ہیں. مثلاً: دودھ، گوشت، پھل سبزیاں، پانی و مشروبات غرض کہ ہر قسم کی خوردونوش اشیا کا تازہ اور فطری حالت میں استعمال کی بجائے مصنوعی طور پر تیار اور محفوظ کردہ اشیاء کا استعمال فخریہ طور پر کرتے ہیں. اس جدید سوچ کو اگر جاہلانہ و احمقانہ سوچ قرار دیا جائے تو بھی بیجا نہ ہو گا. کیونکہ ہم ہمیشہ اُس گدھے کو بہت ہی کم تر اور گھٹیا جانور تسلیم کرتے ہیں کہ جو ہمارا بوجھ اُٹھاتا ہے، اُس کتے کو بھی انتہائی خراب اور گھٹیا تسلیم کرتے ہیں کہ جو ہماری چوکیداری کرتا ہے. لیکن اُس شیر کو بہت ہی اعلیٰ و عظیم اور باعثِ فخر جانور مانتے ہیں کہ جو ہمیں چیر کھاتا ہے. ہم جابر و ظالم اور ہیبت ناک کو افضل اور قابلِ تعظیم مانتے ہیں اور غریب، ہمدرد و مخلص اور جانثار کو باعثِ ذلت قرار دیتے ہیں. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم شاید کسی گہری ذہنی غلامی اور جہالت کے شکار ہیں. کہ جس سے نکل پانا انتہائی مشکل معلوم ہوتا ہے.

جب بات کلینکل و پروفیشنل پریکٹس پر آ پہنچتی ہے تو ہم نے وہاں بھی کچھ الگ اور جداگانہ معیارات قائم کر رکھے ہیں. یعنی 1. کسی کمپنی کی طرف سے، کسی ایک غیر ملکی حدود و علاقائی ماحول میں وضع کیئے گئے مقامی معیارات کو ہی عالمگیر سطح تک معیاری قرار دیتے ہیں. 2. کسی مشہور معالج کی طرف سے اُٹھائے گئے اقدامات کو آئیڈیل و معیاری مان کر اپنا لیتے ہیں. 3. جو بھی، جِس طرح بھی میسر ہو یا سمجھ میں آئے اقدامات اُٹھائے جانے کو معیاری ہونے کا درجہ دے دیتے ہیں وغیرہ. ہم اسی ڈاکٹر کو اچھا اور بڑا ڈاکٹر مانتے ہیں کہ جو مختلف کمپنیوں کی

مصنوعات کو بخوبی فروغ دیتا ہو یعنی میڈیکل بزنس دینے میں مہارت رکھتا ہو. نیز عوام الناس میں بھی یہ ایک عجیب ہی معیار قائم ہے کہ جو ڈاکٹر جتنی زیادہ فیس لیتا ہے اور جتنے بڑے کلینک اور مہنگے تر علاقہ میں بیٹھتا ہے وہ ڈاکٹر اتنا ہی بڑا اور ماہر ڈاکٹر ہوتا ہے. اس طرح کی دیکھا دیکھی اپنانے والے تمام ہی لوگ ایک اور یہ کمال بھی کرتے ہیں کہ: اس ہی نقشِ قدم پر چلنے والے دوسرے لوگوں کے نتائج پر اپنے گریبان میں جھانکے بغیر ہی یہ ضرب المثل بطور نصیحت استعمال کرتے ہیں کہ "کوّا چلا ہنس کی چال، اپنی بھی بھول گیا".

اگر ہمارے اپنے ہاتھوں سے کوئی بھی اچھا کام سرزد ہو جائے تو ہم یہ دعویٰ کر دیتے ہیں کہ: ہم نے دانستہ طور پر، سالم ہوش و حواس میں پوری منصوبہ بندی کے ساتھ یہ اچھا کام سرانجام دیا ہے. مگر اسی ہی طرح سے کسی دوسرے فریق کی طرف سے حاصل شدہ اچھے نتائج و کام کیلئے ہم یہ کہتے ہیں کہ: اس سے حادثاتی طور پر، انجانے میں، اتفاقاً یہ اچھا کام سرزد ہوا ہے، ورنہ ممکن ہی نہیں تھا.

انسان دوست ہونے کے اعتبار سے ہم سب یہ ہی دعویٰ کرتے ہیں کہ: ہم انسان کی زندگی کو آسان، محفوظ اور صحت مند رکھنے کی جستجو میں کوشاں ہیں. انسانی فلاح و بہبود کے حق میں ہیں. لیکن اگر کوئی بھی شخص انسانی فلاح و بہبود کی غرض سے کوئی بہتر قدم اُٹھانا چاہتا ہے کہ جس سے بزنس (کاروبار) کو خاطر خواہ فروغ حاصل نہ ہو کر واقعی میں انسانی فلاح و بہبود ہوتی ہو. تو تاریخ گواہ ہے کہ تمام ہی انسانیت کے دعویدار، اُس حقیقی فلاح و بہبود کو کوئی دوسرا ہی رخ دینے میں اور فلاح و بہبود کی تجویز پیش کرنے والے لوگوں کو صفحہء ہستی سے مٹانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے. کیونکہ ہم مفادِ عامہ کے مقابلہ میں ہمیشہ ذاتی مفاد کو ہی ترجیح دیتے ہیں. جہاں پر بھی یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ اب اس میں ہمارا ذاتی مفاد باقی نہیں رہا یا نہیں ہو سکتا، تو ہم کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہو جاتے ہیں. اسی کو مقامِ عبرت کہتے ہیں، کیونکہ آج کا ظالم، کل کا مظلوم بھی بن سکتا ہے. یعنی جیسی

کرنی،ویسی بھرنی. تاہم ہمیشہ اچھا کرنا چاہیئے تاکہ بدلے میں بھی اچھا ہی ہو.

انسان اپنی زندگی کی بقاء، تحفظ، انا، مقام و مرتبہ کو مرتب کرنے یا قائم رکھنے، طاقتور اور محکوم ہونے کی خاطر یعنی دوسرے انسان کو زیر کرنے کیلیئے اسے شدید نقصان پہنچاتا ہے. اس حد تک کہ دوسرے انسان کی زندگی کی بقاء، تحفظ، انا اور مقام و ہستی کو نیست و نابود ہی کر ڈالتا ہے. یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کی آخرکار نوبت اور ضرورت ہی کیوں پیش آتی ہے؟... کاش؛ کبھی اس طرح کے تمام غیر معیاری معیارات و اقدامات کے اختتام کا انقلاب آئے. آمین.

کاش یہ بات سب کی سمجھ میں آجائے تو دُنیا مثلِ جنت بن جائے. اور وہ بات ہے؛ دولت کی طاقت کے نشہ اور خواہشات کی تکمیل کا معیار... مثلاً: دولت سے ہم مکان تو خرید سکتے ہیں. مگر گھر نہیں... دولت سے ہم گھڑی تو خرید سکتے ہیں. مگر وقت نہیں... دولت سے ہم بستر تو خرید سکتے ہیں. مگر دو پل چین کی نیند نہیں... دولت سے ہم مہنگی ترین خورد و نوش اشیاء و ادویات تو خرید سکتے ہیں. مگر اچھی صحت نہیں... دولت سے ہم انسان تو خرید سکتے ہیں. مگر پیار اور محبت نہیں. دولت اور طاقت سے ہم غلام تو خرید سکتے ہیں. مگر جانثار، وفادار اور مخلص دوست نہیں... دولت سے ہم مضبوط قلعہ ، انشورنس اور مسلح چوکیدار تو خرید سکتے ہیں. مگر زندگی نہیں... کیونکہ یہ ساری چیزیں ہمیں دولت یا اپنی ناتواں طاقت سے نہیں، بلکہ فطرت سے بطور تحفہ ملتی ہیں. ہمارے معیارات کا بس یہ ہی اک المیہ ہے کہ ہم اُن چیزوں کے خریدار بننے کے خواہاں ہوتے ہیں کہ جو دراصل خریدی ہی نہیں جاسکتیں. دولت اور طاقت سے صرف مصنوعات (یعنی خود ساختہ غیر فطری اشیاء) ہی حاصل کی جاسکتی ہیں. یعنی ہم قانونِ فطرت کے فطری اور درست حقائق سے کنارہ کش رہ کر یا تو غیبی و بیرونی امداد کے خواہان ہوتے ہیں. یا پھر دولت و طاقت کے بطلان میں مدہوش و گم...

در اصل ہم ہمیشہ ہر لحاظ سے خود کو صحیح اور دوسرے کو غلط ہی مانتے ہیں. اسی کو ہی غیر معیاری معیارات کہا جانا چاہیئے. نہ کہ اس کو کہ جو مقبول معیار ہو. نیند میں سوئے ہوؤں کو تو بیدار کیا جاسکتا ہے، لیکن ان کو کوئی بھی، کبھی بھی نہیں جگا سکتا کہ جو سونے کا ڈھونگ کر بیٹھے ہوں. یعنی کہ اگر کسی کو، حقائق کا علم نہ ہو تو اُسے حقائق سے آشنا کر کے، اندھیروں سے نکالا جا سکتا ہے. لیکن جو جان بوجھ کر حقائق سے آنکھیں چُرا کر / بند کر کے بیٹھ جائیں، ایسوں کے لیئے صحیح اور غلط کوئی معنی نہیں رکھتا. لہٰذہ انہیں بیدار کرنا بہت ہی مشکل کام ہوتا ہے.

تاہم مَیں نے سوئے رہنے کے مقابلہ میں بیدار ہونے کو غنیمت جان کر، مختلف ذرائع و حقائق کا مطالعہ و تجزیہ کر کے تمام ماحصل کو اِس کتاب "کلیات قانون فطرت اور علاج بالمثل" میں محفوظ کر کے، آپ تک بھی پہنچا دیا ہے. اِس امید سے نہیں کہ مَیں نے جو تحقیق کی ہے وہی معیاری ہے. بلکہ اِس امید پر کہ آپ سبھی قارئین و شائقین بھی اپنے طور پر، اس کتاب میں درج تمام حقائق کا تجزیہ و موازنہ کریں. اور درست و حقیقی معنوں میں حقائق کے معیاری و غیر معیاری ہونے پر اپنے دلائل و مفروضہ جات اخذ کر کے معمول بنائیں. تا کہ اب مزید دیکھا دیکھی کا جال پرورش نہ پائے بلکہ جو بات صحیح ہے وہی صحیح رہے اور جو بات صحیح نہیں ہے، وہ اب اپنے انجام کو پہنچے. تا کہ ہم زندگی کے ہر شعبہ میں غیر معیاری معیارات کو معیاری نہ مانتے ہوئے صرف معیاری معیارات کو ہی معیاری مان کر حقیقت میں ایک معیاری اور خوشگوار و صحت مند زندگی گذار سکیں. اور ایک ایسی دنیا میں جی سکیں کہ اب تک جس کے محض خواب ہی دیکھے جاتے رہے ہیں. یاد رہے کہ خوابوں کو تعبیر دینے کیلئے ہمیں ہم پر طاری سچی یا جھوٹی اور غفلت کی اِس نیند سے جاگنا ہی پڑے گا. ورنہ ہم صرف خواب تو دیکھ سکتے ہیں. مگر ان خوابوں کو حقیقت میں بدلتے، کبھی نہیں دیکھ سکتے.

پُر امید ہوں کہ کتابِ ہذا اپنے مقصد یعنی فروغِ علم ہومیوپیتھی اور قانونِ فطرت کے اب تک کے قابلِ مشاہدہ و معلوم رموز و اسرار کو آپ تک ایک امانت سمجھ کر پہنچانے میں کامیاب ثابت ہو... حلانکہ مَیں کوئی اچھا اور پیشہ ور لکھاری (Professional Writer) نہیں ہوں لیکن پھر بھی مَیں نے پوری دیانتداری سے کوشش کی کہ اب تک جتنا کچھ بھی علم پایا، اُسے دریاء کو کوزہ میں بند کرنے کے مترادف ہی سہی، مگر ایک بہتر اور آسان طریقے سے تمام شائقین، متلاشیوں اور ضرورتمندوں کی نذر کر دوں. آخر میں ملتمس ہوں کہ اگر آپ نے اِس تحقیق و تصنیف سے کچھ بھی حقیقی معنوں میں سیکھا ہو، یا اِس تصنیف کے کسی بھی موضوع نے آپکو متاثر کیا ہو. تو برائے مہربانی اس علم کو صرف اپنے تئیں محدود نہ رکھتے ہوئے، مفادِ عامہ کی غرض سے، دوسروں تک بھی ضرور پہنچایئے گا.

شکریہ

دعا گو

ہومیوپیتھک ڈاکٹر یونس کشالی

محقق و مصنف:

کلیاتِ قانونِ فِطرت اور علاج بالمثل.